میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
بانی: شہید اجمل خاں میو
ماہنامہ

صدائے میو

لاہور پاکستان

اپریل 2026ء
چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

جلد نمبر 15	سالانہ ممبر شپ :/1000 لائف ٹائم :/10000 خصوصی ممبر سالانہ /10000	شمارہ نمبر 11

E-Mail:sada.e.mayo@gmail.com..Page FB:Sada-e-Meo News

جوڑ کی بجائے توڑ کیوں؟ پانچویں میو بیٹھک مئی میں ہوگی

قوم کو کالج سے زیادہ میو مرکز کی ضرورت ہے
برگیڈیئر (ر) بابر میو

کیا قوم کو متحد کرنے کی باتیں کرنیوالے خود متحد ہیں؟ میو تنظیمات قوم کو متحد کر رہی ہیں یا پھر تقسیم؟

پہلا
میواتی کتب و ادبی میلہ
18 اپریل کو لاہور میں ہوگا

میو قومی یکجہتی کونسل... میو لائرز فورم... میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ
میو سوشل گیدرنگ کراچی
میو اجمل شہید آرگنائزیشن
میو رابطہ ویلفیئر کمیٹی کراچی
میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن کراچی
Meo Youth Welfare Forum
میئو فاؤنڈیشن
MEO FOUNDATION MIRPURKHAS

ایک
ایسا کام جس کی اہمیت کو کسی نے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی

HAJI NIAZ & JAVED Petroleum

100% معیار اور مقدار
ZOOM
حاجی نیاز اینڈ جاوید پٹرولیم
حاجی نیاز احمد باگھوڑیا
0300-8463844 (شیرا پوتا)
حاجی جاوید میو
0300-8463843
نزد للیانی ٹول پلازہ مین فیروز پور روڈ مصطفیٰ آباد ضلع قصور

پہلے آئیں پہلے پائیں
سب سے اعلیٰ معیار
بکنگ جاری ہے
خوشخبری
علاقہ بھر میں تمام سہولیات سے آراستہ شاندار مارکی اینڈ شادی ہال
لگزری سٹائل
برکت پیلس
ایونٹ کمپلیکس
ڈائریکٹر برکت علی میو
مکمل صوفہ سیٹ
مکمل ایئر کنڈیشن

چوہدری سرور شاہین
0333-4426402
0300-0074172

چوہدری بابر محمود
0333-4426403
0321-4426403
ایڈریس
نصف کلومیٹر مین کوٹ رادھا کشن روڈ رائیونڈ

سنٹرل پارک اور دیگر پرکشش سوسائٹیز میں پلاٹوں کی خرید و فروخت کا
بااعتماد نام
کنٹری
رئیل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
B-36 مین بلیووارڈ سنٹرل پارک مین فیروز پور روڈ لاہور

CEO چوہدری اشرف خاں میو
0300-7535661 0345-9005678
جاوید اقبال میو 0321-3330433

بزمِ روشنی

فرمان الٰہی

جھنم کیلئے پیدا کیا!

جنوں اور انسانوں میں بہت سے ایسے بھی ہیں جن کو ہم نے صرف جہنم ہی کیلئے پیدا کیا ہے کیونکہ اِن کے پاس دل ہیں مگر وہ اُس سے سمجھتے ہی نہیں اُن کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ اُن سے دیکھتے ہی نہیں اور اُن کے پاس کان ہیں مگر وہ اُن سے سنتے ہی نہیں اُن کی مثال جانوروں کی سی ہے بلکہ وہ اُس سے زیادہ بدتر ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

(سورۃ الاعراف)

☆ اللہ تعالیٰ کے ہاں سجدوں کے نشانات کی فضلیت ☆

حضرت ابواہریرہ رضی اللہ عنہ سر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ ''جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائیں گے اور ارادہ فرمائیں گے کہ اپنی رحمت سے جن کو چاہیں دوزخ سے نکال لیں تو فرشتوں کو حکم فرمائیں گے جن لوگوں نے دنیا میں شرک نہ کیا ہو اور لا الہ اللہ کہا ہو انہیں دوزخ کی آگ سے نکال لیں ۔فرشتے ان لوگوں کو سجدہ کے نشان کی وجہ سے پہچان لیں گے ۔ آگ سجدوں کے نشانات کے علاوہ تمام جسم کو جلا دے گی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ پر سجدہ کے نشانات کو جلانا حرام کر دیا ہے اور یہ لوگ (جن کے بارے میں فرشتوں کو حکم دیا گیا تھا) جہنم کی آگ سے نکال لئے جائیں گے''۔(مسلم شریف)

فرمان نبویؐ

جاھلیت کی باتیں!

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں چار باتیں جاہلیت کی ہیں (مجھے خوف ہے کہ) لوگ اُنہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے۔فرمایا نوحہ کرنا، حسب نسب میں طعنہ زنی ، بیماری کا ایک دوسرے کو لگ جانے کا خیال اور (ستاروں) کی تو ہم پرستی یعنی یہ خیال کرنا کہ فلاں اور فلاں ستارے کے سبب ہم پر بارش ہوئی''۔(جامع ترمذی)

میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟

نبی اخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یکے بعد دیگرے تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے آتے رہتے ہیں اور یہ فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر وہ اوپر چڑھتے ہیں جنہوں نے رات تمہارے ساتھ گزاری ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ اُسے تمہاری خوب خبر ہے ۔پوچھتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں ہم نے اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے''۔

〈صحیح بخاری〉

پہلے لوگوں کی ہلاکت کی وجہ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوگئے کہ اگر اُن میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے لیکن اگر کوئی کمزور چوری کر لیتا تو اُس پر حد قائم کرتے اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر فاطمہؓ بنت محمد بھی چوری کر لے تو میں اسکا ہاتھ کاٹوں گا''۔(صحیح بخاری)

.....سخی اور کنجوس.....

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی بندہ اللہ کے قریب ہے (یعنی اس کو قرب خداوندی حاصل ہے) نیز اللہ کے بندوں کے قریب ہے (یعنی اللہ کے بندے اس کی سخاوت کی صفت کی وجہ سے اس سے محبت کرتے ہیں) وہ جنت کے قریب اور دوزخ سے دور ہے اور بخیل اور کنجوس آدمی اللہ سے دور یعنی قرب خداوندی کی نعمت سے محروم ہے وہ کنجوسی کی وجہ سے اللہ کے بندوں سے بھی دور ہے وہ جنت سے دور اور دوزخ کے قریب ہے ۔بلاشبہ ایک بے علم سخی اللہ تعالیٰ عبادت گزار کنجوس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔(سنن الرمذی)

کنجوسی کے طوق ڈالے جائیں گے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ ''جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی حتیٰ کہ وہ اُس کی گردن میں طوق بن کر لپٹ جائے گا اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ آل عمران کی آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دیا اور وہ اس میں کنجوسی کو اپنے لئے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کیلئے انتہائی برا ہے ۔ عنقریب قیامت کے دن اُنہیں ان کی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے''۔(سنن ابن ماجہ)

والدین کے حق میں دعا!

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ ''نیک آدمی کا جنت میں اللہ ایک درجہ بلند کرتا ہے تو وہ پوچھتا ہے اے اللہ مجھے یہ درجہ کیوں ملا تو اللہ فرماتا ہے تیری اولاد نے تیرے لئے مغفرت کی دعا کی ہے اس لئے اپنے والدیں کے حق میں دعا کرتے رہنا چاہئے''

موٹاپا بدترین خصلتوں میں سے ایک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو اس زمانے سے بعد آئیں گے ، پھر ان لوگوں کا جو اس زمانے کے بعد آئیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ ''تمہارے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو بغیر کہے گواہی کیلئے تیار ہو جایا کرے گی اور خیانت کی کثرت کی وجہ سے اُن پر بھروسہ نہیں کیا جاسکے گا اور وہ لوگ نظریں مانیں گے لیکن پورا نہیں کرینگے اور (زیادہ کھانے کی وجہ سے) ان پر ''موٹاپا'' عام ہو جائیگا'' (صحیح بخاری)

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کی شان

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر ایسا رشک نہیں آیا جیسا کہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ پر آیا حالانکہ میں نے ان کو دیکھا نہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو بہت یاد کرتے اور بکثرت ان کا ذکر فرماتے ۔کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح فرماتے پھر اُس میں سے حصے بنا کر سیدہ خدیجہؓ سے میل جول اور محبت رکھنے والیوں کے ہاں بھجواتے ۔ بسا اوقات میں کہہ دیتی کہ دنیا میں بس خدیجہؓ ہی ایک عورت تھی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ خدیجہؓ تو خدیجہ تھی اور اس سے میری اولاد ہوئی۔

(جامع ترمذی 3875)

خوبصورت بات

زندگی میں خود کو کبھی کسی کا عادی مت بنانا کیونکہ انسان بہت خود غرض ہے جب آپ کو پسند کرتا ہے تو آپ کی برائی بھول جاتا ہے اور آپ سے نفرت کرتا ہے تو آپ کی اچھائی بھول جاتا ہے۔

کبھی گرمی اور سردی محسوس نہیں ہوئی

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰؒ نے بیان کیا کہ: حضرت علی مرتضیٰؓ سخت گرمی میں سردی والے کپڑے پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے اور سردی کے موسم میں گرمی کا لباس زیب تن کر کے جلوہ فرما ہوئے پھر پانی منگوا کر نوش فرمایا اور اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا۔ میرے والد گرامی کے دریافت کرنے پر آپؓ نے فرمایا: سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہیں بھیجنا چاہا جبکہ مجھے آشوبِ چشم کی شکایت تھی ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں لعابِ دہن ڈال کر مجھے آنکھیں کھولنے کا حکم دیا تو اس کے بعد آج تک میری آنکھیں کبھی نہیں دکھیں اور آپؐ نے میرے لئے دعا فرمائی ''الھم اذھب عنہ الحرّ والبرد'' اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے ۔تو اس کے بعد آج تک مجھے کبھی گرمی اور سردی محسوس نہیں ہوئی۔(سنادہ حسن)

چیف ایڈیٹر: حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

ایڈیٹر: محمد اکرم میواتی 0321-4990135

ماہنامہ **صدائے میو** لاہور — اپریل 2026ء

ڈپٹی ایڈیٹر: شہاب الدین مالبیا (حیدرآباد)

سب ایڈیٹر: چوہدری ناصر محمود میو (شجاع آباد)

☆☆☆ ہیڈ آفس: فسٹ فلور پراپرٹی چینل طاہر ٹریڈر (کوٹ میلہ رام) مین فیروز پور روڈ لاہور........ خط و کتابت کا پتہ: ٹیلنٹ پبلک ہائی سکول میو کالونی چونگی امرسدھو لاہور ☆☆☆

انتہائی ضروری کام جس کی اہمیت کو آج تک کسی نے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی

اپنی قوم کے باصلاحیت طلباء وطالبات کی کسی بھی پلیٹ فارم سے حوصلہ افزائی قابل تعریف ہے۔اس کے نتائج کیا نکل سکتے ہیں اس طرف آج تک کسی نے توجہ دینے کا سوچا ہی نہیں۔ پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم کو بارہا مشورہ دیا گیا ہے کہ پندرہ سال سے میٹرک، انٹر اور اعلیٰ تعلیم میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا کر ایوارڈ حاصل کرنے والوں کا بھی ایک پروگرام ہونا چاہئے۔ پندرہ سال سے میٹرک میں قابل تعریف نمبر حاصل کرنیوالے کتنے طلباء تعلیم حاصل کر کے عملی زندگی میں کامیاب ہوئے اور کتنے کسی بھی وجہ سے مایوسی کا شکار ہو کر پیچھے رہ گئے اس بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ گذشتہ دنوں قابل فخر میوسپوت ایوارڈ یافتہ اور میواتی دنیا کے سرپرست اعلیٰ جمیل احمد میو نے پہلی بار اس بارے میں صدائے میو کی ٹیم سے رابطہ کیا تو خوشی ہوئی کہ کوئی تو ہے جو **1300** سے زائد قابل تحسین میوسٹوڈنٹ ایوارڈ یافتہ طلباء وطالبات کے بارے میں صرف جاننا ہی نہیں چاہتا فکر مند بھی ہے کہ ہوسکتا ہے کہ میو قوم کے کچھ طلباء ایسے بھی ہوں جو باصلاحیت ہونے کے باوجود مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے آگے بڑھنے سے قاصر ہوں اور جنہوں نے کامیابی کا تسلسل جاری رکھ کر عملی زندگی کا آغاز کیا وہ کس کس ادارے یا شعبہ میں ترقی کی سیڑھی پر قدم رکھ چکے ہیں۔ ہماری قوم میں جمیل صاحب جیسے لوگ نہ ہونے کے برابر ہیں جو ذاتی تشہیر یا مفاد سے بالاتر ہو کر اُن لوگوں کیلئے اپنا کردار ادا کرنے کی سوچ رکھتے ہیں جو ملک و قوم کا نام روشن کر سکتے ہیں لیکن ایسے لوگ بے شمار ہیں جو کچھ کرتے تو نہیں مگر کرنے والوں کی اچھی اور قابل تعریف سوچ کا بھی مرضی کا مطلب نکال کر جمیل صاحب جیسے لوگوں کو مایوس کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جمیل صاحب کی سوچ کو اجتماعی شکل دی جائے تو نہ صرف حیران کن نتائج سامنے آسکتے ہیں بلکہ ان طلباء وطالبات کو بھی حوصلہ مل سکتا ہے جو حالات کو دیکھ کر مایوسی کا شکار ہو کر تعلیم سے دور ہو جاتے ہیں۔ امید ہے اس بارے میں سبھی سنجیدگی سے سوچنے کی کوشش کرینگے۔

خیر اندیش (چیف ایڈیٹر)

سرپرست

سالانہ خصوصی ممبران

ڈاکٹر فرزانہ الطاف میو — کراچی

نجم الحسن میو — لاہور

چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ — لاہور

غلام نبی میو ایڈووکیٹ — میرپور خاص

محمد عامر میو — کراچی

چوہدری سرور شاہین — رائیونڈ

ڈاکٹر محمد اقبال میو — کھروڑپکا

سرپرست

سالانہ خصوصی ممبران

راؤ غلام محمد میو — اسلام آباد

چوہدری طاہر اسلام — لاہور

ڈاکٹر نجمہ حنیف میو — میرپور خاص

حاجی محمد عثمان میو — میرپور خاص

راشد خاں ایڈووکیٹ — حیدرآباد

عبدالعزیز نکو میو — حیدرآباد

حاجی عبدالحکیم میو — حیدرآباد

چاچووالی لاہور میں ڈپٹی میئر راؤ شہاب الدین میو کی طرف سے دی گئی عوامی دعوت افطار میں معروف سیاسی وسماجی سماجی اور میو تنظیمات کے رہنماؤں سمیت ہزاروں افراد شریک ہیں (تصویر: صدائے میو)........

پہلا میواتی کتب و ادبی میلہ 18 اپریل کو کپس کالج کاہنہ لاہور میں ہوگا

کپس کالج کاہنہ کیمپس میں صبح 11 بجے کتابوں کے سٹال لگائے جائیں گے، دوپہر 1 بجے سے 3 بجے تک تقریب ہوگی اور 3 بجے سے 5 بجے تک میواتی مشاعرہ ہوگا اور ادبی ایوارڈ دیئے جائیں گے

تمام میو تنظیمات کی مشاورت سے ہر سال میواتی کلچر ڈے منانے کا فیصلہ بھی کیا جائے گا۔ میو تنظیمات کونسل، پاک عرب میں ہونیوالے پاکستان صدائے میوفورم اور میواتی دنیا کے مشاورتی اجلاس میں فیصلہ

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو تنظیمات کونسل کے زیراہتمام پاکستان صدائے میوفورم اور میواتی دنیا کے اشتراک سے ہونیوالے پہلے میواتی کتب و ادبی میلہ کے سلسلے میں مشاورتی اجلاس پاک عرب میں منعقد ہوا جس میں میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو، پاکستان صدائے میوفورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، میواتی دنیا کے سیکرٹری اسداللہ ارشد میو اور صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ پہلا میواتی کتب و ادبی میلہ 18 اپریل ہفتہ کو کپس کالج کاہنہ کیمپس لاہور میں منعقد کیا جائیگا۔ تفصیلات کے مطابق صبح 11 بجے کتابوں کے اسٹال لگائے دیئے جائیں گے جبکہ دوپہر 1 بجے سے 3 بجے تک خصوصی تقریب ہوگی جس میں باہم مشاورت سے ہر سال میواتی کلچر ڈے منانے کا اعلان بھی کیا جائے گا۔ 3 بجے سے 5 بجے تک میواتی مشاعرہ ہوگا اور قابل فخر ادبی شخصیات کو ایوارڈ دیئے جائیں گے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ پروگرام میں شرکت کے لئے تمام میو تنظیمات کو دعوت دی جائے گی اور میواتی کتب و ادبی میلہ سے پہلے پروگرام کے معاملات کو حتمی شکل دینے کے سلسلے میں مشاورتی اجلاس بھی بلایا جائے گا۔

میواتی کتب و ادبی میلہ کے سلسلہ میں مشاورت کے بعد میو تنظیمات کونسل کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو، صدائے میوفورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف، میواتی دنیا کے سیکرٹری اسداللہ ارشد اور حافظ سلمان طارق کا گروپ فوٹو

میواتی کتب و ادبی میلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے تمام احباب کو شرکت کرنی چاہئے، جمیل میو

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو برادری کی معروف بزنس مین اور میواتی دنیا کے سرپرست اعلیٰ جمیل احمد میو نے 18 اپریل کو ہونیوالے میواتی کتب و ادبی میلہ کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پروگرام بڑی اہمیت کا حامل ہے اسلئے اس میں بھرپور شرکت کرنی چاہئے۔

کوٹ رادھا کشن کے نواحی گاؤں راول جھنگڑ میں پاکستان صدائے میوفورم ضلع قصور کے جنرل سیکرٹری ماسٹر محمد عرفان میو کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں پاکستان صدائے میوفورم کے مرکزی اور ضلع قصور کے رہنما اور علاقہ کی معروف سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری شریک ہیں

رائیونڈ کے نواحی گاؤں جیابگا میں پاکستان صدائے میوفورم ضلع لاہور کے جنرل سیکرٹری چوہدری سلیم خاں ایڈووکیٹ کی صاجزادی کی شادی میں پاکستان صدائے میوفورم کے رہنماؤں چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین، پروفیسر محبوب عالم چوہدری عبدالستار خاں، محمد سرور خاں میو، ماسٹر عرفان میو، سعید اقبال میو، چوہدری عمران ایڈووکیٹ، ماسٹر محمد حنیف، چوہدری ہارون نور، نمبردار ممتاز میو، حافظ سلمان طارق اور دیگر کا وزیراعظم کے معاون خصوصی شبیر احمد عثمانی، سابق ایم پی اے اختر حسین بادشاہ اور دلہا کے ہمراہ گروپ فوٹو

بدوکی کالج کا معاملہ ابھی تک کنفیوزن کا شکار ہے

میو قوم کو کالج سے زیادہ میو مرکز کی ضرورت ہے

برگیڈیئر (ر) ظفر یلیین بابر میو

معیاری تعلیمی اداروں کی کمی نہیں ایسا مرکز بنانا چاہئے جس میں اندرون و بیرون ممالک کے مہمانوں کو پرکشش ماحول دیا جاسکے، اخراجات کیلئے کمرشل پورشن بنایا جاسکتا ہے، کلچر کمپلیکس اور لائبریری بھی ضروری ہے

اکتوبر میں انجمن اتحاد و ترقی میوات کے اجلاس میں چھ ماہ بعد الیکشن کرانے کا اعلان کیا گیا تھا پانچ ماہ ہوچکے ہیں ممبر شپ کی صورتحال ہی واضح نہیں ہوسکی، الیکشن کی بجائے سلیکشن کی صورت اختیار کرنی چاہئے

انجمن کا چیئرمین یا صدر بننے کا شوق نہیں، شہزاد جواہر کی طبیعت ناساز ہے، ڈاکٹر اسحاق بھی سلنڈر کرنے کو تیار ہیں، ڈونرز سے حتمی بات چیت کی ضرورت ہے۔ چیئرمین مصالحاتی کمیٹی کی صدائے میو سے بات چیت

لاہور (نمائندہ صدائے میو) بدوکی کالج کی تعمیر کا معاملہ ابھی تک کنفیوزن کا شکار ہے۔ میو قوم کو کالج سے زیادہ میو مرکز کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انجمن اتحاد و ترقی میوات کی مصالحاتی کمیٹی کے چیئرمین برگیڈیئر (ر) ظفر یلیین بابر میو نے ''صدائے میو'' سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ لاہور میں معیاری تعلیمی اداروں کی کمی نہیں اس لئے ایسا مرکز بنانے کی ضرورت ہے جس میں اندرون و بیرون ممالک کے مہمانوں کو پرکشش ماحول دیا جاسکے، ایسا ہال ہو جس میں برادری کی کوئی بھی تنظیم اپنے پروگرامز کرسکیں۔ میو مرکز میں میو کلچرل کمپلیکس اور بڑی لائبریری بھی ضروری ہے اور ٹیکنکل ٹریننگ کیلئے بھی جگہ مخصوص کی جاسکتی ہے۔ میو مرکز کو چلانے کے اخراجات کیلئے کمرشل پورشن بھی بنایا جاسکتا ہے۔ میو مرکز یا کالج بنانے کی باتیں کی جاتی ہیں کچھ بھی بنانے کیلئے چالیس پچاس کروڑ روپے کہاں سے آئیں اس حوالے سے صورتحال واضح نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اکتوبر میں ہونے والے انجمن کے اجلاس میں چھ ماہ میں الیکشن کرانے کا اعلان کیا گیا تھا پانچ ماہ ہوچکے ہیں ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کہ ممبر شپ بھی کی جارہی ہے یا نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے انجمن کا چیئرمین یا صدر بننے کا شوق نہیں صدر شہزاد جواہر کی طبیعت بھی ناساز رہتی ہے اور ڈاکٹر اسحاق بھی سلنڈر کرنے کو تیار ہیں اب ڈونرز سے حتمی بات چیت کرکے معاملات کو کلیئر کرنے کی ضرورت ہے۔ میری ذاتی رائے ہے کہ برادری تنظیموں میں الیکشن سے ایک دوسری کی مخالفت کا رجحان پیدا ہوتا ہے اس لئے الیکشن کی بجائے اس انداز میں باہم مشاورت سے اس انداز میں سلیکشن کی ضرورت ہے کہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

لاہور میں برگیڈیئر (ر) سلیم شہزاد میو کی بھتیجی کی شادی کی میں ایم پی اے چوہدری احسن رضا خاں، چیئرمین چوہدری آصف خاں، برگیڈیئر سلیم شہزاد، چوہدری ارشد خاں، حاجی شوکت اور دیگر کا دلہا کے ہمراہ گروپ فوٹو

صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو دھم تھل نارووال میں صدائے میوفورم کے سرپرست اعلیٰ چوہدری اسماعیل میو سے ان کے بھتیجے کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے

جاہمن لاہور کے تنویر میو ڈی آئی جی فیصل کامران سے بہترین کارکردگی کا تعریفی سرٹیفکٹ وصول کرتے ہوئے

شادیوں میں ڈیمانڈ کرنے والوں کی اکثریت دیندار لوگوں کی ہے

قصور (نمائندہ صدائے میو) شادیوں میں ڈیمانڈ کی لعنت تو ہر جگہ موجود ہے لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ ڈیمانڈ کرنے والوں کی اکثریت دیندار لوگوں کی ہے جو سادگی کی باتیں کرکے رشتے کرتے ہیں لیکن جیسے جیسے شادی کے دن قریب آتے ہیں وہ کسی نہ کسی بہانے سے لڑکی والوں کو پیغامات بھجوانے شروع ہو جاتے ہیں۔ کوٹرادھاکشن کے ایک نواحی گاؤں میں تبلیغ میں اکثر وقت لگانے والے نے صرف دو دن پہلے گاڑی کی ڈیمانڈ کردی جس پر رشتہ بگڑ گیا۔

صدائے میو سے اجتماعی شادیوں کا کریڈیٹ کوئی نہیں چھین سکتا، عمران میو

قصور (سٹاف رپورٹر) پاکستان صدائے میو فورم ضلع قصور کے سابق سرپرست اعلیٰ چوہدری عمران میو ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ اجتماعی شادیوں کا سلسلہ پاکستان صدائے میوفورم کے پلیٹ فارم سے شروع کیا گیا اس لئے اس کریڈیٹ کو صدائے میو کی ٹیم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی پلیٹ فارم سے فلاحی کام کرنے میں کوئی برائی نہیں لیکن کوئی بھی کام کسی کی مخالفت میں کرنے سے لوگوں تک کوئی اچھا پیغام نہیں پہنچتا۔

سابق ناظم دھم تھل چوہدری اسماعیل میو کا جواں سال بھتیجا رضا اسحاق میو انتقال کرگیا

نارووال (نمائندہ صدائے میو) صدائے میو فورم نارووال کے سرپرست اعلیٰ، دھم تھل کے سابق ناظم چوہدری اسماعیل میو کا جواں سال بھتیجا رضا اسحاق میو قضائے الٰہی سے انتقال کرگیا۔ جنازہ میں سیاسی و سماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

شادیوں میں فضول خرچیاں اور بھکاریوں کی ڈیمانڈ عروج پر

کئی جگہ لین دین اور چھوٹی بڑی گاڑی پر تکرار، مختلف مقامات پر لاکھوں روپے، کپڑے اور موبائل ہوا میں اڑا دیئے گئے

کئی جگہ سادگی سے بھی شادیاں کی گئیں لیکن ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے، کئی نے منہ مانگا جہیز بھی دیا گیا

لاہور (رپورٹ/صدائے میو) حالات کی ستم ظریفی کے باوجود شادیوں کے اس سیزن میں بھی فضول خرچیاں اور بھکاریوں کی ڈیمانڈ اپنے عروج پر ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کئی جگہ لین دین اور چھوٹی بڑی گاڑی پر تکرار بھی ہوئی جبکہ مختلف مقامات پر لاکھوں روپے، کپڑے اور موبائل ہوا میں اڑا دیئے گئے اور ون ڈش کی خلاف ورزی پر کئی کیخلاف مقدمات بھی درج ہونے کی اطلاع ملی ہیں۔ کئی جگہ سادگی سے بھی شادیاں کی گئیں ہیں لیکن ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے اور معلوم ہوا ہے کہ بعض نے منہ مانگا جہیز بھی دیا ہے۔ مختلف برادریوں کے معززین عرفان جٹ (پتوکی) محمد منشاء گجر (کوٹرادھاکشن) عبدالوحید آرائیں (مصطفےٰ آباد) نے کہا ہے کہ میو برادری کی وجہ سے ہمارے لئے رشتوں میں مشکلات پیدا ہورہی ہیں جس کی وجہ صرف اور صرف میو برادری ہے۔

دی زمین اسٹیٹ والے ساجد میو کے والد حاجی عبدالحق طویل علالت کے بعد وفات پاگئے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) دی زمین اسٹیٹ کے چیف ایگزیکٹو اور صدائے میو کے ممبر ساجد میو کے والد محترم حاجی عبدالحق میو طویل علالت کے بعد بابلیانہ اوتاڑ (رائیونڈ) میں وفات پاگئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

پاکستان صدائے میوفورم جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو کی طرف سے ڈیرہ چوہدری حسن خاں میو علی ٹاؤن شجاع آباد میں ہونیوالی عوامی دعوت افطار میں معروف سیاسی و سماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگ شریک ہیں (تصویر: صدائے میو)

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ صدائے میو لاہور
اپریل 2026
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی 0321-4990135

کیا اپنی قوم کو متحد کرنے کی باتیں کرنیوالے خود متحد ہیں؟ کسی کو برداشت نہ کرنیوالوں کو کون برداشت کریگا

کیا اس بات کو مان لیا جائے کہ واقعی میو قوم متحد نہیں ہو سکتی؟

سندھ اور پنجاب میں برادری کی بھلائی اور قوم کو متحد کرنے کیلئے دو درجن تنظیمیں بنی ہوئی ہیں جن میں سے ایک بھی تنظیم ایسی نہیں جو دوسری وجود یا کام تسلیم کرنے کو تیار ہو

شہید اجمل خاں کے علاوہ ایک بھی مثال ایسی نہیں کہ کسی نے قوم کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کی کوشش کی ہو، اگر قوم متحد نہ ہونا چاہتی تو ہر طرف اجمل خاں کا نام ہی کیوں سنائی دیتا

تنظیمیں اپنی اپنی جگہ کام کرتی رہیں لیکن ملکی سطح کی ایک ہی تنظیم ہونی چاہئے جس کے مرکزی عہدیدار تمام تنظیموں سے بنائے جائیں تو شائد بھائی چارہ کا کوئی راستہ نکل آئے

برادری اور تنظیموں کے حالات کو جانتے ہوئے بھی آٹھ سال میں میو تنظیمات کونسل وہ کردار ادا نہیں کر سکی جس کیلئے کونسل بنائی گئی تھی، اتحاد کے نام پر انتشار کو پروان چڑھایا جا رہا ہے

میوقوم کی فلاح و بہبود اور اتحاد کی غرض سے سندھ اور پنجاب میں دو درجن سے زائد تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اس کے باجود کوئی بھی سیاسی مسئلہ ہو یا مسئلہ ہو یا اجتماعی ہر طرف سے ایک ہی آواز سنائی دیتی ہے کہ یہ قوم متحد نہیں ہوسکتی کسی حد تک اس بات سے اس لئے اتفاق کیا جاسکتا ہے کہ پوری برادری میں ایک بھی شخص ایسا نہیں جو بڑا دل کر کے اپنی قوم کو یکجان بنانے کی کوشش کر رہا ہو ہر ایک کا الگ الگ راگ ہے قوم کو متحد کرنے کی باتیں کرنے والے خود ہی متحد ہونے کیلئے تیار نہیں جو کسی کو برداشت ہی نہ کرے اُسے کون برداشت کریگا۔ اس وقت برادری میں ایک بھی تنظیم ایسی نہیں جو دوسری تنظیم کا کام یا وجود تسلیم کرنے کو تیار ہو اسی لئے اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ تنظیمیں قوم کو متحد کرنے کی بجائے گروپوں میں تقسیم کرنے کیلئے کام کر رہی ہیں۔ ہر تنظیم دوسری تنظیم کے لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کیلئے کوشاں ہے اگر قوم متحد ہونے کو تیار نہ ہوتی تو صرف تین سال کی مختصر کوشش سے پوری قوم شہید اجمل خاں میو کے ساتھ کیوں کھڑی ہوگئی تھی، میو اتحاد کے علاوہ ساری ہی تنظیموں کا وجود کیوں ختم ہوگیا تھا۔ آج شہید اجمل خاں کے علاوہ ایک بھی مثال ایسی نہیں جس کی بنیاد پر کہا جائے کہ فلاں شخص یا لیڈر اپنی قوم کو متحد کرنے کیلئے دن رات کوشاں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میو قوم کے لوگ بہت اچھے ہیں لیکن اُن کو مزید اچھا بنانے کے دعویدار اچھے نہیں۔ کوئی سچائی کا ساتھ دینے کو تیار نہیں۔ ہر حال میں سچ بولنے والوں کی اولاد سچ سننے تک گوارہ نہیں کرتی۔ غلط کا ساتھ دینے کیلئے سب میدان میں آجاتے ہیں اور سچے کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جاری ہے۔ ہر طرف عہدوں اور مفادات کا کھیل کھیلا جا رہا ہے ان

تجزیہ: حافظ سلمان طارق میو

حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے 2017ء میں تمام میو تنظیمات کی مشاورت سے جو میو تنظیمات کونسل کے نام سے مشترکہ پلیٹ فارم بنایا گیا تھا اس نے نادرا اور محکمہ شماریات میں تو میوقوم کی رجسٹریشن جیسے بڑے کام تو کر لئے لیکن ان مقاصد کی تکمیل نہ کر سکی جس کیلئے اسکا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ کونسل کے پلیٹ فارم سے بہت سے اجلاس بھی ہوئے اور میو تنظیمات کنونشن کا انعقاد بھی کیا گیا مگر ایک بھی پروگرام ایسا نہیں جس میں کسی بھی معاملے میں مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہو۔ 18 اپریل کو لاہور میں پہلا میواتی کتب و ادبی میلہ منعقد کیا جا رہا ہے جس میں یقینی طور پر تمام تنظیمات کے نمائندوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ اس موقع پر بھی گھر گھر میں بڑھتی ہوئی بے مقصد دوریوں اور میو تنظیمات کے معاملات پر سنجیدگی سے غور نہ کیا گیا تو پھر میو تنظیمات کونسل کے وجود کو بے معنی ہی سمجھا جائے گا۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ تمام تنظیمیں اپنی اپنی جگہ کام کرتی رہیں لیکن ملکی سطح پر برادری کی صرف ایک ہی تنظیم ہو اور اُس کے مرکزی عہدار تمام تنظیموں سے لے کر باہم مشاورت سے بنائے جائیں۔ یہ کوئی آسان کام تو نہیں کیونکہ ہر کوئی خود کو دوسرے سے بڑا لیڈر سمجھتا ہے اس لئے اجتماعی ماحول بنانے کیلئے میو تنظیمات کونسل کو جرات مندانہ فیصلے کرنے ہونگے بصورت دیگر واقعی قوم متحد نہیں ہوسکتی کیونکہ ہم متحد ہونے ہی نہیں دیتے۔ دیگر برادریوں کا حال بھی میو قوم جیسا ہی ہے لیکن ایک بھی برادری ایسی نہیں جو میو قوم کی طرح ایک خاندان کی مانند ہو، ہم ایک دوسرے سے کتنے ہی دور ہو جائیں، کتنی ہی دشمنیاں پال لیں غمی خوشی کے موقع پر آمنا سامنا ہونا ہی ہوتا ہے تو کیوں نہ ایسا راستہ تلاش کیا جائے جس میں ایک دوسرے کی دل سے عزت کی جائے۔

میوقومی یکجہتی کونسل ... میولائرز فورم ... میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ
میوسوشل گیدرنگ کراچی
میو اجمل شہید آرگنائزیشن
میورابطہ ویلفیئر کمیٹی کراچی
میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن کراچی
Meo Youth Welfare Forum
میئو فاؤنڈیشن
MEO FOUNDATION MIRPURKHAS

شماس شہد مرکز رائیونڈ روڈ قصور میں اکیسویں سالانہ غزوہ بدر کانفرنس سے مفتی زبیر یوسف مدنی، مولانا طاہر قصوری، غازی حمزہ، محمد سرور خاں میو، حامد مختار، حافظ سلمان طارق میو اور دیگر خطاب کر رہے ہیں

امریکہ اور اسرائیل اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کیلئے مسلم ممالک کو لڑانا چاہتے ہیں

مفتی زبیر یوسف مدنی

غزوہ بدر سے ملنے والے سبق کو کفر کبھی نہیں بھلا سکتا، دین اسلام کیلئے صحابہ کرامؓ کی قربانیاں تا قیامت مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہیں، مولانا طاہر قصوری، غازی حمزہ، سرور خاں میو، حافظ سلمان طارق میو

موجودہ پرفتن دور میں اُمتِ مسلمہ کو اتحاد، اخوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات پر عمل کی ضرورت ہے۔ شماس شہد مرکز قصور میں اکیسویں سالانہ شہدائے بدر کانفرنس سے مقررین کا خطاب

قصور (نمائندہ صدائے میو) غزوہ بدر سے ملنے والے سبق کو کفر کبھی نہیں بھلا سکتا اس لئے مسلمانوں کو سازشوں کے ذریعے کمزور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف مجاہد شخصیت مفتی زبیر یوسف مدنی نے شماس شہد مرکز کے زیر اہتمام اور پاکستان صدائے میو فورم ضلع قصور کے صدر محمد سرور خاں میو کی میزبانی میں قصور میں ہونے والی عظیم الشان اکیسویں سالانہ شہدائے بدر کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور اسرائیل اپنے مزموم مقاصد کے حصول کیلئے مسلم ممالک کو لڑانا چاہتا ہے اور اکثر مسلم حکمران کفار کی سازشوں کو سمجھنے کی بجائے ان کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں دیگر مقررین مولانا طاہر محمود قصوری، غازی حمزہ، مولان انس، محمد سرور خاں میو اور حافظ سلمان طارق میو نے کہا کہ دین اسلام کیلئے صحابہ کرامؓ کی قربانیاں تا قیامت مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہیں۔ موجودہ پرفتن دور میں پوری اُمتِ مسلمہ کو اتحاد اور اخوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ مسلمانوں کی بقا اور سلامتی کی جنگ وہی لڑ سکتے ہیں جنہیں اسلامی تعلیمات کی سمجھ ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران کیخلاف امریکہ اور اسرائیل کٹھ جوڑ در اصل واحد مسلم ایٹمی طاقت پاکستان پر چڑھائی کی سازش کا پیش خیمہ ہے اس لئے پاکستان کے حکمرانوں اور پاک فوج کو ان سے خبردار رہنا چاہئے۔ آخر میں عالم اسلامی کی سلامتی کیلئے خصوصی دعا بھی کی گئی۔

ملک کے لئے میو قوم کی قربانیوں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا لیکن افسوس 1947ء کے بعد سے انڈین سرکار نے میوات کے شہیدوں کو یاد نہیں رکھا جاتا اور راجہ حسن خاں میواتی کے نام سے بھی بہت دیر سے کالج اور مجسمے بنائے گئے۔ راجہ حسن خاں میواتی کے 499 ویں یوم شہادت پر تقریبات میں قائدین میوات کا اظہار خیال

چندووال کی معروف روحانی شخصیت پیر حاجی صدیق میواتی نقشبندی رحلت فرما گئے

نارووال (نمائندہ صدائے میو) چندووال شریف نارووال کی معروف روحانی شخصیت پیر حاجی محمد صدیق نقشبندی میواتی قضائے الٰہی سے رحلت فرما گئے جنازہ اور سوئم میں سیاسی وسماجی اور مذہبی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت اور لواحقین سے اظہار افسوس کیا۔

چاہ لشکری والا شجاع آباد میں چوہدری محمد خاں کا جواں سال بیٹا جنید میو انتقال کر گیا

شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) مٹوٹلی کے نواحی بستی چاہ لشکری والا میں چوہدری بھورے خاں مرحوم کا پوتا چوہدری محمد خاں میو کا بیٹا اور چوہدری منور اسلام میو کا جواں سال بھتیجا چوہدری جنید خاں میو قضائے الٰہی سے وفات پا گیا۔ جنازہ میں علاقہ کی سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی

میوات میں شہادت پر ماتم نہیں جشن ہوتا ہے، اسحاق میو

راجہ حسن خاں، میو قوم کا فخر ہیں، آئندہ سال 500 واں یوم شہادت بھرپور انداز میں منایا جائیگا، راجہ حسن خان یوم شہادت پر خطاب

مولوکا (نیٹ نیوز) 15 مارچ کو بڑی میوات میں راجہ حسن خاں میواتی کا 499 واں یوم شہادت منایا گیا۔ مختلف مقامات پر سرکاری وغیر سرکاری تقریبات منعقد ہوئیں

راجہ حسن خاں میواتی پیس فاؤنڈیشن کے ہیڈ کواٹر مالوکا (ہریانہ) میں بھی بڑی تقریب منعقد ہوئی جس میں راجہ حسن خاں میواتی اور ملک وقوم کیلئے قربانی دینے والے شہدا کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس موقع پر راجہ حسن خاں میواتی پیس فاؤنڈیشن کے قومی صدر محمد اسحاق میو نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ راجہ حسن خاں میواتی پوری میو قوم کا فخر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میوات میں شہادت پر ماتم نہیں جشن منایا جاتا ہے کیونکہ یہ افسوس کی نہیں فخر کی بات ہوتی ہے۔ انشاءاللہ آئندہ سال راجہ حسن خاں میواتی کی شہادت کو 500 سال مکمل ہونے پر پوری میوات (ہریانہ) میں یوم شہادت بھرپور طریقے سے منایا جائیگا۔

پاک فوج کی وجہ سے پاکستان اٹل حقیقت بن چکا ہے، ناصر محمود میو

ایران کی سرزمین امریکہ اور اسرائیل کیلئے انشاءاللہ موت کا کنواں ثابت ہوگی

فیلڈ مارشل کو تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، چیف آرگنائزر صدائے میو فورم

شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) میو برادری کی شجاع آباد کی معروف شخصیت اور پاکستان صدائے میو فورم جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر ایران امریکہ واسرائیل جنگ میں پاکستان کے کردار نے پوری قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ پوری دنیا میں پاکستان کی اہمیت بنانے میں فیلڈ مارشل حافظ عاصم منیر اور حکومت پاکستان نے جو کردار ادا کیا ہے اُسے ہمیشہ تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا ہمیشہ رات کے اندھیرے میں وار کرنے والے انڈیا کو دن کی روشنی میں کرارا جواب دے کر پاک فوج نے پاکستان کو اٹل حقیقت بنا دیا ہے اور بڑی بڑی طاقتیں پاکستان کی اہمیت ماننے پر مجبور ہوگئی ہیں۔

شہزادہ میں احساس ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے عید پیکج کی تقسیم

پاکستان مسلم لیگ لاہور کے صدر میاں وحید اور دیگر شخصیات نے خصوصی شرکت کی

الحمدللہ ہم ہر سال اپنی ذمہ داری نبھانے کی کوشش کرتے ہیں، افتخار احمد نبھی

لاہور (نمائندہ صدائے میو) کاہنہ کے نواحی گاؤں شہزادہ میں رمضان المبارک میں احساس ویلفیئر فاؤنڈیشن اور حوانور ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈاکٹر شوکت علی، ڈاکٹر عبدالحمید، حاجی لیاقت علی، محمد شفیق، سردار فلک وعباس ڈوگر اور محمد علی قادری کے تعاون مستحق اور بیوہ خواتین میں عید پیکج تقسیم کیا گیا۔ پاکستان مسلم لیگ لاہور کے صدر میاں وحید احمد، نائب صدر ملک عابد، جنرل سیکرٹری ندیم پہلوان، صدائے میو فورم لاہور کے نائب صدر چوہدری خالد محمود انجم اور دیگر نے بھی شرکت کی اس موقع پر میاں وحید نے احساس ویلفیئر فاؤنڈیشن کی کوششوں کو سراہا۔ صدر افتخار احمد نبھی نے کہا کہ الحمدللہ ہم مخیر حضرات کے تعاون سے ہر سال عید کے موقع پر اپنی ذمہ داری نبھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

لاہور کے نواحی گاؤں شہزادہ میں احساس ویلفیئر فاؤنڈیشن اور حوانور ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے مستحق اور بیوہ خواتین میں کیش اور سامان کی صورت میں عید پیکج تقسیم کیا جا رہا ہے

ہیڈ ماسٹر اُمید خاں مرحوم کی اہلیہ پتوکی میں وفات پا گئیں

پتوکی (نمائندہ صدائے میو) پتوکی کی معروف تعلیمی شخصیت ہیڈ ماسٹر اُمید خاں میو (مرحوم) کی اہلیہ اور معروف شاعر وصدائے میو کی کالم نگار محترمہ شگفتہ اُمید گل کی والدہ محترمہ پتوکی ماجھہ میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ جنازہ میں علاقہ بھر کی معروف سیاسی وسماجی اور مذہبی شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

سی ڈی اے اسلام آباد کے ریٹائرڈ آفیسر چوہدری بشیر احمد میو کی صاحبزادی کی شادی کی تقریب میں وفاقی وزیر احسن اقبال نے شرکت کی اس موقع پر انہوں نے تمام شرکاء سے فرداً فرداً ملاقات کی

جیاباگا میں ہونیوالے پاکستان صدائے میوفورم کے اجلاس میں چوہدری نعیم حنیف میو، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین، پروفیسر محبوب عالم، چوہدری سلیم خاں، ماسٹر عرفان میو، سعید اقبال، محمد سرور خاں، عبدالستار خاں، نمبردار ممتاز اور حافظ سلمان طارق میو شریک ہیں

جوڑ کی بجائے توڑ کیوں پیدا ہو رہا ہے؟ پانچویں میو بیٹھک مئی میں ہوگی!

پاکستان صدائے میوفورم کے گیارھویں یوم تاسیس اور صدائے میو اخبار کی سولہویں سالگرہ کے موقع پر خاندانوں اور میو تنظیمات میں کے بڑھتے ہوئے اختلافات کے خاتمہ کیلئے موثر تجاویز بھی پیش کی جائیں گی

میو بیٹھک میں میو تنظیمات سمیت برادری کی اہم شخصیات کو بھی دعوت دی جائے گی۔ صدائے میوفورم کی طرف سے ایجنڈے پر عملدرآمد کیلئے تجاویز مرتب کرنے کیلئے کمیٹی تشکیل دی جائے گی، چوہدری نعیم حنیف

لاہور (سٹاف رپورٹر) ہر علاقے میں میو تنظیمات کی موجودگی میں ملک بھر کی میو برادری میں جوڑ کی بجائے توڑ کیوں پیدا ہو رہا ہے؟ کے عنوان سے پاکستان صدائے میوفورم کے گیارھویں یوم تاسیس اور ماہنامہ صدائے میو کی سالھویں سالگرہ کے موقع پر پانچویں سالانہ ''میو بیٹھک'' آئندہ مئی میں لاہور میں ہوگی۔ تاریخ اور جگہ کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ پاکستان صدائے میوفورم کے مرکزی صدر نے کہا ہے پہلے ہونے والی میو بیٹھکوں میں صرف اجتماعی مسائل پر بات چیت ہوتی رہی لیکن اس بار صرف بات چیت نہیں کی جائے گی بلکہ خاندانوں اور میو تنظیمات میں روز بروز بڑھتے ہوئے اختلافات کے خاتمہ کیلئے ایسی تجاویز بھی دی جائیں گی جن پر عمل کرنا ہر تنظیم کی ذمہ داری میں شامل ہوگا اسی لئے میو بیٹھک میں تمام میو تنظیمات کے نمائندوں سمیت برادری کی اہم شخصیات کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہر علاقے میں برادری کی تنظیمیں موجود ہیں اور کسی نہ کسی حد تک سرگرم بھی ہیں لیکن تنظیمیں معمولی اور بے مقصد باتوں پر گھر گھر جنم لینے والے اختلافات کو ختم کرانے میں اپنا کردار ادا کرنے کی بجائے آپس میں ہی ایک دوسرے کے مدمقابل نظر آتی ہیں جو کہ پوری قوم کیلئے لمحہ فکریہ سے کم نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ خاندانوں اور میو تنظیمات میں بھائی چارہ کے فروغ کیلئے قابل عمل تجاویز مرتب کرنے کے لئے پاکستان صدائے میوفورم کی طرف سے جلد ہی کمیٹی تشکیل دے دی جائے گی۔

جیاباگا میں صدائے میوفورم ضلع لاہور کے جنرل سیکرٹری چوہدری سلیم خاں کی بیٹی کی شادی میں وزیراعظم کے مشیر شبیر احمد عثمانی، وفاقی وزیر رانا مبشر اقبال اور ایم پی اے میاں عمران جاوید کا دلہا کے ہمراہ گروپ فوٹو

میونسپل کمیٹی کنگن پور میں ڈی جی فوڈ اتھارٹی راؤ پرویز اختر میو ملاقات کے بعد ممبر پنجاب اسمبلی چوہدری احسن رضا خاں، چوہدری ارشد خاں میو اور محکمہ کے افسران و ملازمین کے ہمراہ گروپ فوٹو

قیس چودھری چھر کلوت کی صاجزادی اور معروف کالم نویس چندا قیس وفات پا گئیں

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو برادری کی معروف ادبی شخصیات قیس چودھری چھر کلوت میو کی صاجزادی، سکندر سہراب میو کی بھتیجی اور صدائے میو کی سینئر کالم نگار چندا قیس میں چونیاں کے نواحی گاؤں میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ میو تنظیمات کے رہنماؤں نے قیس چودھری اور دیگر لواحقین سے اظہار افسوس کرتے ہوئے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کی کامل مغفرت فرمائے۔

نارووال میں 10 بچیوں کی اجتماعی شادی مئی میں کی جائے گی

کوشش کرینگے کہ لاہور کی طرح اجتماعی شادیوں کا سلسلہ ہر سال جاری رکھا جائے

تمام برادریوں کے معززین کو شرکت کی دعوت دی جائے گی، چوہدری اسماعیل میو

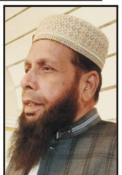

نارووال (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میو ویلفیئر فورم نارووال کے سرپرست اعلیٰ اور دھمتھل کے سابق ناظم چوہدری محمد اسماعیل میو نے کہا ہے کہ نارووال میں غریب اور یتیم بچیوں کی اجتماعی شادیوں کا پہلا پروگرام آئندہ ماہ مئی میں کیا جائے گا۔ تاریخ اور جگہ کا اعلان مشاورت کے بعد جلد ہی کر دیا جائیگا۔ انہوں کرینگے کہ لاہور کی طرح نارووال میں بھی اجتماعی شادیوں کا پروگرام ہر سال ہی کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اجتماعی شادی میں بلاتفریق تمام برادریوں کی مستحق بچیوں کو شامل کیا جائے گا اس لئے اس نیک کام میں دیگر برادریوں کے جو لوگ بھی تعاون کریں گے انہیں بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی۔

میواتی کتب و ادبی میلہ میں میواتی کلچر ڈے کا بھی فیصلہ کیا جائیگا

ہر سال کلچر ڈے کس ماہ میں منانا چاہئے اس بارے میں مشاورت کی جائے گی

میو تنظیمات کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی کیلئے ہر تنظیم دو دو نام فائنل کر لے لائے، کرنل محمد علی

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو نے کہا کہ 18 اپریل کو کپس کالج کاہنہ کیمپس میں ہونیوالے میواتی کتب و ادبی میلہ میں میو تنظیمات کی مشاورتی محفل بھی ہوگی جس میں ہر سال میواتی کلچر ڈے کس مہینے کی کونسی تاریخ کو منانا چاہئے باہم مشاورت سے اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میو تنظیمات کونسل کے کردار کو فعال بنانے کیلئے تمام تنظیموں پر مشتمل کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی بھی تشکیل دی جائے گی اسلئے تمام تنظیمیں کمیٹی کے لئے دو دو افراد کے نام فائنل کر کے لائیں۔

مارچ 2026ء میں لاہور اور دیگر علاقوں سے بننے والے صدائے میو اخبار کے نئے ممبران

چوہدری سرور شاہین

قاسم جاوید میو

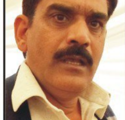

چوہدری تنویر خاں

انسپکٹر جاوید اقبال

(1) چوہدری سرور شاہین (رائیونڈ) خصوصی ممبر
(2) کرنل (ر) محمد علی میو (عسکری 11) لاہور
(3) قاسم جاوید میو (گرین کیپ) لاہور
(4) انسپکٹر جاوید اقبال (ڈیرہ لکھنکیے) رامپورہ لاہور
(5) چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ (میو کالونی) لاہور
(6) ماسٹر محمد یونس میو (آشیانہ قائد) لاہور
(7) ماسٹر محمد رمضان میو (حویلی کرباٹھ) لاہور کینٹ
(8) سر محمد عالم میو (حویلی کرباٹھ) لاہور کینٹ
(9) چوہدری تنویر خاں میو (کماہاں) لاہور
(10) حاجی رزاق کارولیا میو (شفیق عظیم کالونی) لاہور
(11) رفاقت علی میو (ڈیوس روڈ) لاہور
(12) کلیم خاں کلیم ایڈووکیٹ (جہانگیر پارک) لاہور
(13) دلشاد اسلم میو (حاجی فرنیچر ہاؤس) مصطفےٰ آباد
(14) ہیڈ ماسٹر یوسف خاں (حویلی صدیق) نارووال
(15) محمد اسماعیل میو (پیار الُنڈ) ٹنڈو الہیار سندھ

ماسٹر محمد رمضان میو | سر محمد عالم میو | حاجی محمد رزاق کارولیا | رفاقت علی میو | کلیم خاں کلیم ایڈووکیٹ | ہیڈ ماسٹر یوسف خاں | ماسٹر محمد یونس میو | محمد اسماعیل میو

معروف سیرت نگار اعجاز خاں میو کی نویں کتاب ''رسول کائنات ﷺ'' شائع ہو کر مارکیٹ میں آ گئی

پسرور (نمائندہ صدائے میو) پسرور کے نواحی گاؤں سیہو وال سے تعلق رکھنے والے معروف سیرت نگار اور صدائے میو کے رائیٹر اعجاز خاں میو کی نویں کتاب ''رسول کائنات ﷺ'' شائع ہو کر مارکیٹ میں آ گئی۔ 768 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں حضور نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے مختلف ادوار، واقعات اور خصائص کو جامع اور مربوط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

میو برادری کی معروف شخصیت چوہدری ارشد خاں ایڈووکیٹ کے لئے دعائے صحت کی اپیل

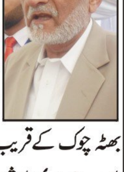

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو برادری کی معروف شخصیت، میو لائرز فورم کے بانی اور انجمن اتحاد و ترقی میوات کے سابق صدر چوہدری ارشد خاں میو ایڈووکیٹ سخت علیل ہیں اور بھٹہ چوک کے قریب فاروق ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ چوہدری ارشد خاں ایڈووکیٹ کے چھوٹے بھائی اور فیملی کے دیگر افراد نے صدائے میو کے قارئین اور تمام احباب سے چوہدری ارشد خاں کی صحت یابی کیلئے دعا کی اپیل کی ہے۔

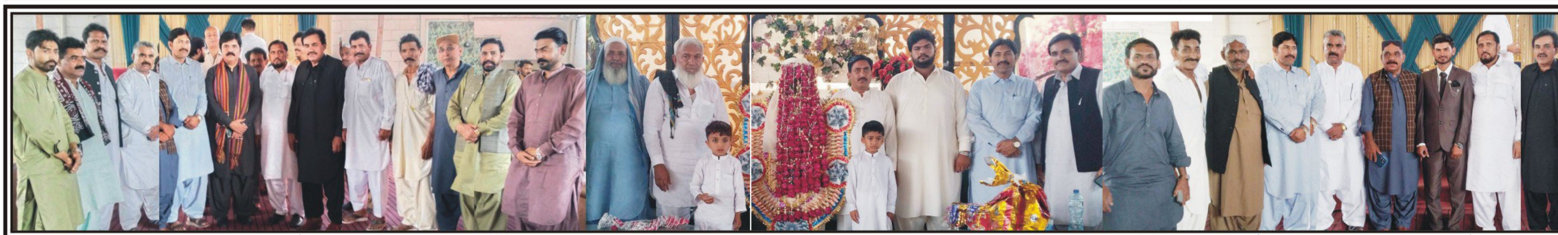

پاکستان پیپلز پارٹی حیدرآباد کے رہنما اور میواتحاد کے ممبر فیض محمد میو کے صاحبزادے کی بارات اور ولیمہ کی تقریب میں میواتحاد کے رہنماؤں حاجی عبدالحکیم میو، محمد الیاس نکہ میو، شہزاد میو، باقرانی کے محمد عظیم آزاد، لالہ برکت علی اور پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کا دلہا اور میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو

پنجاب کے بعد سندھ میں بھی جہیز میں گاڑی اور موٹر سائیکل کی ڈیمانڈ ہونے لگی

اندرون سندھ کی برادری کسی حدتک ڈیمانڈ کی برائی سے بچی ہوئی ہے لیکن سندھ کے بڑے شہروں کراچی اور حیدر آباد میں جہیز میں گاڑی موٹر سائیکلوں کا لین دین شروع کرنے والے پنجاب کے لوگ ہی ہیں

رشتوں کے معاملے میں سندھ اور پنجاب میں منافقت اتنی ہے کہ سادگی سے شادی کر کے رشتہ کرنے والے ہی بھکاری بن کر سامنے آتے ہیں اسی لئے اب لوگ بغیر ڈیمانڈ کے بھی بڑا جہیز دینے لگے ہیں

کراچی (نمائندہ صدائے میو) شادیوں کے حالیہ سیزن میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ پنجاب کے بعد سندھ میں بھی جہیز میں گاڑیوں اور موٹرسائیکلوں کی ڈیمانڈ ہونے لگی ہے۔ تفصیلات کے مطابق اندورن سندھ کی برادری کافی حدتک ڈیمانڈ کی برائی سے بچی ہوئی ہے لیکن سندھ کے بڑے شہروں کراچی اور حیدر آباد میں شادیوں میں بڑھ چڑھ کر لین دین خاص طور پر گاڑیوں کی بنیاد پر رشتے کرنے والے پنجاب کے وہ لوگ ہیں جو دودھ کا کاروبار کرتے ہیں۔ سندھ اور پنجاب میں رشتوں کے معاملے میں منافقت اس قدر آگئی ہے کہ سادگی سے شادی کرنے کا کہہ کر رشتے کرنے والے ہی بھکاری بن کر سامنے آتے ہیں جس کی وجہ سے بچیوں والے اس قدر خوف زدہ ہوگئے ہیں کہ نہ چاہتے ہوئے بھی لوگ بغیر کسی ڈیمانڈ کے بھی اپنی حیثیت سے بڑھ کر جہیز دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ سندھ کی برادری میں یہ بات بہت اچھی ہے کہ یہاں کے شادی بیاہ میں میوقوم کے رسم ورواج کا اب بھی خیال رکھا جاتا ہے۔

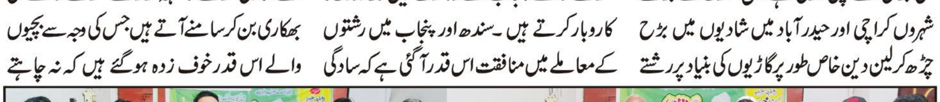

کراچی میں حاجی محمد ادریس میو اور ان کے صاحبزادے رضوان میو کی طرف سے معززین برادری کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ کے موقع پر میو تنظیمات کے رہنماؤں حاجی افضل خاں میو، ڈاکٹر الیاس میو محمد عقیل میو، عرفان میو، ارشاد شاہد میو ایڈووکیٹ اور دیگر کا میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو

موٹر سائیکل سے گر کر زخمی ہونے والا شاہ زیب وفات پا گیا

میرپورخاص (رپورٹ /نظام الدین میو) گذشتہ دنوں موٹرسائیکل سے گر کر زخمی ہونیوالا کھیراؤ شاخ کے نواحی گوٹھ حسن خاں میو کے مرحوم محمد اصغر عرف ٹیٹی میو کا جواں سال بیٹا زاہ زیب پندرہ دن ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد وفات پا گیا۔

ہاشم نگر میرپورخاص کے رستم میو کی اہلیہ وفات پا گئیں

میرپورخاص (نمائندہ صدائے میو) ہاشم نگر عمرکوٹ روڈ میرپورخاص کے رستم میو کی اہلیہ طویل علالت کے بعد قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ جنازہ بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

گوٹھ حسن خاں کے شبیر احمد میو کی اہلیہ وفات پا گئیں

میرپورخاص (نمائندہ نظام الدین میو) کھیراؤ شاخ کے گوٹھ حسن خاں میو کے صلاح الدین میو کے چھوٹے بھائی بشیر احمد میو کی اہلیہ وفات پا گئیں۔

رحیم خاں گوٹھ کے ابراہیم میو جلالپریہ کی اہلیہ انتقال کر گئیں

کوٹ غلام محمد (نمائندہ/حامد حنیف میو) ڈھگان رستی کے نواحی گوٹھ رحیم خاں میو (اوڈول) کے ابراہیم میو جلالپریا کی اہلیہ اور احمد علی، مبارک علی میو کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔

کسی بھی قسم کے تکبر اور حسد سے قومیں برباد ہو جاتی ہیں

حافظ راشد شریف میو

میوقوم جرات وجفاکشی میں منفرد نام رکھتی ہے لیکن موجودہ دور میں ایک دوسرے سے حسد اُسے نقصان پہنچا رہا ہے

حیدر آباد (نمائندہ صدائے میو) تکبر اور حسد عبادت کا ہی کیوں نہ ہو اللہ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ ہے اور اس سے اس لئے بچنا بہت ضروری ہے کہ کسی بھی قسم کے تکبر اور حسد سے قومیں برباد ہوجاتی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار میواتحاد سندھ کے چیف آرگنائزر اور معروف مبلغ حافظ راشد شریف میو نے عمرہ سے واپس پہنچنے پر مبارکباد دینے کیلئے آنیوالے میواتحاد کے رہنماؤں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ میوقوم جرات وجفاکشی میں منفرد نام اور مقام رکھتی ہے لیکن حالیہ دور میں ایک دوسرے سے حسد اور عہدوں کا تکبر اُسے نقصان پہنچا رہا ہے۔

ضیاء الحق کالونی کراچی میں عرفان میو کی طرف سے دیئے گئے افطار ڈنر کے موقع پر پیپلز پارٹی کے ضلعی صدر اقبال ساند، حاجی افضل خاں میو، عامر میو، شاہ رخ اویس، ذیشان مشتاق اور دیگر کا میزبان کے ہمراہ گروپ

پاکستان میواتحاد سندھ کے صدر حاجی عبدالعزیز میو کی عمرہ سے واپسی پر مبارکباد دینے کے بعد محمد الیاس نکہ میو حاجی عبدالعزیز نکو میو، محمد اشرف خاں میو، رضاء الرحمٰن میو اور دیگر کا گروپ فوٹو

میرپورخاص کے سابق کونسلر ٹھیکیدار اسلم میو انتقال کر گئے

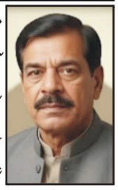

میرپورخاص (نمائندہ فیصل میو) سیٹلائٹ ٹاؤن میرپورخاص کے سابق کونسلر اور عبدالحمید دولوت کے بھائی ٹھیکیدار اسلم میو مختصر علالت کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ جنازہ میں میوا تحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

ہمارے لئے برادری کی تمام تنظیمیں قابل احترام ہیں، احسان میو

میواتحاد مخصوص لوگوں کی نہیں پوری برادری کی تنظیم ہے، صدر کراچی ڈویژن

کراچی (نمائندہ صدائے میو) پوری میوقوم ایک خاندان کی مانند ہے اس لئے ہمارے برادری کی تمام تنظیمیں قابل احترام ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان میواتحاد کراچی ڈویژن کے صدر محمد احسان میو نے اپنی طرف سے کی گئی دعوت افطار کے موقع پر میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا شہید اجمل خاں میو نے اپنے وسائل سے دنیا بھر میں اپنی قوم کی شناخت کا جو منفرد اور تاریخی کام کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ پوری میوقوم آج بھی ان سے محبت کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے شہید قائد کے مشن کیلئے متحد ہوکر کام کریں۔

نفسانفسی کے اس دور میں وقت نکالنا کوئی آسان نہیں، غلام فاروق

جو لوگ بھی اپنی قوم کے لئے کام کررہے ہیں ہمیں انکی قدر کرنی چاہئے

میرپورخاص (نمائندہ/فیصل میو) پاکستان میوا تحاد ضلع میرپور خاص کے صدر غلام فاروق میو نے کہا ہے کہ جولوگ بھی اپنی قوم کی بہتری اور بھلائی کے لئے کام کررہے ہیں ہمیں ان کی قدر کرنی چاہئے۔ نفسانفسی کے اس دور میں دوسروں کیلئے وقت نکالنا کوئی آسان کام نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری قوم کے بہت سے ایسے مسائل ہیں جنہیں مل بیٹھ کر حل کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ جب بھی خوشی غمی کی کسی تقریب میں شرکت کریں تو موقع سے فائدہ اُٹھا کر وہاں کے مسائل اور آپس کے معاملات پر بھی مشاورت کرنی چاہئے تاکہ ہر علاقے کے مسائل ریکارڈ میں لائے جاسکیں۔

پاکستان میواتحاد ضلع میرپور خاص کے رہنما سیٹھ پرویز اقبال میو، سیٹھ حاکم میو اور سیٹھ محمد عارف میو کی طرف سے مدرسہ ابوبکر صدیق جھلوری ضلع میرپور خاص میں عوامی دعوت افطار کا پروگرام کیا گیا جس میں علاقہ کی معروف شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی (تصویر: صدائے میو)

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ صدائے میو لاہور
اپریل 2026ء
خصوصی اشاعت

یونیک سکول صوا آصل کیمپس کی انتظامیہ سالانہ تقریب میں آنیوالے مہمانان گرامی ڈاکٹر انعم یونس (ہیڈ کوارڈینیشن) تحصیلدار محمد ارشد، حاجی اختر علی میو، حاجی محمد شریف اور دیگر کا خیر مقدم کرتے ہوئے

یونیک صوا آصل کیمپس کی تقریب کے مہمانان گرامی ادارے کی کامیابی کیلئے محنت اور لگن سے اپنی ذمہ داریاں نبھانے والے مارننگ اور ایوننگ کے پرنسپل صاحبان اور انچارجز کو شیلڈ دیتے ہوئے

UNIQUE GROUP OF INSTITUTIONS LAHORE

یونیک سکول صوئے آصل کیمپس کی شاندار سالانہ تقریب تقسیم انعامات

ہمارا مقصد صرف تعلیم کا فروغ نہیں طلبہ کی مثبت تربیت بھی ہے، پروجیکٹ ڈائریکٹر عرفان ارشد، والدین اور اساتذہ کے کردار کے بغیر تدریس کا عمل مکمل نہیں ہو سکتا، پرنسپل ڈاکٹر سعدیہ نورین

لاہور (نمائندہ صدائے میو) یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز صوئے آصل کیمپس لاہور کی سالانہ پروقار تقریب تقسیم انعامات کنٹری کلب میں منعقد ہوئی جس میں مہمانان گرامی ہیڈ کوارڈینیشن محترمہ پروفیسر انعم یونس تحصیلدار چوہدری محمد ارشد، حاجی اختر علی میو، حاجی محمد شریف ، چوہدری محمد ثاقب ، چوہدری عابد اور چوہدری حنیف سمیت بڑی تعداد میں طلباء وطالبات اور والدین نے شرکت کی ۔اس موقع پر پروجیکٹ ڈائریکٹر محمد عرفان ارشد اور پرنسپل ڈاکٹر سعدیہ نورین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مقصد صرف تعلیم کا فروغ نہیں طلباء وطالبات کی مثبت تربیت بھی ہے جو کہ کسی صورت بھی والدین اور اساتذہ کے کردار کے بغیر ممکن نہیں۔

شاندار کارکردگی پر یونیک کے ننھے طلباء وطالبات کا مہمان اور میزبانوں کے ہمراہ گروپ فوٹو

تقریب میں یونیک صوا آصل کیمپس کے پروجیکٹ ڈائریکٹر محمد عرفان ارشد، ڈپٹی ڈائریکٹر عمران ارشد، پرنسپل ڈاکٹر سعدیہ نورین، ایڈمن انچارج حافظہ فوزیہ یونس اور اسسٹنٹ ایڈمن انچارج مس حنا آصف کا گروپ فوٹو

یونیک کے ننھے ستاروں کا انعامات حاصل کرنے کے بعد کیمپس کے ذمہ داران کے ہمراہ گروپ فوٹو

یونیک گروپ کی ہیڈ کوارڈینیشن پروفیسر انعم یونس نے انعامات تقسیم کئے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) یونیک گروپ صوئے آصل کیمپس لاہور کی سالانہ پروقار تقریب تقسیم انعامات میں یونیک گروپ کی ہیڈ کوارڈینیشن محترمہ پروفیسر انعم یونس نے کیمپس کی مختلف کلاسز میں پوزیشن حاصل کرنے والے ہونہار طلباء وطالبات میں انعامات تقسیم کئے جبکہ تقریب کے دیگر مہمانان گرامی نے کیمپس کے پرنسپل صاحبان اور دیگر سٹاف کو بہترین کارکردگی پر شیلڈ سے نوازہ۔

صوئے آصل کیمپس معیاری تعلیم کی پہچان بن چکا ہے، عمران ارشد

لاہور (نمائندہ صدائے میو) یونیک صوئے آصل کیمپس علاقہ میں معیاری تعلیم کی پہچان بن چکا ہے ان خیالات کا اظہار کیمپس کے ڈپٹی ڈائریکٹر عمران ارشد نے تقریب کے دوران صدائے میو سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ ہم پہلے بھی تعلیم کے فروغ کی خدمات سرانجام دے رہے تھے لیکن جن سے یونیک کا حصہ بنے ہیں ہمارے ادارے کی کارکردگی میں نکھار پیدا ہوگیا ہے۔

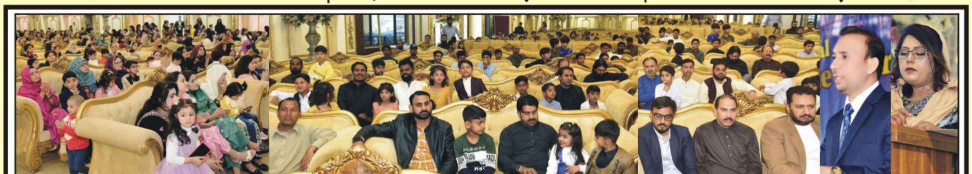

یونیک صوا آصل کیمپس کے پروجیکٹ ڈائریکٹر محمد عرفان ارشد اور پرنسپل ڈاکٹر سعدیہ نورین سالانہ تقریب تقسیم انعامات سے خطاب کرتے ہوئے

تقریب کی مہمان خصوصی پروفیسر انعم یونس ہیڈ کوارڈینیشن کیمپس کے ذمہ داران کے ہمراہ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم کرتے ہوئے

یونیک گروپ کی ہیڈ کوارڈینیشن پروفیسر انعم یونس یونیک صوا آصل کیمپس کے روشن ستاروں کی تعلیمی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں کامیابی پر حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس موقع پر پروجیکٹ ڈائریکٹر، ڈائریکٹر اور پرنسپل صاحبان بھی موجود ہیں

سلسلہ وار

گھرچڑھی میوخاں

گھرچڑھی کی چٹھی اور راجہ کی مہربانی

گذشتہ سُو پیوستہ

مہراج کی بگھی جامیں بارھے گھوڑ اجُت را ہاجب خدابخش کی باکھل کے آگے جارُکی تو وابکھت میوخاں باہرسُو اپنْی باکھلْ میں گھس روہو۔بگھی کا گھوڑان کی ٹاپ سُنْی تو چونک کے رُک گواور کھڑو کھڑ و ناڑ موڑ کے بگھی اے دیکھنْ لگو۔بگھی میں سُو باپ اتر تو دیکھوتو چونک پڑو۔سوچن لگو کہ باپ کہاں گیو ہو جومہراج کی بگھی میں گھر آیو ہے۔خدا بخش اُتر وتو ساتھ میں ہاتھ میں راجہ کی دی ہوئی پاگ ہی۔ کوچوان نے دونوں ہاتھ جوڑ کے پرنام کروتو خدا بخش نے کہی:۔

’’جمیدار جی! میں گھر ہور آروہوں تو بیٹھک میں چل روٹی ٹوک کھا کے جائیو‘‘

’’نہ ججمان ہُون بی تہاروای دیو کھاؤں ہوں موکو اگتا دیو‘‘ تیری مرضی بھائی، تیری مہربانی جوتیں نے کنٹ اُٹھایو۔

ججمان! ہمارو تو کام ای ای ہے مہراج کا آدیس پورا کرنا۔یا کے ساتھ ای وانے بگھی کی باگ موڑلی۔

میوخاں اپنی جگے بُت بنْو کھڑ وہو، باپ کا ہاتھن میں پاگ بی دیکھ ری ہی۔اپر واہے بات کچھ سمجھ نہ آری ہی۔اُت لُو جیونْی اپنا گھر کا کامن میں لگی پڑی ہی۔واہے نہ تو بیٹا کی اور نہ ہی گھر والاْ کا آن کی خبر ہی اپر جب خدابخش بیٹا کے پیئے آیو اور بولو:

’’چھورا؟‘‘ باپ کی آواج سُن کے چھورا کو سکتہ ٹوٹو اور ایسے چونکو جیسے سوتا میں سُپنو دیکھو ہوئے بڑبڑا کے بولو:۔

’’ہاں بابا‘‘

جیونْی نے باپ بیٹا کو بول سُنو تو بھیتر سُو نکل کے باہر آئی۔دونوں باپ بیٹا آگے پیچھے چلتا وائی کے مہیں آراہا۔

’’چھوٹنو کہاں اے؟‘‘

خدابخش نے پوچھی اتنے میں جیونْی نے کھاٹ کھینچ کے اُن کے آگے بچھادی۔خدابخش نے کھاٹ پہ بیٹھنا سُو پہلے گوجھا سُو ایک سو ایک روپیہ نکالا اور پاگ پہ دھر کے جیونْی لُو دیر بولو:۔

> **ایک اکیلی کولانی نے بارھے برس تک راجہ کے ناتھ گیری راکھی**
> **جے کہیں پوری پال ای بچل جاتی تو اُوکس کی ماسُو ما کہتو**

’’یہ مہراج نے بھیٹ دی ہاں‘‘
ما بیٹا اے یابات پہ کوئی حیرانگی نہ ہوئی۔جیونْی بولی:

’’یائی مارے بلوایو ہو؟‘‘

نہ اصل بات ای ہی کہ کہیں کشن گڈھ کا کوتوال نے اِن چھوران کے ساتھ کچھ اونچ نیچ کردی بتائی۔مہراج اے پتو چلو تو سسروٹھا کر رکھ بیر سنگھ میراجان سُو پہلے معطل کر گرایو ہو کہ وائے بتائے بغیر وانے اتیک بڈو کام کیں کرو۔وانے میں یائی مارے بلوایو ہو کہ میں اپنا من میں گان نہ کر بیٹھوں کہ جاٹ نے ای اپرادھ واکا آدیس سُو کروائے۔پھر وانے میوخاں سُو پوچھی:۔

کوئی ایسی بات ہوئی ہی؟ تم تھانے گیا ہا؟۔پھر میوخاں نے ساری بات بتادی کہ کیسے وے دھوکا سُو پکڑا ہا اور کیسے گھرچڑھی نے راجہ کو چھٹی لکھی۔ اُو یابات اے گول کر گو کہ اُن نے ٹیلی فون کا تار بی کاٹا ہا اور ریل کی پٹلی بی اُکھاڑ پھینکی ہی۔اپنی بات اے نبیڑ کے بولو:۔

بابا! میں روٹی کھا کے پہاڑ پہ سُو چھوٹنا اے بُلا کے لاروہوں جاسُو اُو بی آنکھن سُو پاگ اور بھیٹ اے دیکھ لیوے۔

دلی ایکسپریس بکھت پہ الور نہ پہنچی۔الور ٹیسن (اسٹیشن) پہ لوگ بے چین کھڑا باٹ دیکھ راہا۔ٹیسن ماسٹر ٹیلی فون کر کر کے ہار گو اپر ٹیلی فون جاای نہ رہو۔ ریلوے پلس کا کئی سپاہی گھوڑا دے کے دوڑا گیا کہ پچھلا ٹیسن سُو جار پوچھاں کہ کہا بنْی۔

سپاہی گیا تو اُن نے ریل کھڑی ملی۔لوگ ریل میں سُو اُتر کے کھڑا ہا۔پتو چلو کہ گھرچڑھی، میوخاں نے ریل کی پٹلی اکھاڑ پھینکی آں۔سروے بابو نے بتائی کہ پٹلی کونسی کھائی میں پڑی آں۔وانے ای نہ بتائی کہ واپے اور واکا آدمین پہ ای پٹلی اُٹھوا کے پھنکوائی گئی ہاں۔لوگ تماسو دیکھن لگا۔اتنی گہری کھائی میں سُو کیسے نکالی جاواں۔ریل الٹی بگدگی جن نے الور جانو ہو وے اُتر کے پیدل چل دیا۔ بات مہراج تک پہنچی اُو تو پہلے ای چھٹی پڑھ چکو ہو بولو

’’دلّی سرکار سُو کہو کہ نئی پٹلی بچھا دیوے خرچو ریاست بھگتے گی۔

ایک گلت ٹاکر کی ایک بھیانک گلتی نے پوری ریاست اجاب (عذاب) میں گیر دی۔واکا معطل کرا سُو اتیک بڈو ڈنڈ تو پورو نہ ہوسکے ہو۔

راجہ نے ای پاگ اور بھیٹ چوکی دار خدابخش کو نہ دی ہی حقیقت ای ہی کہ واکا دو جوان بیٹان کی مانتا ہی اور نُوں وانے پوری باگھوڑا پال کو ای بھیٹ دی ہی۔جابی باگھوڑیا نے ای بات سُنْی واکی چھاتی چوڑی ہوگی نُوں ہر کائی میو اے اپنی اولاد پہ مان ہو اپر ساری لڈاوت پال ایک جُبان ہو کے کہن لگی کہ:۔

’’پوت ہوواں تو جیونْی جیسی ما کا پوت ہوواں جن نے پوری پال کو ناؤں روسن (روشن) کردیو ہے۔خدابخش کا سپوتن نے باگھوڑا کا ناؤں پوری میوات میں اُجال دیو ہے۔گاؤں کی بیر بانین نے جیونْی کو بدھائی دی کہ واکا ناہرن نے واکا دودھ کی لاج راکھ کے امر کردی۔فنِ کے کارنے واکا سہاگ کُو راجہ نے آپ دربار میں بُلوا کے بھیٹ اور پاگ دی۔گاؤں کا جُوانن نے دونوں بھائی آنکھن پہ بٹھالیا اور روے بی موچھن نے مولاْئی ڈولاں۔پوری ریاست میں سُو نکل کے پوری میوات میں ان کا ناؤں کو ڈنکو بج گو۔لوگ اپنا بیٹان کا ناؤں ’’میوخاں اور کالے خاں‘‘ دھرن لگ گا۔ای بی عجیب بات اے کہ کالے خاں کو یاکھیل میں کوئی بھاگ نہ ہو اور جا کو بھاگ ہو وا کو ناؤں اور کائی میو چھورا کو نہ دھر و گیو۔گھرچڑھی تو ڑائے کو، مانتھا پہ سنونٹ پاڑنیا۔عربی میں یاکو ترجماں ’’عباس‘‘ ہے۔عباسؓ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو کاکا ہو جا کی نسل چلی اور عرب میں ’’بنو عباس‘‘ کا نام سُو راج کرو۔

کچھ دن پاچھے مہراج آپ چونڈاؤتا آیو کہ اُن سو روین سُو بھیٹ کرے جن نے ریلی پٹلی اکھاڑ کے پھینک چلائی۔اوران نے اپنی سرپرستی میں لے لیو۔پتو چلو کہ وے تو کالا پہاڑ پہ بسیرا کراہاں۔ جب ان کی موج کرے گھر آواہاں۔

خدابخش کو مان بڈھ گو۔عجت سُو بلوایو اور کہی جا چھوران نے ترت چوٹ بلا کے لا کہو کہ مہراج درشن دیبنْ آیو ہے تو مہراج نے ملھار ہنے کر دیو اور کہی:

’’بھائی ہم اُن سُو ملن آیا ہاں‘‘ جے وے بلاتا ہوتا تو ہم اُن اے الورای نہ بلوالیتا‘‘

مہراج کی بات پہ سارو گاؤں چپ ہو کے والے مہیں دیکھن لگ گو تو مہراج بولو:۔

’’وے جہاں کہیں بی ہاں ہم آپ اُن سُو ملن ہونی جائیں گا بس ہمن کو گیل دکھادیو‘‘

مہراج کے پیچھے پیچھے سارو گاؤں کالاْ پہاڑ کُو چل دیو۔مہراج کھوڑا اور گاؤں پیچھے پیدل۔اپر

بالمؔ
0300-4507208
قیس چودھری چھرکلوت میو

مہراج سُو پہلے گاؤں کا گوال جانے کیسے کیسے دوڑ کے اُن کے پیئے پہنچ گا۔وے تو جانے ہا کہ وے کہاں ملنگا۔لمبا لمبا سانس بھر کے بڈا چاؤ اور خوسی (خوشی) سُو بتائی کہ مہراج اُن سُو ملن آپ پہاڑ پہ آروہے۔

دونوں بھائی حیران ہوگا اور چوکس ہو کے نیچے اُترن لگا۔مہراج نے گھوڑا کو ایڈ دی اور گھوڑا دوڑا کے اُن کے پیئے جا پہنچو۔گاؤں کا لوگ وانے روک دیا کہ کوئی اُوپر مت آوے۔میں اکیلو اُن سُو ملنو چاہوں ہُوں۔گاؤں نیچے وال میں کھڑو رہ گو اور اُوپر ناڑ اُٹھا کے دیکھن لگو۔

مہراج اُن کے پیئے پہنچو۔اُن نے اترنو چھوڑ دیو اور واکی باٹ میں کھڑا ہوگا۔مہراج کود کے گھوڑا پہ سُو اُتر و تو عمدہ نے گھوڑا کی لگام پکڑلی۔مہراج نے دونوں بھائین سُو باری باری ہاتھ ملایو۔ایسے جیسے واکا برابر کا ہواں۔لوگ نیچے کھڑا دیکھ راہا۔کہا بات ہوئی کائی نے نہ سُنی۔دونوں بھائی گھمر تا سُو مہراج کے آگے کھڑا ہا، مہراج نے جانے کہا کہی دونون نے آپس میں آنکھ ملائی اور پھر دور دور کھڑا ہو کے ایک دوسرا مہیں بندوق چھتیالی پھر پلک جھپکتا میں دونوں گھاں سُو گولی چلی اور دونوں گولی آپس میں ٹکرا کے نیچے گر پڑی (ای یاد رہے کہ ان کے پیئے توڑے دار بندوق بی ہی جامیں بارود بھر کے گولی چلائی جاوے ہی اُن نے وہی بندوق چلائی ہی) مہراج نے تعجب سُو دونوں باری باری دیکھا اور پھر کچھ کہی۔نیچے کھڑا آدمی جن میں خدابخش آپ بی ہو یہ سب کچھ آنکھن سُو دیکھ راہا۔

اُن نے بندوق پہلے میوخاں نے کندھان پہ دھری اور ایسے دھری کہ نالیْ کھول دی۔گھرچڑھی نے ہونی سُو کھڑ و ہور گولی چلائی اور میوخاں کی بندوق کی نالیْ میں سُو پار نکال دی پھر گھرچڑھی نے بندوق کندھا پہ دھری اور میوخاں نے اپنی جگے سو گولی چلائی واکی گولی بی بھائی کی نالی میں سُو پار ہو کے پیچھے کو جاپڑی۔

مہراج نے پھر کچھ کہی۔دونوں بھائین نے پھر بندوق بھری اور ایک دوسرا کی آنکھن میں آنکھ گیر کے بندوقن کا مُھوں اُوپر کو کر کے ایک ساتھ گھوڑا دبادیا۔دونوں بھائین کی چھوڑی گولی اُوپر جار ایک دوسری سُو ٹکرائی اور نیچے آپڑی۔گاؤں نے تو آج تیک ای کمال دیکھو ای نہ ہو۔سارا گاؤں کی چھاتی چوڑ کے دُہری ہوگی کہ واہ بھائی خدابخش ایسا سپوت تو میوات میں پھر کبھی ہونا ای نہ ہاں۔

مہراج نے دونوں ہاتھن کو اشارو کر و دونوں واکے پیئے پہنچا تو مہراج نے کولی بھر کے دونوں ایسے گلے لگالیا جیسے وے واکا اپنا بیٹا ہاں اور بولو:۔

’’جوانو! میں چاہوں ہُوں کہ تم میری سینا کا سیناپتی بن جاؤ تمن کو مُھوں مانگی بگار دوں گو‘‘۔

دونوں بھائی ایک دوسرا مہیں لکھایا۔میوخاں تنک شرسیو ہو بات کرن کُو گھرچڑھی ای آگے رہوے ہو۔دونوں کی ایک صلا آنکھ ای آنکھن میں بات کری تو گھرچڑھی بولو:۔

مہراج! ہم تو جنگل کا ناہر ہاں نوکری کا پنجرہ میں نہ بندھ سکاں۔مہراج نے آگے بڑھ کے کڑی پھٹکاری اور بولو:۔

’’ویرو! میرے مہیں سُو تمن کو کھلی چھٹی اے کھل کے سکار کھیلو اور موج مارو‘‘

پھر تنک چپ کر کے بولو:۔

’’میری ایک بات اے۔کہ کائی کو خون مت کریو۔جے کہو تو میں تہارو مہینو باندھ دُوں جا سُو تم نے لوٹ مار کی جرورت ای نہ پڑے۔

مہراج ابھی تیک تو کائی کی ہتیا نہ کری جے ہماری جان پہ بنْ گی تو ٹلنگ گا بی ناں۔

’’دیکھ لیو‘‘

’’ہمارے مہیں سُو کوئی سِکایت (شکایت) نہا سے‘‘

اچھو جیتا رہو، میں چلوں گو۔یا کی ساتھ ای مہراج نے گھوڑا کی کاٹھی میں بندھی تھیلی کھولی اور آگے بڑھا کے کہی:

> **گھرچڑھی اور میوخاں ایک دوسرا سُو دور کھڑا ہوگا دونوں گھاں سُو**
> **گولی چلی اور دونوں گولی آپس میں ٹکرا کے نیچے گر پڑی**

’’ای راج کے مہیں سُو تہاری کلا کو انام (انعام) اے‘‘

گھرچڑھی نے عمدہ کو اشارو کرو۔وانے دونوں ہاتھن سُو تھیلی پکڑلی۔مہراج میو کی خودی اے دیکھ کے ہنس پڑو کہ ای میو بھیٹ کے مارے بی آگے ہاتھ نہ بڈھاوے۔

عمدہ نے گھوڑو موڑو۔مہراج نے ایک سِیلا پہ پاؤن دھرو اور اچھلْ کے گھوڑا پہ بیٹھو اور ہولے ہولے نیچے اُترن لگو۔مہراج کے پیچھے وے تینوں بی اُترن لگا، جب مہراج چلو گو اور وے گاؤں والاْن کے پیئے پہنچا تو ایک بوڑھا نے کہی:۔

’’لالہ! راج سُو کہا کہا بتلاون ہوئی اور آپس میں گولی کیں چلائی؟‘‘۔

گھرچڑھی نے بتائی کہ مہراج نے کہی ہی کہ میں نے سُنْی اے کہ تم ایک دوسرا کی بندوق کی نالْی میں سُو گولْی پار کردیو ہو اور آپس میں گولْی بھڑا دیو ہو، تو ہم نے کر کے دکھادی۔

بوڑھو بولو:۔

’’میرا مورا ایسی نہ ہے جیسی تم نے سوچی‘‘ واکی بات پہ سب چونک پڑا۔ایک دوسرا بوڑھا نے پوچھی:۔

’’تو کہا کہے ہے؟‘‘

بوڑھو بولو:۔

’’جاٹ پکو حرامی اے۔اُو چاہے ہو کہ کائی طرے بی آپس میں ایک دوسرا کے گولی پار کر دیواں نوں ان کو کام تمام ہو جائے۔اپر جائے اللہ راکھے وا ہے کون چاکھے‘‘۔

بوڑھا کی سوچ پہ سبن کا دلن میں جھٹکو لگو کہ واقعی جے گولی چوک جاتی تو کہا بنتو۔

وہی بوڑھو بولو:۔

’’حرامی کچھ دیر بی گیو اے کہ سُوکھی گولْی چلوا گو‘ میوخاں نے تھیلی باپ کو دے دی۔خدابخش نے مُھوں کھولو۔وامیں گِنّی بھری پڑی ہی۔سارو گاؤں بولتو بتلاتو اپنے اپنے گھر آ گو۔

میرا قاری یابات پہ حیران ہو را ہوئیں گا کہ ایک راجہ اپنی ای پرجا کا ایک تین روپیہ مہینہ کی پگار کا چوکی دار کا بیٹان سُو آپ ملنْ کُو کیں آیو؟ اور وانے یا کہ باوجود کہ اُن نے ریاست کی کنجی لوٹی، جیل توڑی ٹیلی فون کا تار کاٹا، ریل کی پٹلی اُکھاڑی پھر بی ان کا باپ کو اور اُن کو انام اکرام دیا آخر کیں؟۔

بات ای نہ ہے۔راجہ ہے ایک چوکی دار اور دو بھائی نہ دیکھ راہا۔وا ہے اُن کے پیچھے پوری باگھوڑیا پال کھڑی دیکھ ری ہی۔ایک ایک ایسو تنّیان کو چھات ہو کہ جے اُو یا ہے ایک برگلتی سُو چھیڑ بیٹھو تو پھر وا لو سمالنو وا کا بس کی بات نہ رہتی۔ایک اکیلی کولانی نے بارھے برس تک واکے ناتھ گیری راکھی ہی جے کہیں پوری پال ای بچل جاتی تو اُوکس کی ماسُو ما کہتو (اور ای خطرہ والُو چودھری یٰسین خاں کی صورت میں ملو جب پوری میوات نے واکے خلاف بغاوت کر کے اُوگدّی سُو اُتر وادیو ایک تاریخ کو حصّہ ہے) نوں وانے سعد اللہ کی یابات پہ عمل کرو:

چورن دابی ڈاا ہنتری، درجن دابی سیم
دنڑا او چھا ہوں دے، نُوتک دھیرے رہیو بھیم
ایک بنْی بات اے کہ جہاں پھول ہُون کانٹا۔اور پھر میں کول منہا چراوُلی میرسن پہلے کہہ گو ہے۔

جا کا سو ساؤ، سو درجن ہین
وا کو جینو ہے بے کار۔۔۔

جہاں پورو باگھوڑا گرب سُو پھولو نہ سمار و ہو اور دھرتی پہ پاؤں نہ ٹیک روہو ہُون ایک کپوت ایسو بی ہو جا کا سینہ پہ سانپ لوٹ راہا اور دل پہ چھری چل رہی ہی کہ واکا مقابلہ میں ایک تین روپیہ مہینہ کا چوکی دار کُو دربار میں کرسی پیش کری گئی اے۔اُو خار کھائی مررو ہو کہ چونڈاؤتا کا خدابخش کو مہراج نے اپنا ہاتھن سُو پاگ اور بھیٹ دینی اے۔واکی جلتی ابھی بجھی نہ ہی کہ اُوپر اور تیل پڑ گو جب والُو جار بتائی گئی کہ مہراج خود چونڈاؤتا آیو ہو اور کالا پہاڑ پہ گھرچڑھی اور میوخاں سُو گلے ملو ہے اور اُن کو توڑا بھر کے گنّی بھیٹ دی ہاں اور دونوں کی کڑی پھٹکار کے کھلی چھٹی دے دی ہے کہ پوری ریاست میں جو جی چاہاں کرتا پھراں کوئی اُن کو روکا ٹوکا نہ ہے۔

(باقی اگلی بر)

چونکا دینے والے واقعات خونی مناظر

تحریک آزادی کے فراموش کردہ مناظر

عصر حاضر کی تاریخ میں برصغیر کی تقسیم سے اہم اور چونکا دینے والا واقعہ شاید ہی کوئی اور ہو۔ دنیا میں اس قسم کی دوسری کوئی مثال زمانہ قبل از تاریخ میں بھی نظر نہیں آتی جب باضابطہ طے کر کے اتنے بڑے پیمانے پر تبادلہ آبادی ہوا اور تبادلے کے دوران اس طریقے سے لاکھوں لوگ موت کے گھاٹ اُتار دیئے گئے ہوں۔ یہ قتل و غارت نہ صرف پنجاب میں ہوئی جس کے بارے میں تقسیم ہند کے فریقین مسلم لیگ، کانگریس اور انگریز حکومت نے طے کیا تھا کہ مغربی پنجاب کے ہندو اور سکھ مشرقی پنجاب چلے جائیں گے اور مشرقی پنجاب کے مسلمان مغربی پاکستان جائیں گے بلکہ وہ علاقے بھی اس وحشت و بربریت کی زد میں اسی شدت سے آئے جو تبادلہ آبادی کے منصوبے کا حصہ نہ تھے۔ میوات بھی ایسا ہی علاقہ تھا جس کا زیادہ حصہ تبادلہ آبادیات کی اسکیم کے مجوزہ علاقے سے باہر آباد تھا مگر مسلمان میوؤں پر یہاں ڈھائے گئے مظالم کی داستان اتنی دردناک ہے کہ اسے بیان کرنے کے لئے بھی پتھر کا جگر چاہیئے۔ اچانک شروع ہونے والے اس ہنگامے کا ایک تاریخی پس منظر اور برصغیر کی مختلف قوموں کے درمیان حصول اقتدار کیلئے جاری صدیوں پرانی جنگ سے گہرا تعلق تھا۔ یہ جنگ جسے انگریز کے مضبوط اقتدار نے وقتی طور پر دبا دیا تھا مقامی باشندوں کی اقتدار میں شمولیت کے عمل کے ساتھ پھر سے شروع ہوگئی۔ جیسے جیسے مقامی باشندوں کا اقتدار میں عمل دخل بڑھتا گیا یہ جنگ بھی شدید ہوتی گئی اور مقامی لوگوں کے اقتدار کا نقطہء عروج اس بہیمانہ جنگ کا بھی نقطہ عروج بن گیا۔

مسلمانوں اور برصغیر کی دیگر قوموں کے درمیان اختیار و اقتدار کی کشمکش میں جو انگریزوں کے ہندوستان چھوڑ دینے کے اعلان کے ساتھ ہی انتہائی خطرناک موڑ لے چکی تھی جلتی پر تیل کا کام ماسٹر تارا سنگھ پنجاب کی خضر حیات وزارت کے وزیر خزانہ بھیم سین سچر اور کانگریسی لیڈر گوپی چندر بھارگو نے کیا اگرچہ اس سے پہلے ہندو گڑھ مکتیشر کے میلے اور بہار میں ہزاروں مسلمانوں کا خون ناحق بہا چکے تھے جس کے بعد سے حالات مسلسل کشیدہ تھے۔ گڑھ مکتیشر کا واقعہ اس طرح ہے کہ ضلع میرٹھ کے قصبے گڑھ مکتیشر میں ہر سال کاتک کے مہینے میں ایک مذہبی میلہ ہوتا تھا جس میں ہندو گنگا اشنان کرتے تھے۔ 1946ء میں اس میلے میں لاکھوں لوگ شریک ہوئے جن میں کچھ مسلمان بھی شامل تھے۔ لاکھوں ہندوؤں کا یہ اجتماع اچانک معمولی سی بات پر مسلم مخالف دھاڑ میں تبدیل ہوگیا۔ مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں کو بلادریغ قتل کیا گیا۔ خواتین کی عصمت دری کی گئی۔ تقریباً دو ہزار مسلمان شہید ہوئے بقیہ بھاگ گئے اس واقعے نے مسلمانوں کو دہشت زدہ اور متحیر کر دیا اُنہیں سمجھ ہی نہ آئی کہ ہوا کیا اور کیوں ہوا؟ ایک مسلمان لیڈی ڈاکٹر کا بیان ہے:۔

”میں حفظ صحت کے فرائض کی انجام دہی کے لئے اپنے خاوند کے ہمراہ گڑھ مکتیشر کے میلے میں آئی۔ ایک رات ہمارے کیمپ پر اچانک حملہ ہوا۔ ہجوم میں سے ایک شخص نے مجھے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا اور ایک ایسی جگہ لے گیا جہاں کافی تعداد میں عورتیں بے بسی کی حالت میں مقید تھیں ان میں کچھ بالکل ننگی حالت میں تھیں اور باقی کے لباس تار تار تھے۔ حملہ آوروں نے یہاں پہنچ کر میرا لباس بھی تار تار کر دیا بعد ازاں ہمیں ایک قطار میں کھڑا کر دیا گیا اور بالمقابل حملہ آور خود صف آرا ہوگئے۔ ہم سے کہا گیا کہ ہم میں سے ہر ایک عورت اپنے لئے ہندو خاوند کا انتخاب کرے ورنہ ہمیں سخت سزا کے ساتھ ہلاک کر دیا جائے گا ہمارے انکار پر حملہ آوروں نے ہمیں نیزوں، تلواروں اور بھالوں سے اس قدر کچوکے دیئے کہ ہمارے جسم لہولہان ہوگئے۔ ہم میں سے بہت سی عورتیں بے ہوش ہوکر گر پڑیں اس کے بعد ہمیں تمام رات زدوکوب کیا گیا“۔

16 اگست 1946ء کو مسلم لیگ کے ڈائریکٹ ایکشن ڈے پر ہوئے ہنگاموں کے بعد نواکھلی میں مار دھاڑ شروع ہوئی۔ نواکھلی میں ہندوؤں کا نقصان زیادہ ہوا جس کا بدلہ بہار کی مسلم

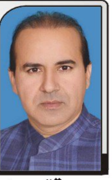

اقتباس

تقسیم ہند میوا اور ت

سردار عظیم اللہ خاں میو

(لاہور)

0302-8401299

اقلیت کا قتل عام کر کے لیا گیا۔ بہار کے بعد گڑھ مکتیشر کا واقعہ ہوا جس نے میوات اور اردگرد کے علاقوں کو بہت زیادہ متاثر کیا کیونکہ گڑھ مکتیشر کے حملہ آوروں کی اکثریت یوپی، ہریانہ اور میوات کے نزدیکی علاقوں کے جاٹوں پر مشتمل تھی۔ انگریزی اقتدار کی بنیادیں ہل چکی تھیں لہٰذا کسی کیخلاف کوئی کاروائی نہ ہوئی۔ یہ حملہ آور فاتحانہ اپنے علاقوں میں واپس آئے اور فرقہ وارانہ کشیدگی کا باعث بنے۔ ان واقعات کی بازگشت ابھی سنائی دے رہی تھی کہ متعصب سکھ لیڈر تارا سنگھ کا غیر ذمہ دارانہ بیان آگیا جس کا پس منظر یوں تھا کہ 1946ء کا الیکشن یونینسٹ پارٹی بری طرح ہاری تھی مگر خضر حیات ٹوانہ نے کانگریس اور اکالیوں سے جوڑ توڑ کر کے پنجاب میں حکومت بنالی۔ تقسیم ہند کا اعلان ہونے کے بعد خضر حیات ٹوانہ کو بھی صورتحال کا ادراک ہو چکا تھا لہٰذا 2 مارچ 1947ء کو اُس نے وزارت اعلیٰ سے استعفیٰ دے دیا۔ 3 مارچ 1947ء کو لاہور میں یہ افواہ پھیلی کہ گورنر پنجاب نے مسلم لیگ کے صوبائی صدر نواب افتخار حسین ممدوٹ کو وزارت بنانے کی دعوت دی ہے۔ یہ خبر سنتے ہی کانگریسی اور اکالی لیڈر آپے سے باہر ہوگئے۔ بھیم سین سچر ہزاروں کا جلوس لے کر پنجاب اسمبلی کے سامنے آگیا۔ اس ہجوم کے سامنے سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے پنجاب اسمبلی کی سیڑھیوں پر کھڑے ہوکر بے نیام کرپان لہرائی اور پاکستان مردہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے اعلان کیا ”راج کریگا خالصہ باقی رہے نہ کوئی“ 3 مارچ 1947ء کو ہی کپر تھلہ ہاؤس کے گراؤنڈ میں ایک جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا جس سے خطاب کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ نے کہا:

”اُو ہندوؤ اور سکھو جاپانیوں اور نازیوں کی طرح ہراکری کیلئے تیار ہو جاؤ ہماری مادر وطن خون مانگتی ہے اور ہم اپنی ماتا کی پیاس خون سے بجھائیں گے، ہم نے مغلستان کو کچلا تھا اب پاکستان کو بھی کچلیں گے۔ میں نے بہت دن پہلے محسوس کر لیا تھا کہ ہمارے صوبے میں ایک فتنہ جنم لے رہا ہے اسی بنا پر میں نے اکالی پارٹی کی از سرِ نو تنظیم شروع کی تھی اگر ہم انگریزوں سے حکومت چھین سکتے ہیں تو کوئی ہمیں مسلمانوں سے حکومت چھیننے سے نہیں روک سکتا۔ مسلم لیگ کے ہاتھ پاؤں ہمارے چنگل میں ہیں اور ہم انہیں توڑ دیں گے، یہاں سے حلف اُٹھا کر جاؤ کہ ہم لیگ کو کسی بھی صورت زندہ نہیں رہنے دینگے۔ دنیا پر ہمیشہ اقلیتوں نے حکومت کی ہے۔ مسلمانوں نے ہندوؤں سے سلطنت چھینی تھی اور سکھوں نے مسلمانوں کے ہاتھوں سے چھینی تھی۔ سکھوں نے مسلمانوں پر بزور قوت حکومت کی تھی اور اب بھی ان پر سکھ ہی حکومت کرینگے۔ ہم لڑائی کے ذریعے ان سے حکومت چھین لیں گے۔ میں نے بگل بجادیا ہے مسلم لیگ کو ختم کر دو“۔

اس اعلان کے ساتھ ہی پنجاب کے طول و عرض میں ہنگامے شروع ہوگئے جو بعد ازاں میوات کے صوبہ پنجاب میں شامل علاقوں اور ریاست الور و بھرتپور تک پھیل گئے کیونکہ بقول ماسٹر تارا سنگھ مسلمانوں کیخلاف اس جنگ کی تیاری تو پہلے سے ہی ہو رہی تھی اس مقصد کیلئے شمالی ہند کے ہندو اور سکھ آپس میں مکمل رابطے میں تھے اور دیسی ریاستوں کے ہندو اور سکھ حکمران انگریزی علاقوں کے سرکردہ لوگوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کیخلاف محاذ تشکیل دے چکے تھے۔ اس ضمن میں ریاست بھرتپور کے جاٹ پنجاب، دہلی، گوڑگاؤں اور اُترپردیش کے جاٹوں اور دیگر ہندوؤں کی ایک پنچائیت پہلے ہی منعقد کر چکے تھے جبکہ ریاست الور نے بھی میوات اور اردگرد کے ہندوؤں میں اسلحہ تقسیم کرنا شروع کر دیا تھا۔ جوں جوں تقسیم ہند کی تاریخ نزدیک آتی گئی فسادات کی ہولناکی بھی بڑھتی گئی۔ ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کو مارنا شروع کر دیا اور مسلمانوں نے ہندوؤں پر حملے شروع کر دیئے۔ نہ کسی کی عزت محفوظ تھی نہ جان و مال۔ حیوانیت کی انتہا یہ تھی کہ 15 اگست 1947ء بھارت کا پہلا یوم آزادی منانے کیلئے سکھوں نے امرتسر کی سڑکوں پر مسلمان عورتوں کا برہنہ جلوس نکالا جس کے بعد ان کی عصمت دری کی گئی اور پھر کچھ کے کرپانوں سے ٹکڑے کئے گئے باقی کو زندہ آگ میں جلا دیا گیا۔

(جاری ہے)

سچ بولن والان کی اولاد ای سچ سنن کو تیار نہ اے!

حالات کیسا بی ہواں، سامنے کوئی بی ہووے، معاملو جیسو بی ہووے ہو ہمارا بڈا ہر حال میں سچ کہوے ہا اور کوئی کتنو بی بڈو طرم خاں ہوئے وا کے سامنے بی جرات کو مظاہرہ کرے ہا۔ ایسو اب نہ پہلے ہووے ہو۔ اب تو سچ بولنو تو دور کی بات کوئی سچ سُنن لُو بی تیار نہ ہے۔ ہمارے سامنے کوئی کِتنو ای بڈو جھوٹ بولے ہم واپے واہ واہ ای کراں ہاں۔ ہم جب بی کوئی سچ لکھاں بہت سا لوگ کال کر کے کہواں کہ ایسو نہ لکھنو چاہے۔ ہم پوچھاں کہ کہا ہم نے غلط لکھواے تو کہو جاوے اے کہ تہاری بات تو بالکل ٹھیک اے اپر ایسے لکھنو اچھی بات نہ ہے۔ ایسی باتن نے وے لوگ کراں ہاں جو اپنا بڈان کی مثال دیتا نہ تھکاں کہ ہمارا بڈا اتنا بہادر ہا کہ کائی بی صورت میں غلط بیانی سُو کام نہ لیوے ہا ہر بات اے ڈنکا کی چوٹ کہوے ہا اپر خود سچ کو ساتھ دین لُو بی تیار نہ ہاں۔

پچھلے دنن پتوکی کا شاہد بھائی نے سوشل میڈیا پہ میو تنظیمات سُو کچھ سوال کرا جا کا کمنٹس میں ہم نے پوچھو کہ تنظیم کہاں ہاں بس گروپ ہاں جو ایک دوسرا کیخلاف بنا پڑا ہاں۔ شاہد بھائی نے تو ہماری بات سُو اتفاق کرو اپر کئی بھائین نے ہمارا سوال کی بہت تکلیف ہوئی اور ہماری بات کو مطلب بغض اور حسد نکالو۔ کائی بی معاملہ میں سوشل میڈیا پہ پوسٹ چلان کو نام تنظیم نہ رہوے۔ کام کی بات سُو زیادہ تصویرین کی بھرمار کر کے خودنمائی اور خوشامد کو رواج زور پکڑ رو اے اور ہم سمجھاں ہاں کہ پوسٹ چلا کے ہم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور جن ڈھیر سارا لوگن کی تصویر لگائی جاواں وے بی خوش ہو جاواں کہ گھر بیٹھے ای ہمارو نام ہو رواے۔

ہماری حالت ای ہے کہ جو سب سُو گھنو اور ڈھنگ سُو جھوٹ بولن کو ماہر ہوئے ہم واہے پنچائتی بنا دیواں، جو سب سُو بڈو بے ایمان ہووے واہے امانت دار ٹھراواں ہاں اور پھر کہواں کہ ہماری قوم متحد کی نہ ہووے۔ میں کائی خاص بندہ کی بات نہ کررو ہم سبن کو یہی حال اے۔ ہم نے ای بات اچھی طرے سمجھ لینی چاہئے کہ غداری کدی دشمن نہ کراں غداری ہمیشہ وے کراں ہاں جن نے ہم اپنا سمجھ کے دل کا راز بتاواں ہاں۔ یہ وہ لوگ رہواں جو سامنے بیٹھ کے بھائی بھائی کراں ہاں اور پیٹھ پیچھے تہاری بربادی کی دعا مانگا ہاں۔ بس یہی وے کام ہاں جو ہمارا بھائی چارہ میں سب سُو بڈی رکاوٹ ہاں۔

ہم میں ایک دوسرا کے مارے اتنو بغض بھر چکو اے کہ کوئی اپنی محنت سُو ترقی کر جائے یا وقت کے ساتھ وا کا بچّا بڈا ہو را اچھی جگہ سیٹ ہو جاواں اور اُن کا حالات بدل جاواں تو ہم وا کا بُرا وقت کی مثال دے کہ تنقید کراں ہاں کہ یا کا حالات تو ایسا ہا یا پے اب اتنو پیسو کہاں سُو آگو، یو تو کل تک کرایہ کا مکان میں رہووے ہو اب یا نے اپنو مکان کیسے بنا لیو اور جو ٹھگ بازی کر کے پیسہ والا بن جاواں اُن کی خوشامد کرتا نہ تھکاں اور جب اُن سُو پوچھاں کہ بھائی آپ فلاں تنظیم کا عہدار ہو تہارو مقصد کہا ہے اور کہا کرنو چاہو تو سینہ چوڑو کر کے کہاں کہ ہم اپنی قوم اے ایک پلیٹ فارم پہ متحد کرن کی کوشش کررا ہاں۔

ہماری برادری میں دو در جن تنظیم بنی ہوئی آں اُن میں سُو دو چار کے علاوہ کائی بی تنظیم کا لیڈر رای

تک پتو نہ ہے کہ تنظیم کہواں کائیں سُو ہاں۔ میرا دادا کو بڈو نام ہو، میرو باپ بڈو کھرو آدمی ہو، شہید اجمل خاں نے ای کرو، ڈاکٹر ولی محمد نے ایجوکیشن کا حوالہ سُو بڈو کام کرو، چوہدری سبحان خاں بابائے میو ہو، سردار طفیل خاں بڈو دبنگ آدمی ہو، چوہدری حنیف خاں انتہائی جفاکش اور فلانوں بڈو قوم پرست ہو بھائی یہ سب ایسا ہی ہا یائی مارے آج بی اُن کو نام زندہ اے اپر ہم کہا ہاں اور کہا کر را ہاں یا سوال کو کائی کے پیئے کوئی جواب نہ ہے۔

پنجاب میں بنی ہوئی میو قوم کی 10 تنظیمن میں سُو پانچ رجسٹرڈ ہاں، سندھ کی 13 تنظیموں میں سُو 7 تنظیم رجسٹرڈ ہاں یعنی آدھی تنظیم رجسٹرڈ ہاں اپر عجیب بات ای ہے کہ جو تھوڑو بہت کام کر ری ہاں اُن میں سُو ایک آدھ کے علاوہ کوئی رجسٹرڈ نہ ہے اور جو رجسٹرڈ ہاں وے یائی میں خوش ہاں کہ ہماری تنظیم رجسٹرڈ ہے اور یو بی حقیقت اے کہ جو تنظیم رجسٹرڈ ہاں اُن میں سُو بی بس اُن کی رجسٹریشن برقرار ہوئے گی جو سال دو سال پہلے ای رجسٹرڈ ہوئی آں پرانی رجسٹرڈ تنظیمن میں سُو ہو سکے اے ایک بی تنظیم نے اپنی رجسٹریشن کی رینول نہ کرائی ہوئے۔ چلو مان لیو کہ ساری ای تنظیم رجسٹرڈ آں اپر تنظیم کہیں بی نہ ہے البتہ سندھ کی برادری ایک طرے سُو پنجاب سُو بہت آگے ہے کہ ہون کائی کے ساتھ بی کوئی معاملو بن جائے تو سب ای وا کو درد محسوس کراں ہاں اور ایک دوسرا کے ساتھ کھڑا ہو جاواں اُو الگ بات اے کہ پھر ایک دوسرا پہ ای الجام لگا یو جاوے کہ یو کام تو ہو یو ای وا کی وجہ سُو اے جو ہمارے ساتھ ہمدردی کر رو ہو۔

کوئی میری بات اے مانے یا نہ مانے اپر میں سچا دل سُو کہہ رو ہوں کہ موئے کائی تنظیم سُو کوئی کائی بی قسم کا بغض نہ ہے جو بی کام کرے گو میرے مارے اُو قابل احترام ہے ہاں پوری برادری میں دو ای بندہ ہاں جن سُو موئے یا مارے نفرت اے کہ۔۔ چلو چھوڑو اُن کو معاملہ میں نے واذات کے سپرد کر دیو اے جا سُو بہتر دلن کا حال اے کوئی جان ای نہ سکے اور واذات نے ہمیشہ میرے ساتھ انصاف کو معاملو کرو اے یا کی بہت ساری مثال دے سکوں ہوں۔

آخر میں ہاتھ جوڑ کے ساری ای تنظیمن یا گروپن کے کرتا دھرتان سُو گزارش کروں ہوں کہ ہماری قوم بہت اچھی ہے اپر ہم نے واہے بری بنان میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ کیں کہ کوئی بی برادری کی بھلائی کے مارے کام نہ کرر و سب ایک دوسرا کیخلاف کام کر را ہاں جا کی وجہ سُو قوم کا سنجیدہ لوگ تنظیمن کے قریب آن لُو تیار نہ ہاں۔ میں ایسا بہت سا لوگن نے جانوں ہوں جو اپنی قوم کو درد راکھا ہاں اپر ہماری حرکتن کی وجہ سُو تنظیمن کے مہیں منہ کرنو گوارہ نہ کراں یا کی سب سُو بڈی وجہ ای ہے کوئی کائی کی سُنن کو تیار نہ ہے ہر کوئی من مرضی کرنو چاہے۔ جتنی بی تنظیم بنی ہوئی آں اُن میں بی اچھا لوگ ہاں اور کچھ نہ کچھ کرن کے مارے ای تنظیمن سُو جڑا پڑا ہاں، ہم نے اپنی سوچ نہ بدلی تو ایک نہ ایک دن وے بی مایوس ہو ر گھرن میں بیٹھ جائیں گا۔ اجمل خاں، ڈاکٹر ولی محمد، سردار طفیل، چوہدری حنیف اور دیگر کی مثال دین سُو بات نہ بنں سے ہم نے اُن جیسو بنں کی کوشش کرنی چاہئے جا سُو مایوس لوگ بی ہمارے ساتھ کھڑا ہو سکاں۔

فائل نہیں پلاٹ
رجسٹری / انتقال
رحمت پارک
ہم مکانوں کی نہیں
مکینوں کی بات کرتے ہیں
رحمت
پارک
آسان اقساط میں بھی
پلاٹ دستیاب ہیں
PROPERTY CHANNEL
REAL ESTATE CONSULTANTS
تمام تر سہولیات سے آراستہ پہلے دیکھیں پھر فیصلہ کریں
متصل کوٹ میلہ رام مین فیروزپور روڈ لاہور
چیئرمین
حاجی نعیم پاہٹ
شاہین احمد
0300-8084821
عاطف شریف
0321-4022645
چیف ایگزیکٹو
حاجی محسن شریف

ہر قسم کے رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی زمین کی خرید و فروخت کا با اعتماد مرکز
صابر اسٹیٹ
اینڈ بلڈرز
نزد گرینڈ ایونیو 28 کلومیٹر مین فیروزپور روڈ لاہور
ہم خوابوں کی نہیں تکمیل
کی بات کرتے ہیں
رابطہ کیلئے
چوہدری صابر حسین بلا میو
0300-8585711
چوہدری طاہر اسلام
0321-2081984
چوہدری تصور حسین
0304-8585777
کیپٹن آزر حسین
0302-4481032

چوہدری
سمیر خاں پتھروڑیا
(مرحوم)
رہائشی، کمرشل پلاٹس
اور زرعی رقبہ جات
کی خرید و فروخت کا
با اعتماد نام
اسٹیٹ
محمود
سنٹرل پارک فیروزپور روڈ لاہور
چیف ایگزیکٹو
محمود خاں میو پتھروڑیا
(آف بدوکی)
الحاج اصغر علی میو (سیکرٹری)
300-4072126
0300-4403763

پاکستان صدائے میو فورم کی طرف سے
18 اپریل کو پکس کالج کاہنہ کیمپس میں
میواتی ادبی میلہ
میں آنیوالے مہمانوں کو
خوش آمدید
منجانب
چوہدری
نعیم حنیف میو
ایڈووکیٹ
مرکزی صدر
پاکستان صدائے میو فورم

Majeed & Sons
evee
Follow us
eveewahdatroad
ایوی الیکٹرک سکوٹر
گرین کریڈٹ پروگرام سے
1 لاکھ تک کی سبسڈی
فری ہوم سروس
ایک چارج میں 70 سے
90 کلومیٹر مسافت
اسلامک انسٹالمنٹ پلان
پاکستان میں سب سے زیادہ سیل ہونیوالا برانڈ
مجید اینڈ سنز
وحدت روڈ نقشہ سٹاپ مسلم ٹاؤن لاہور
میو بھائیوں کے لئے
خصوصی ڈسکاؤنٹ
★ پٹرول سے آزادی
★ انجن آئل نہ ٹیوننگ کی ضرورت
★ ٹیوب لیس ٹائر لائے رم
★ سکیورٹی الائے رم سسٹم
★ Led لائٹ + ڈیجیٹل میٹر
★ آواز کے بغیر + نہ کلچ نہ گیئر
★ 1½ سے 2 یونٹ میں فل چارج
حافظ محمد نعمان مجید میو
(CEO)
0333-4345985

معیاری اور پائیدار فرنیچر کا با اعتماد نام
المہران
فرنیچر ہاؤس
نزد بھائی جی ہوٹل چمبڑ روڈ
ٹنڈوالہیار
پروپرائیٹر
عبدالرزاق میو

زرعی ادویات کا معیاری ادارہ
میو
زرعی مرکز
چمبڑ روڈ ٹنڈوالہیار
راشد حسین میو
0300-8375389,0311-1554683

ٹنڈوالہیار اور گردونواح میں
کسی بھی قسم کی پائیدار تعمیر کیلئے
آج ہی رابطہ کریں
ٹھیکیدار شہاب الدین میو
سابق سینئر نائب صدر
پاکستان میو اتحاد ٹنڈوالہیار
0301-3560615

جنگ آزادی 1857ء
شاہ گنج پر برٹش کی شکست اور فتح پور سیکری

گذشتہ سے پیوستہ

شاہ گنج (آگرہ) کی لڑائی میں برٹش فوجیوں نے شکست کھا کر سول لائنز اور کنٹونمنٹ کو چھوڑ کر قلعہ میں جا پناہ لی تھی یہاں کے چھوڑے ہوئے مال کو War prizc (مالِ غنیمت) کو فتح پور سیکری میں میوؤں نے حفاظتاً رکھ دیا تھا۔ برٹش آفیسرز پتہ لگنے پر فتح پور سیکری پہنچے۔ نوآح الفرڈ چک Noah Arfred Chick اس مہم کی کمان کر رہا تھا اُسنے اپنا چشم دید فتح پور سیکری کے میوؤں سے 31 جولائی (1857) کی لڑائی کا حال بیان کرتے ہوئے لکھا کہ انٹیلی جنس رپورٹ ملی کہ سوتھ کی منڈی کے میواتیوں نے بڑی مقدار میں چھاؤنی اور سول لائنز سے مال لوٹ کر فتح پور سیکری کے باہر میواتیوں کے گاؤں میں رکھا ہوا ہے۔ اس کی تلاش شروع کی گئی۔ یہاں پہنچنے پر میں بذات خود 5 گھوڑ سواروں کے ساتھ فتح پور سیکری کی گلیوں میں گیا تو میوؤں کی ایک بڑی تعداد کے لوگوں سے مڈبھیڑ ہوئی جو ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ انہوں نے ہم پر توڑے دار بندوقوں سے حملہ کر دیا۔ ہم واپس کھلے میدان کو لوٹے تو وہ بھی آ گئے۔ ہماری مزید نفری آنے پر ہم نے اُن پر حملہ کر دیا۔ وہ بھاگ گئے ہم نے انکا پیچھا کیا تو کافی فاصلے کے بعد دَل دَل آنے پر ہم رُک گئے۔ اس مہم میں لیفٹیننٹ سالمنڈ کو تین جگہ پر زخم آئے اور تقریباً 15 میواتی مارے گئے۔ ایک پولیس گھوڑ سوار سرشاد علی بھی میواتیوں سے مزاحمت پر زخمی ہوا اور دو سائیں گھوڑوں کے رکھوالے بھی مارے گئے۔ یہ لڑائی اسی دن شام کو ختم ہو گئی۔

دو کو قیدی بنالیا گیا۔ ہائی ٹریژن کے الزام میں سپیشل کمشنر Harlngton نے انکا ٹرائل کر کے پھانسی دینے کی سزا دی۔ فتح پور سیکری میوات کی مشرقی سرحد پر میواتیوں کا پرانا قدیمی گاؤں تھا جس میں جنگ آزادی کے موقع پر میو رہائش پذیر تھے۔ یہ قصبہ تقریباً ڈیڑھ سو میل دہلی سے جنوب، آگرہ سے قریب 20 میل جنوب مغرب میں اور گوالیار سے 90 میل شمال میں پڑتا ہے اور الور سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر ہے۔

مغل دور کی عمارتوں میں حضرت سلیم چشتی کا مقبرہ اور جودا بائی بادشاہ اکبر کی بیگم کا محل جو مغل اور ہندو ثقافت کا شاہکار ہے۔ فتح پور سیکری کے نزدیک خانواہ گاؤں کے قرب وجوار میں بابر کی لڑائی ہندوستان کے راجاؤں سے ہوئی جس میں رانا سانگا کی فوج ایک لاکھ اور دیگر راجاؤں کی فوج کے علاوہ راجہ حسن خاں میواتی کی فوج 12 ہزار گھوڑ سواروں پر مشتمل تھی۔ بابر کے پاس خفیہ توپیں تھیں جن کی گرج سے ہاتھی اور گھوڑے ڈر گئے۔ میدان بابر کے ہاتھ رہا۔ سب راجے مہاراجے بھاگ نکلے۔ راجہ حسن خاں میواتی میدان جنگ میں شہید ہوا۔ یہ جنگ 16 مارچ 1527ء کو ہوئی اسی طرح 18 جون 1957ء کو جھانسی کی رانی لکشمی نے بھی میدان جنگ ہی میں جان دی، بابر کی فتوحات کے دوران میوات میں ایک اور شخصیت الیاس خاں میو کا بھی پتہ چلتا ہے جو حسن خاں میو کا ساتھی تھا۔ بابر نے الیاس خاں کو گرفتار کرایا اور اس کی زندہ کی کھال کھنچوائی بڑا انسانیت سوز ظلم تھا جسے روا رکھا گیا۔

فتح پور سیکری میں یو پی کے آزادی پسند میوؤں کی آمد!

آگرہ سے 3 اکتوبر 1857ء کو برٹش انٹیلی جنس نے دہلی کی مرکزی انگلش قیادت کو مطلع کیا کہ اس شام نصیر آباد بریگیڈ اور ان کے پیچھے بریلی کے فوجیوں کے متھرا کے مقام پر مشرق کی جانب سے دریائے جمنا کو عبور کیا جبکہ نیمک فوج ہی اکیلی متھرا کے مقام پر ہے (جس میں میواتی آزادی پسند مدھیہ بردیس اور گولیار کے مجاہد بھی شامل تھے) نیمک بریگیڈ نے آگے کا جائزہ لینے فورہ کی طرف اپنے پیں رو نگہبان بھیجے تا کہ رات کے دوران ان کی زیادہ تعداد متھرا بالکل خالی کر دے۔ انکا خیال ہے کہ وہ فتح پور سیکری جو میوؤں کا محفوظ علاقہ ہے کے راستہ سے دھولپور کے آزادی پسند سپاہیوں سے جاملیں گے۔

نواح الفرڈ چک کے مطابق فریڈم فائٹرز کے ایک حصہ سے دہلی سے پسپا ہو کر متھرا پر دریائے جمنا کو عبور کیا اور فتح پور سیکری پہنچا جہاں ان کو اس قصبہ کے میوؤں نے رہائش اور خوراک دی۔ قصبہ میں پرانی عمارتوں کی وجہ سے انکی دفاعی پوزیشن بڑی مضبوط تھی اس بات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسے خطرناک ہمسایوں سے جلد نمٹا جائے۔

16 اکتوبر 1857ء کو انٹیلی جنس ایجنٹ اسری سنگھ کی رپورٹ کے مطابق 200 مسلح گھوڑ سوار "فوجے ٹو" توڑے دار بندوقوں کے ساتھ فتح پور سیکری تحصیل کے پاس آئے اور کہتے ہیں کہ وہ بھرت پور جائیں تو وہاں کا راجہ اُن پر حملہ آور ہوتا ہے اگر کسی اور جگہ جائیں تو یورپین اس لئے رکے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے انہوں نے کچھ کرنا ہے یا تو بھڑیں یا پھر جائیں۔

20 اکتوبر 1857ء ایک اور خفیہ ایجنٹ سالی گرام نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ شام 17 اکتوبر کو وہ

میو فریڈم فائٹ
بیرسٹر کے بی خاں میو
(لندن)
Email:mrkhanmayo@yahoo.co.uk

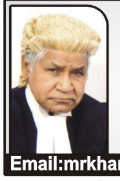

فتح پور سیکری پہنچا۔ اس دن سو یا دو سو آدمی (Rebel Soldle 25) تحصیل میں تھے۔ شام کے وقت وہ باہر آئے۔ کچھ آدھیم شاہ کے تکیہ، کچھ تحصیلدار س دروازہ اور کچھ سرائے کو گئے۔ میں 18 تاریخ وہاں ٹھرا۔ صبح 9 تاریخ کو وہاں سے روانہ ہوا۔ دن کے دوران وہ مسلح بازار میں آوارہ گھومتے اور رات کو اپنی جگہوں پر چلے جاتے ہیں۔ سواروں کیلئے پانچ یا چھ بڑے گھوڑے اور تقریباً 20 گدھے سامان اُٹھانے کے لئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں انکے لئے کوئی راستہ نہیں اور یہیں مر جائیں گے۔ میواتی ان سے پہاڑی پر میل جول رکھتے ہیں۔ 40 یا 20 تلنگوں جیسے۔ کسی نے یونیفارم نہیں پہنی ہوئی۔ ان کے پاس توڑے دار بندوقیں atchlocks، کابنز Carbins اور دس یا بارا کے پاس فلنٹ گز Flint Guns ہیں۔ کچھ نے اپنا اسلحہ بیچ دیا۔ 20 اکتوبر کو کیسرا Kesral برٹش ایجنٹ کلرتک، فتح پور سیکری رات کے وقت پہنچا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ دس یا گیارہ دن پہلے 300 یا 400 سوار مغرب کی طرف سے آئے انہوں نے فتح پور سیکری کی عمارتوں میں آرام کیا۔ کچھ نے پہاڑی کے دامن میں پیدل کوئی نہیں تھا۔ ہمارے پاس دو کمپنیوں کے فوجی ہیں جو بیانہ سے آئے ہیں۔ اس صبح 400 سوار پہاڑ پر ہیں۔ ان کے پاس کوئی گن توپ نہیں کہیں جانے کی نیت بھی نہیں۔ موضع "بہرہ وٹی" میں جو تین کوس فتح پور سیکری سے شمال میں ہے 300 یا 400 سوار ہیں۔

وزیر خاں چپڑاسی 20 اکتوبر کو فتح پور سیکری پہنچا۔ 150 یا 200 لوگ دیکھے۔ کوئی سوار نہ تھا مگر 7 یا 8 ٹٹو اور دو اونٹ تھے۔ پچیس تیس تہرا دروازے پر تھے اور 30 یا 40 محل کے نیچے کالی کھٹ پر، 30 یا 40 محل کے عقب میں، کچھ بازار میں سچلاک اور کاریز کے ساتھ۔ کسی قسم کی نیت کا پتہ نہیں۔ میواتیوں کے ساتھ میل جول ہے۔ رادھے کلرک 21 اکتوبر کو فتح پور سیکری میں تھا۔ 60 سوار بیانہ کے گیٹ پر تھے اور ان کے گھوڑے باغ میں، پہاڑی پر گھوڑے پارٹیوں میں تھے جیسے 500 کی نہ کوئی گف نہ پیدل۔ وہ کہتے ہیں کسی کو تھانہ قائم نہ کرنے دینگے۔ سیٹن میں کچھ سوار ہیں، کچھ بیانہ اور ہنڈون میں۔ کہتے ہیں اندور سے 23 یا 24 فوجی بلیٹن آرہی ہیں۔

فتح پوری سیکری کے نائب تھانیدار کی 11 بجے کی رپورٹ میں کہا گیا کہ باغی آزادی پسند 21 اکتوبر کو صبح کے وقت بیانہ چلے گئے ہیں صرف 20 میواتی گوالیار کے رہ گئے ہیں۔ بعد از دوپہر 40 یا 50 سوار بہری سے ہیں جنہوں نے تحصیل میں قیام کیا ہوا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم 500 سوار لہری میں ہیں ہم یہاں دیکھنے آئے ہیں اور جب ہم رپورٹ کرینگے تب وہ سب آئیں گے۔

22 اکتوبر کو تاج خاں بہت بیمار۔ گذشتہ دن صبح باغیوں سے ملے جو یہاں کے میوؤں کے کہنے پر یہاں سے چلے گئے۔ 50 مسلح گھوڑ سوار 200 یا 300 پیادہ فوجی بہرہ سے آ کر تحصیل میں ٹھر گئے اور وہ صبح کے وقت چلے گئے تھے وہ تحصیل میں پھر آ گئے انہوں نے بتایا کہ آنے والے کل 22 اکتوبر کو 900 مسلح فوجی گھوڑ سواروں میں سے کچھ بہرہ آئیں گے۔ آج 22 اکتوبر کو میں نے انتظار کیا لیکن دوپہر تک کوئی نہیں آیا مگر وہ آرہے ہیں۔

سب سوکھا 20 اکتوبر کو فتح پور سیکری روانہ ہوا 21 کو پہنچا بغیر سواروں کے 50 یا 60 گھوڑے تہرے دروازہ پر تھے۔ 300 سے 350 میواتی پیادہ فوجی اور مسلمان تحصیل کے علاقہ میں چھپے ہوئے تھے۔ کچھ کے پاس لاٹھی (5 فٹ لمبی لکڑی) اور دیسی ہتھیار تھے مگر انگلش مسکٹ نہیں۔ فتح پور کے میواتیوں نے ان لوگوں کو رکھا ہوا ہے اور خوراک دیتے ہیں۔ 200 سے 300 سوار بہری کو بھاگ گئے اور 50 یا 60 بیانہ کو۔ 22 اکتوبر کو میں چاندوسی میں ٹھرا سوائے اوپر بیان کئے گئے پیادہ فوجیوں کے فتح پوری سیکری میں اور کوئی نہیں۔ میں اس صبح 4 بجے یہاں سے آ گیا۔

برٹش کا میو فتح پور سیکری پر حملہ!

28 اکتوبر 1857ء کو کرنل کاٹن کے فتح پور سیکری پر حملہ کے واقعات جو "جوان الفرڈ جگ" نے اس کی اپنی کتاب "انلز آف دی انڈین رِبلیٹن" میں لکھے ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں کہ: دہلی سے پسپہ ہونے والی باغی فوج کا ایک حصہ جو متھرا کے مقام پر دریائے جمنا کو عبور کر کے فتح پور سیکری پہنچا جہاں ٹاؤن کے میوؤں نے ان کو جگہ دی ,,Harbovr,, کیا اور ان کے اپنے میواتی ہمسایہ گاؤں میں بھی۔ یہاں کی پرانی عمارتیں ایک اچھا طاقتور حصار تھیں یہ ضروری سمجھا گیا کہ ان خطرناک ہمسایوں سے جلد نمٹا جائے۔ اکتوبر کے آخر میں ایک فوجی طاقت کرنل کاٹن کی زیر حکمرانی فتح پور سیکری کو روانہ ہوئی۔ سخت مقابلے کے بعد تحصیلی جہاں باغی قیام کئے ہوئے تھے کو قبضہ میں لیا کچھ باغی وہاں مارے گئے اور تقریباً 30 کو جو ولایتی اور میوز تھے کو کولری نے قتل کر دیئے اس کے بعد فوج فوراح کی طرف روانہ ہو کر متھرا میں چلی گئی۔ (جاری ہے)

پاکستان کی ریڈ لائن اٹل ہے

دنیا کی سیاست میں کچھ سچائیاں ایسی ہوتی ہیں جنہیں مان لینا ہی دانشمندی ہے۔ عالمی طاقتوں کے سامنے زیادہ تر ممالک ایک درمیانی راستہ اختیار کرتے ہیں۔ مخالفت بھی نہیں کرتے اور مکمل اطاعت بھی نہیں کی جاتی۔ اسے سفارتی زبان میں "مینج کرنا" کہتے ہیں۔ پاکستان پر ہمیشہ یہ بات کہی جاتی ہے کہ وہ امریکی کٹھ پتلی رہا ہے یا امریکا جو چاہتا ہے پاکستان سے منوالیتا ہے۔ یہ بات تاریخی شواہد کی روشنی میں کافی حد تک ٹھیک ہے لیکن یوں بھی نہیں کہ پاکستان سب کچھ ہی مان لیتا ہے۔ اس کی بھی ایک ریڈ لائن ہے اور اس ریڈ لائن پر آ کر پاکستان کچھ نہیں مانتا۔ مثال کے طور پر دفاعی نظام یا ایٹمی پروگرام۔

جب بھٹو صاحب نے کہا تھا کہ گھاس کھا لیں گے مگر ایٹم بم بنائیں گے تو اس وقت شاید کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ یہ جملہ پاکستان کی ریاستی پالیسی بن جائے گا۔ اس راستے میں کتنے دباؤ آئے، کتنی دھمکیاں آئیں مگر بالآخر 1998ء میں ایٹمی دھماکے کر کے اس فیصلے کو عملی شکل دے دی گئی۔ یہ وہ کام تھا جس کی قیمت دوسرے ممالک بہت بھاری چکا چکے تھے۔ صدام کا عراق ایٹمی طاقت کے حصول کی کوشش میں برباد ہو گیا، قذافی کا انجام دنیا نے دیکھا اور ایران کو دنیا دیکھ رہی ہے۔ مگر پاکستان نے نہ صرف ایٹمی پروگرام مکمل کیا بلکہ اسے برقرار بھی رکھا۔ یہی نہیں بلکہ میزائل پروگرام بھی نہ صرف جاری رکھا بلکہ اسے بڑھاتے چلے گئے۔ اب تو پاکستان جنگی طیاروں میں دھاک بٹھا رہا ہے۔ جے ایف سیونٹین فضائیہ کا کارنامہ ہے۔ اور یہ سارا سفر آسان نہیں تھا۔

امریکا کے ساتھ تعلقات کی کہانی بھی عجیب ہے۔ ایوب خان امریکا کا اتحادی تھا مگر آخر کار اقتدار سے رخصتی بھی امریکا نے کرائی۔ ذوالفقار علی بھٹو نے ایٹمی پروگرام شروع کیا تو امریکی ناراضی کا سامنا کرنا پڑا اور انجام سامنے ہے۔ ضیاء کے دور کو پاکستان اور امریکا کے تعلقات کا سنہری دور کہا جاتا ہے مگر اس کا انجام بھی ایک ایسے پراسرار فضائی حادثے میں ہوا جس کے تانے بانے امریکا سے ملتے ہیں۔ نواز شریف پر ایٹمی دھماکے نہ کرنے کے عوض کلنٹن نے مالی مدد کی پیشکش کی پھر دباؤ ڈالا مگر پاکستان نے مسترد کیا۔ پھر نواز شریف کے ساتھ جو ہوا وہ بھی سب کے سامنے ہے۔ پھر آیا مشرف جسے واشنگٹن کا سب سے چہیتا کہا جاتا تھا مگر جب اسے اقتدار سے ہٹانے کی باری آئی تو الزام یہ لگا کہ پاکستان "ڈبل گیم" کھیل رہا ہے۔ بینظیر نے میزائل پروگرام کے لیے کیا کچھ نہیں کیا؟۔ شمالی کوریا سے ٹیکنالوجی کے معاملات ہوں یا دفاعی تعاون، بینظیر کو بھی اس کی سیاسی قیمت چکانا پڑی۔ بینظیر پر امریکا نے یہی تو الزام لگایا تھا اور بینظیر کو کیا کچھ نہیں جھیلنا پڑا۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان نے ہمیشہ ایک

انتخاب
حافظ نعمان مجید میو
(لاہور)
0333-4345985

مشکل توازن قائم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ جن حکمرانوں کا ذکر ہوا ہے ان سب نے مشکل فیصلوں کا خمیازہ بھگتا۔ ان کے ذاتی اور سیاسی بلنڈرز اپنی جگہ مگر ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ ان سب نے کسی نہ کسی صورت پاکستان کے دفاعی پروگرام کو تحفظ دیا۔ ہمیں ایک طرف عالمی طاقتوں کے ساتھ تعلقات بھی رکھنے ہیں اور دوسری طرف اپنے مفادات کی حفاظت بھی کرنی ہے۔ کبھی یہ توازن کامیاب ہو جاتا ہے اور کبھی اس کی قیمت پابندیوں اور دباؤ کی صورت میں ادا کرنا پڑتی ہے۔ مگر جب معاملہ کسی بنیادی مفاد تک پہنچ جائے تو پاکستان وہی کرتا ہے جو اسے اپنے حق میں بہتر لگتا ہے۔ امریکا کو انکار بھی کیا ہے اور اس کا خمیازہ بھی بھگتا ہے۔ یونہی ہنستے کھیلتے "یس سر، یس سر" کہتے ہوئے پاکستان یہاں تک نہیں پہنچا۔

پاکستان میں آج کی نسل پروپیگنڈا اور کا شکار ہے۔ اصل مسئلہ آج کی نسل کے ساتھ یہ ہے کہ وہ صرف آدھی کہانی سنتی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ پاکستان میں نظام حکومت بدتر ہے، جی ایچ کیو اصل طاقت کا مرکز ہے، نظام نے عوام کو ڈیلیور نہیں کیا، الیکٹورل سسٹم اغوا شدہ ہے، ہزار ہا مسائل ہیں جن میں غربت، بیروزگاری، طبی سہولیات کا فقدان وغیرہ وغیرہ سب شامل ہیں۔ بھوک افلاس ہے۔ طبقاتی خلیج بہت گہری اور وسیع ہے۔ آج کی نسل کو تلخ حقیقتوں سے آشنا تو کرایا جاتا ہے مگر نئی نسل کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ ہم نے بہت کچھ کھو کر جو کچھ حاصل کیا ہے اسی کی بدولت آج بھی ہم ایک حد تک محفوظ ہیں۔

دنیا میں بہت سے ممالک ایسے ہیں جن کے پاس دولت کی کمی نہیں مگر وہ دفاعی اعتبار سے کسی نہ کسی عالمی طاقت کے محتاج ہیں اور اسے عملاً پروٹیکشن منی دینے پر مجبور ہیں۔ پاکستان کی معیشت کمزور سہی مگر عالمی سٹیج پر اس کا ایک مقام ضرور ہے۔ کئی علاقائی اور عالمی معاملات میں پاکستان نہ صرف سفارتکاری کرتا ہے بلکہ اکثر اوقات بڑی طاقتوں کی درخواست پر کردار بھی ادا کرتا ہے۔ یہ پاکستان کا وہ رخ ہے جس سے نئی نسل کو متعارف کرانا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا بدحال پاکستان کی تصویر دکھانا۔ پاکستان خوشحال نہیں مگر ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ عالمی اسٹیج پر اس کا وزن موجود ہے۔ اور یہ وزن یونہی آیا۔ اس کے پیچھے دہائیوں کے مشکل فیصلے، دباؤ، پابندیاں اور قربانیاں ہیں اس لیے پاکستان کی کہانی صرف ناکامیوں کی کہانی نہیں۔ یہ ایک ایسی ریاست کی کہانی بھی ہے جو کئی بار دباؤ میں آئی، کئی بار دباؤ برداشت نہ کر پائی اور عالمی طاقت کے سامنے جھک گئی مگر اپنی ریڈ لائن پر کھڑی بھی رہی اسی بنا پر پوری دنیا پر پاکستان کا خوف موجود ہے اور انشاءاللہ رہے گا۔

☆☆☆☆☆

موثر تعلیمی اصول

محرکات کو طاقت سمجھ کر استعمال کریں

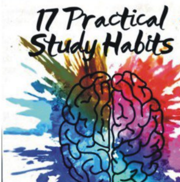

فصیلِ اُمید
ڈاکٹر فیصل سعید میو
شجاع آباد
0300-0692466

چارلس ڈیوہیکس نے اپنی کتاب ''پاور آف ہیبیٹس''میں بتایا کہ کوئی بھی عادت تین اسٹیپس میں بنتی ہیں۔سب سے پہلے کوئی ٹریگر،محرک،ری مائنڈر ہمارے دماغ کو بتاتا ہے کہ یہ کام کرنا ہے۔دماغ اس روٹین کو فالو کرتا ہے۔آخر میں کام کرنے پر دماغ کو ری وارڈ ملتا ہے جس سے دماغ سمجھ جاتا ہے کہ جب بھی اس قسم کا ٹریگر،ری مائنڈر آئے تو میں نے یہ روٹین اپنانی ہے کیونکہ اس کے آخر میں مجھے یہ ری وارڈ ملے گا۔

مثال کے طور پر!

آپ خاموشی سے بیٹھے ہیں موبائل کی نوٹیفکیشن کی آواز آپ کو آتی ہے (یہ ایک ٹریگر ہے) آپ فوراً موبائل اُٹھاتے ہیں فیس بک، واٹس ایپ کھولتے ہیں (روٹین) آخر میں آپ کو کوئی توصیفی پیغام موصول ہوتا ہے یا آپ کی بوریت ختم ہوجاتی ہے (یہ آپ کاری وارڈ ہوگیا) اگر آپ کا دماغ اس ترتیب کو یاد کر لیتا ہے کہ جب بھی آپ نوٹیفکیشن کا ٹریگر، ری مائنڈر ملے گا میں نے فوراً اپنا موبائل اُٹھالینا ہے کیونکہ آخر میں کوئی نہ کوئی ری وارڈ میرا منتظر ہے۔

عادتیں کہاں سے شروع ہوتی ہیں؟

قدرت نے ہمارا دماغ اسی طرح ڈیزائن کیا ہے جس طرح کا ٹریگر یا ری مائنڈر اُسے دیا جاتا ہے یہ وہی کام کرتا ہے کہ آپ کونسا ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتے ہیں؟۔آپ وہی ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتے ہیں جس کا اشتہار (ٹریگر، ری مائنڈر) یا تو بار بار ٹی وی یا موبائل پر آپ دیکھتے ہیں یا پھر آپ کو دوست، روم میٹ اس کو استعمال کرتا ہے اور اس پر آپ کی نظر بار بار پڑتی ہے۔ہماری تمام اچھی اور بری عادات ایک ٹریگر یا ری مائنڈر سے شروع ہوتی ہیں۔ہمیں اس بات کو پلے باندھ لینا چاہئے اور خود کو ان تمام ایسے ٹریگرز اور ری مائنڈرز سے بھر لینا چاہئے جو آپ کو بار بار پڑھائی کی طرف کھینچیں۔

ٹریگر Trigger کی قسمیں!

(1) لوکیشن (جگہ)...(2) ٹائم (وقت) (3) جذباتی کیفیت...(4) آس پاس کے لوگ...(5) آپ جو پہلے کام کررہے ہیں Preceding action۔عام طور پر کونسے ٹریگرز سے ہم پڑھتے ہیں؟

عام طالب علم صرف دو ٹریگرز کی وجہ سے پڑھ رہا ہوتا ہے۔

۱) جذباتی کیفیت !جب ایگزام قریب آنے والے ہوتے ہیں اور وہ ذہنی دباؤ محسوس کررہا ہوتا ہے یا کسی واقعہ یا پھر کسی کی بات سے جذباتی ہوکر وہ کتاب اُٹھاتا ہے۔

۲) آس پاس کے لوگ !جب وہ آس پاس کے لوگوں کو پڑھتے دیکھتا ہے تو اس کے دماغ کو ری مائنڈر ملتا ہے اور وہ کتاب اُٹھالیتا ہے۔اگر طالب علم ان دو ٹریگرز یا ری مائنڈر کے علاوہ اور کچھ مثبت ری مائینڈرز کا سہارا لے تو یہ آرام سے روزانہ کی بنیاد پر امتحان قریب آنے کے انتظار کئے بغیر با آسانی پڑھ سکتا ہے اور پڑھنے کا پراسس آسان بنا سکتا ہے۔

کن محرکات نے گھیرا ہوا ہے؟

عام طور پر اکثر طلباء کو منفی ٹریگرز نے گھیرا ہوا ہوتا ہے جو انہیں پڑھنے نہیں دیتے۔جیسے کسی پلان کا نہ ہونا، ہر وقت موبائل جیب میں یا ہاتھ میں رکھنا، ہر نوٹیفکیشن پر رسپونڈ کرنا، ان لوگوں میں زیادہ بیٹھنا جو پڑھنے میں زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے، کمرہ میں پڑھنے کی کسی خاص جگہ کا نہ ہونا، کسی اکاؤنٹیبلٹی پاٹنرز کا نہ ہونا، ذہن کو پہلے سے پڑھنے کے ری مائنڈر نہ دینا اور مخصوص وقت کا تعین نہ کرنا۔

اگر ہم کو پڑھائی نہ کرنے والے محرکات نے ہی گھیرا ہوا ہے تو کس طرح آسانی پڑھ سکتے ہیں ایسی صورتحال میں پڑھائی جبر کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہوگی۔اس لئے پہلا کام تو یہ کرنا چاہئے کہ جائزہ لے کر لکھیں کہ کون کونسی چیزیں ایسی ہیں جو آپ کو پڑھائی سے دور لے جانے کی محرک ہیں پھر روزانہ ایک ایک چیز کو دور کرتے جائیں اور مثبت محرکات کو شامل زندگی کرتے جائیں جو آپ کیلئے پڑھائی کو آسان کردیں۔

ٹریگر، ری مائنڈر دماغ کو ٹرین کردینگے!

اصول یہ ہے کہ خود کو ایک مثبت ٹریگر سے گھیر لو یا بار بار اتنی ری مائنڈر دو کہ برین کے لئے اُسے کرنا مجبوری بن جائے۔

۱) لوکیشن !۔پڑھائی کیلئے ایک جگہ مخصوص کریں جو آپ صرف پڑھنے کیلئے استعمال کرتے ہوں جہاں کی ایک ایک چیز آپ کو پڑھنے کیلئے اٹریکٹ کرتی ہو۔علیحدہ کمرہ یا اپنے کمرے کا ایک مخصوص کونہ کیونکہ جب بھی آپ کی نظر اس پر پڑے گی تو یہ ایک ری مائنڈر یا ٹریگر کا کام کرے گا کہ آپ نے روزانہ کی بنیاد پر پڑھنا ہے۔

۲) اسکور بورڈ !۔جب بھی آپ کی نظر اپنے اسکور بورڈ پر پڑے گی آپ یقیناً اپنی پراگریس دیکھیں گے۔آپ کے دماغ کو فوراً ایک ری مائنڈر ملے گا کہ تم نے روزانہ کی بنیاد پر پڑھنا ہے۔

۳) اکاؤنٹیبلٹی ڈائری !۔آپ کی ٹیبل پر یا جیب میں پڑی ڈائری جسے آپ صرف اور صرف پڑھنے کیلئے استعمال کررہے ہیں اور اس پر صبح، دوپہر اور شام کی پلاننگ کررہے ہیں وہ آپ کو بار بار پڑھنے کا ری مائنڈر دے گی۔

۴) وقت مخصوص کرنا !۔مثال کے طور پر آپ نے سوچا ہے کہ روزانہ اُٹھ کر ایک گھنٹہ پڑھنا ہے یا پھر دوپہر یا شام کو ایک ایک گھنٹہ پڑھیں گے تو آپ کے برین کو ٹریگز ملے گا کہ یہ پڑھنے کا ٹائم ہوگیا ہے۔اگر آپ کچھ دن ان وقتوں کو پڑھنے سے منسوب کرلیتے ہیں تو یہ آپ کی عادتوں میں شامل ہوجائے گا اس کیلئے آپ کیلنڈر کا استعمال بھی کرسکتے ہیں اور کلینڈر پر اپنے پڑھنے کی مصنوعی ڈیڈ لائنز سیٹ کرنا بھی آپ کیلئے فائدہ مند ہوگا۔

۵) خود کو اس ماحول اور ان لوگوں کے درمیان رکھیں جو پڑھائی میں دلچسپی رکھتے ہوں۔لائبریری جائیں، پڑھائی کے گروپس جاوائین کریں، اسٹڈی بڈی بنائیں، اکاؤنٹیبلٹی بنائیں۔اسٹڈی بڈی سے روزانہ دس منٹ پڑھائی پر بات چیت آپ کیلئے محرک بن سکتی ہے۔اکاؤنٹیبلی پاٹنر وہ ہے جو روزانہ آپ سے آپکا پڑھائی اسٹیٹس پوچھے گا (یہ آپکا دوست، کلاس میٹ، فیملی ممبر ہوسکتا ہے)

۶) خود کو ری مائنڈرز سے بھردیں، موبائل پر پڑھنے کیلئے نوٹیفکیشن الارم سیٹ کریں، ایسے نوٹس اور تصاویر جو آپ کو پڑھنے کیلئے اُبھاریں ایسی جگہوں پر رکھیں جہاں بار بار آپ کی نظر پڑتی ہو۔

۷) وہ کام جو پہلے سے ہی آپ کی روٹین میں ہیں ان پر پڑھائی کی عادت اسٹبلش کریں۔

جیسے آپ دن میں تین مرتبہ کھانا کھاتے ہیں آپ ایسا کرسکتے ہیں کہ ناشتے سے پہلے یا بعد دس منٹ پڑھیں گے یا ظہر کی نماز پڑھ کر بیس منٹ یا صبح اُٹھ کر تیس منٹ پڑھیں گے۔اس طرح ناشتہ، نماز، نیند جو آپ روزانہ کرتے ہیں آپ کے لئے ٹریگر کا کام کرینگے اور چند دنوں کے بعد ناشتے کے فوراً بعد آپ نہ چاہتے ہوئے بھی لاشعوری طور پر کتاب اُٹھالیں گے۔

۸) جذباتی کیفیت !۔وقتاً فوقتاً اپنی جذباتی کیفیت کو مصنوعی طور پر پنے کے طور پر استعمال کریں۔آپ خود کو مصنوعی ڈیڈ لائنز دے کر دباؤ دے سکتے ہیں۔why Sheet یا آپکا اسٹڈی جرنل آپ کیلئے پڑھائی کے جذبات پیدا کرنے میں فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔

حاصل کلام!

ہماری ہر عادت، ہر رویہ (مثبت یا منفی) ایک ری مائنڈر یا ٹریگر سے شروع ہوتا ہے۔ہمیں ٹریگر اور ری مائنڈر کی طاقت کو سمجھ کر اسے اپنے حق میں استعمال کرنا چاہئے۔جائزہ لیں اور تمام ٹریگرز جو آپ کو پڑھنے سے دور کرتے ہیں انہیں ایک ایک کرکے نکالتے جائیں اور خود کو آہستہ آہستہ ایسے ٹریگرز، ری مائنڈرز سے بھرتے جائیں جو پڑھائی کی طرف آپ کو کھینچیں۔صرف اپنے ٹریگرز پر کام کرکے آپ اپنی پڑھائی کے پراسس کو آسان، پوکشش اور کم دباؤ والا بنا سکتے ہیں (انشاءاللہ)

مہنگا پٹرول سستی سوچ

غور طلب
صوبیہ جاوید میو
(پیر محل)
صدر: پاکستان صدائے میو فورم (لیڈیز ونگ)

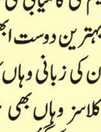

آج ایک بار پھر دکھی دل کے ساتھ اپنے نظام تعلیم پر انگلی اُٹھانے کی جسارت کررہی ہوں اس امید کے ساتھ کہ:

انداز بیاں گرچہ میرا شوخ نہیں
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

شاید معززین قارئین کرام کو پہلے کالم کی طرح میرا یہ کالم بھی تعلیمی کسمپرسی، حکومت کی ناقص پالیسیاں اور بین الاقوامی حالات کی بھینٹ چڑھا ہوا دکھائی دے لیکن کیا کیا جائے جب جب بھی اس تعلیمی نظام کا حصہ ہوتے ہوئے اس نظام کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملتا ہے تو سوائے دل خون کے آنسو رونے اور اپنا دکھ کسی کے سامنے بیان کرکے دل ہلکا کرنے کے کوئی چارہ نظر نہیں آتا۔

پاکستان کا تعلیمی نظام طویل عرصہ سے زوال کا شکار چلا آرہا ہے۔ہر نئی حکومت تعلیم کو ترجیح دینے کے دعوے تو کرتی ہے مگر عمل کے میدان میں اکثر وقتی غیر مربوط اور ناکام ثابت ہوتی ہے نتیجتاً آج بھی لاکھوں بچے سکول سے باہر نظر آتے ہیں اور جو سکول میں موجود ہیں انہیں بین الاقوامی حالات کو دیکھتے ہوئے ویسے ہی سکول سے باہر کردیا جاتا ہے۔

کرونا ہو یا کسی خطے کے کشیدہ حالات، کسی جنگ کا سامنا کسی دوسرے ملک کو ہو یا پھر کسی بیرونی ثقافت کی پیروی کرنا سب سے پہلا وار پاکستان کے نظام تعلیم پر کیا جاتا ہے حالانکہ بیرون ممالک کو دیکھا جائے تو سب سے پہلے تعلیمی درسگاہوں کی طرف نظر گھمائی جاتی ہے اور اُنہیں یہ ٹاسک دیا جاتا ہے کہ اس بحران سے نکلنے کا حل تلاش کرو لیکن افسوس میرے ملک میں جب بھی کوئی بحران آتا ہے حکومت فوری حل کے نام پر ایسے گھٹیا فیصلے کرتی ہے جو وقتی طور پر تو فائدہ مند لگتے ہیں لیکن نقصان دیرپا اور ناقابلِ تلافی چھوڑ جاتے ہیں۔حالیہ پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ اور حکومت کا فوری ایکشن تعلیم کو آن لائن منتقل کرنے کا فیصلہ بھی اسی عجلت اور ناقص حکمت عملی ایک واضح مثال ہے۔

میرا تمام والدین، اساتذہ اور حکومت سے سوال ہے کہ یہ فیصلہ لینے سے پہلے کیا زمینی حقائق کو مدنظر رکھا گیا۔پاکستان جیسے ملک میں جہاں لوگ بنیادی ضرورتوں سے محروم ہیں وہاں آن لائن تعلیم کیا کسی مذاق سے کم ہے؟ دیہی علاقوں میں لوڈ شیڈنگ، نیٹ کی سہولیات اور ناخواندہ والدین کے ساتھ آن لائن تعلیم کا نفاذ دراصل طلبہ کو تعلیم سے مزید دور کرنے کی کامیاب سکیم ہے یعنی سادہ الفاظ میں

''تعلیم صرف ان کیلئے جو استطاعت رکھتے ہیں''

دوسری جانب طلبہ کے مستقبل کو سنوارنے والے معمار قوم یعنی اساتذہ کرام کو نہ آن لائن پڑھانے کی تربیت دی جاتی ہے نہ کوئی مربوط اور منظّم مانٹیرنگ کا نظام تشکیل دیا جاتا ہے، نہ واضح پالیسی نہ احتساب، نہ طلبہ کی حاضری اور نہ ہی امتحان لینے کا ٹھوس سسٹم متعارف کرایا جاتا ہے۔اس کا جواب نہ حکومت کے پاس ہے نہ والدین کو ہی اتنا شعور ہے کہ اپنے پیسوں کا حساب تعلیمی اداروں سے لیں صرف اعلانات اور اس کے بعد انکا عملی طور پر مظاہرہ ہی تعلیم کی کامیابی کی ضمانت سمجھا جاتا ہے۔میری ایک بہترین دوست ابھی ابھی پی ایچ ڈی کرنے گئی ہیں ان کی زبانی وہاں کا تعلیمی نظام سُننے کو ملا کہ آن لائن کلاسز وہاں بھی ہوئیں لیکن تمام طلبہ کو پہلے ڈیوائسز مہیا کی گئیں، اساتذہ کو باقاعدہ تربیت دی گئی انٹرنیٹ تک مساوی بنیادوں پر رسائی ممکن بنائی گئی پھر جامعات میں ایک ٹیسٹ سیشن رکھا گیا اور جب حکومت مطمئن ہوئی تب نظام آن لائن کیا گیا اور میرے ملک میں کیا ہوا ایک نوٹیفکیشن جاری ہوا اور پورے ملک کا مستقبل ایک غیر یقینی تجربے کے حوالے کردیا گیا۔

میرا مقصد ہرگز ہرگز حکومتی پالیسیوں کو تنقید کا نشانہ بنانا نہیں بلکہ صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ جب بسنت جیسے فضول اور بے مقصد تہوار پر اربوں روپے خرچ کئے جاسکتے ہیں، پورے لاہور میں تین دن فری بسز چلائی جاسکتی ہیں تو کیا اس وقت تعلیم کیلئے ایک بس بھی دستیاب نہ تھی؟ ٹرانسپورٹ کو سبسڈی دی جاسکتی تھی، تعلیمی اداروں کے اوقات کار میں تبدیلی لائی جاسکتی تھی۔لاہور میں ماحول دوست الیکٹرک بسز پہلے سے موجود ہیں انہیں استعمال میں لایا جاسکتا تھا جیسا کہ ریڈ بس، گرین بس، اسکوٹرز اور اسکول ویز کو بیٹری چارجنگ پر کنورٹ بھی کرایا جاسکتا تھا لیکن ان سب تجاویز کو نظر انداز کرکے صرف ایک آسان راستہ چنا گیا اور وہ تھا

''ذمہ داری سے فرار''۔

آخر میں بس اتنا ہی کہنا چاہوں گی کہ کامیاب قومیں خدا کی طرف سے آئی آزمائشوں کو عذاب یا زحمت نہیں بلکہ ایک شاندار موقع سمجھتی ہیں۔کامیاب پالیسی مرتب کی جاتی ہے اور نت نئے مسئلوں کا نئے سے نیا حل۔ترقی یافتہ قوموں کی تاریخ اُٹھا کر دیکھ لیجئے گا ان کی ترقی کے پیچھے ایسی ہی کہانیاں ملیں گی۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ'' اور ہم سمجھتے ہیں کہ امتِ محمدیہ ہونے کے ناطے مل تو سب جانا ہی ہے بس اپنی سمت مقرر کرو اور لگے رہو لیکن جب تک فیصلہ زمینی حقائق کی بجائے فائلوں میں ہوتے رہیں گے تب تک تعلیم صرف پالیسیوں میں تو شاندار ہوگی حقیقت میں نہیں۔

اس وقت رات کا ایک بج کر اٹھارہ منٹ ہورہے ہیں کہنے اور لکھنے کو بہت کچھ ہے لیکن میرے ملک کے گونہ گو مسائل کی طرح میری تحریر بھی لمبی ہوتی جائے گی اور نتیجہ زیرو ہی رہے گا میں اپنی بات کا اختتام اس بات سے کرنا چاہوں گی کہ تعلیمی ادارے بند کرنے سے پڑھا لکھا پاکستان کی تعمیر نہیں ہوسکتی۔پٹرول کی عدم دستیابی کا دوسرا حل تلاش کیا جائے اور ترقی یافتہ قوموں سے سبق حاصل کیا جائے کہ وہ کسی بھی بحران سے کیسے نکلتی ہیں۔شیڈول کے مطابق تعلیمی ادارے کھل تو گئے ہیں لیکن اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ تعلیمی اداروں کی بندش کسی مسئلے کا پائیدار حل نہیں بلکہ قوم اور طلبہ کے مستقبل سے کھیلنے کے مترادف ہے۔کسی بھی وجوہات کی بنا پر تعلیمی نظام مفلوج کرنا کوئی عقلمندی نہیں۔یہاں میں والدین سے بھی اپیل کرتی ہوں کہ وہ اس مہنگائی کے طوفان میں بھی اپنے بچوں کے تعلیمی اخراجات کس طرح پورے کررہے ہیں یہ ان سے بہتر کوئی نہیں جانتا سو خدارا کسی بھی حکومتی پالیسی کا حصہ بننے سے پہلے اپنے بچوں کی قابلیت کے لئے فکر مند ہوں کہ آپکا لگا پیسہ ریاست کس شکل میں لوٹا رہی ہے۔

طلبہ قوم کا اثاثہ ہیں حالات کی وجہ سے وہ تخلیقی صلاحیتوں سے ہی محروم نہیں ہورہے بلکہ انکا مستقبل بھی داؤ پر لگ رہا ہے۔حکومت کو چاہئے کہ وہ ایسی پالیسی اختیار کرے جس سے تعلیم پر کوئی حرف نہ آئے اگر مسائل کا حل تعلیمی اداروں کو بند کرنے میں ہے تو پھر باقی ادارے کھلے کیوں رکھے جاتے ہیں انہیں بھی بند کردینا چاہئے۔کسی کو میری بات ناگوار گزری ہو تو معذرت چاہتی ہوں۔میں نے 18 سال میں جو دیکھا اور محسوس کیا اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ تجربات ہیں جو الفاظ کا روپ دھار کے قارئین صدائے میو کے گوش گزار کئے ہیں۔

انصار کی پہلی مسلم خاتون جن کا حق مہر ایمان تھا

آئینہ اعجاز
اعجاز خاں میو
(سیہو وال پسرور)
0301-6320334
ejazmeo68@yahoo.com

نہایت فاضلہ، بہادر اور باایمان خاتون، رسول اکرم ﷺ کے ننھیال کے معزز قبیلہ بنونجّار سے تعلق، جنہیں انصار کی پہلی مسلم خاتون ہونے کا اعزاز حاصل ہوا، جو بیعتِ نساء میں شریک ہوئیں، جنہوں نے صبر، استقامت اور وفاداری کی داستان رقم کی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے صبر پر برکت و دعا فرمائی، جنہوں نے بیٹے کو نبی ﷺ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا، جنہوں نے مہر کے طور پر ایمان کا مطالبہ کیا۔ آپ ان پاکیزہ خواتین میں سے ہیں جن کی شہرت عالم اطراف میں پھیل گئی اور اپنے عظیم و عمدہ اعمال کے ساتھ سخاوت اور نیکیوں کے آسمان میں بلند ہوگئیں۔

مدینہ منورہ کی فضاؤں میں جب اسلام کی کرنیں پہلی بار چمکیں تو جن پاکیزہ نفوس نے سب سے پہلے انوارِ ایمان کو اپنے دلوں میں اتارا، ان میں ایک نام حضرت اُمّ سلیم بنت ملحانؓ کا ہے۔ (آپ اس وقت ایمان لائیں جب آپ ﷺ ابھی مکہ میں تھے پھر جب مدینہ تشریف لائے تو بیعت فرمالی۔) آپ وہ خاتون ہیں جنہوں نے نہ صرف ایمان کی روشنی کو قبول کیا بلکہ اپنے عمل، صبر، اور ایثار سے اسلام کی تاریخ میں ایک دائمی نقش چھوڑا۔ انہی کے بارے میں رسول کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں جنت میں داخل ہوا تو کسی کے چلنے کی آہٹ سنی۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ غُمیصاء بنت ملحانؓ ہیں، انس بن مالکؓ کی والدہ۔"

اس روایت سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضرت اُمّ سلیمؓ کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت بلند و بالا تھا جن کے لیے رسولِ اکرم ﷺ نے جنت میں اعلیٰ مقام کی بشارت دی۔

حضرت اُمّ سلیم بنت ملحانؓ کا اصل نام رُمیصاء یا غمیصاء بھی منقول ہے مگر زیادہ شہرت "اُمّ سلیمؓ" کے نام سے ہوئی۔ آپؓ کے والد کا نام مِلحان بن خالد اور والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔ حضرت ام سلیمؓ حضور ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب کی والدہ، سلمیٰ بنت زید کی پوتی تھیں۔ اس طرح حضرت اُمِّ سلیمؓ، حضور ﷺ کی خالہ اور مشہور صحابی و خادمِ رسول ﷺ حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ ہیں۔

دور جاہلیت میں ان کی شادی مالک بن نضر سے ہوئی۔ ان سے ان کے بیٹے حضرت انس بن مالکؓ پیدا ہوئے۔ جب حضرت ام سلیمؓ مسلمان ہوئیں تو ان کے شوہر اسلام قبول نہ کر سکے اور مکہ چلے گئے، وہیں فوت ہوگئے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کو چھوڑ کر شام کی طرف نکلے۔ وہاں اپنے ایک دشمن سے ملے جس نے ان کو قتل کر دیا۔ جب حضرت ام سلیمؓ کو ان کے قتل کی خبر ملی تو کہا:

"کوئی افسوس نہیں میں انس کو دودھ نہ چھڑاؤں گی یہاں تک کہ وہ خود دودھ کو چھوڑ دیں اور نہ ہی شادی کروں گی جب تک انس مجھے حکم نہ کریں۔"

آپؓ کی دوسرا نکاح حضرت ابوطلحہ انصاریؓ سے ہوا۔ حضرت ابوطلحہؓ اس وقت مسلمان نہیں تھے جب نکاح کا پیغام ملا تو حضرت ام سلیمؓ نے فرمایا:

"میں مسلمان عورت ہوں اور تم مشرک ہو، میں تم سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر تم اسلام قبول کر لو تو وہی میرا مہر ہوگا۔" چنانچہ حضرت ابوطلحہؓ نے اسلام قبول کیا اور یہی ان کا مہر ایمان بنا۔ یہ واقعہ ایمان و ایثار کی بہترین مثال سمجھا جاتا ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں ثابت بنانی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہم نے ام سلیم کے مہر (اسلام) سے زیادہ باعزت اور اچھا مہر نہیں سنا۔"

حضرت انسؓ سے صحیح مروی ہے کہ نبی ﷺ مدینے تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور میری والدہ حضرت ام سلیمؓ آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا:

"یہ انسؓ ہے آپ کی خدمت کریں گے آپ ﷺ نے قبول فرمایا اور کنیت ابوحمزہ رکھی۔"

آپ ﷺ حضرت انسؓ سے مذاق فرماتے اور فرماتے:

"اے دو کانوں والے۔"

حضرت ام سلیمؓ نے حسن، صبر، قوت ایمان، کامل یقین، توکل علی اللہ میں بڑا اونچا مرتبہ پایا۔ اسی بارے میں حضرت انسؓ اپنی والدہ محترمہ کے متعلق بتاتے ہیں کہ میرے ایک بھائی تھے جو حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کے بیٹے تھے (ماں شریک بھائی) ہوئے جن کی کنیت ابوعمیر تھی، انہیں رسول کائنات ﷺ "ابوعمیر" کہہ کر بلاتے تھے۔ وہ ایک چھوٹے پرندے (بلبل یا چڑیا) سے کھیلتے تھے، جسے "نغیر" کہا جاتا تھا۔ جب وہ پرندہ مر گیا تو نبی ﷺ نے ان سے محبت بھری مزاحیہ گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

"اے ابوعمیر! تمہارا نغیر کیا ہوا؟" (بخاری)

ایک مرتبہ ابوعمیر بیمار ہوئے۔ ان کے والد حضرت ابوطلحہؓ کہیں غائب تھے تو بچہ مرض سے وفات پا گیا۔ حضرت ام سلیمؓ نے ان کے کفن وغیرہ کی تیاری کی اور کہا کہ اس معاملہ کی خبر حضرت ابوطلحہؓ کو نہ پہنچاؤ پھر رات کو حضرت ابوطلحہؓ آئے تو ان کے لئے خود کو سنوارہ اور سنگھار کیا۔ حضرت ابوطلحہؓ نے پوچھا کہ ابوعمیر کا کیا ہوا تو فرمانے لگیں کہ اپنی جگہ پر آرام سے ہے، پھر شوہر کے لئے کھانا پیش کیا اور دونوں نے اس طرح بخوشی رات گزاری جس طرح میاں بیوی گزارتے ہیں۔

حضرت ام سلیمؓ شوہر کو کہنے لگیں: اے ابوطلحہؓ! تم فلاں کی اولاد کو جانتے ہو؟ انہوں نے کسی سے عاریتاً چیز مانگی اور اس سے نفع اٹھایا پھر جب ان سے وہ چیز واپس طلب کی گئی تو ان پر دشوار ہوا تو حضرت ابوطلحہؓ نے فرمایا: انہوں نے انصاف نہیں کیا تو پھر حضرت ام سلیمؓ فرمانے لگیں: تیرا فلاں بیٹا جو اللہ عزوجل کی طرف سے عاریتہً آیا تھا وہ اللہ نے واپس لے لیا تو حضرت ابوطلحہ انصاریؓ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اللہ کی بڑائی بیان کی اور فرمایا: خدا کی قسم! میں تجھ کو صبر پر اپنے سے زیادہ غالب نہ ہونے دوں گا۔

جب صبح کو حضرت ابوطلحہؓ نے حضور ﷺ سے ملاقات کی تو آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا:

"اللہ تمہاری گزشتہ رات میں برکت عطا فرمائے۔"

اور اسی رات سے حضرت ام سلیمؓ حاملہ ہوئیں اور ولادت کے بعد بچے کا نام عبداللہ بن طلحہ رکھا گیا۔ یہ صبر کا عجیب نمونہ دونوں میاں بیوی کے لئے بڑا خیر و برکت کا باعث بنا اور حضرت عبداللہ بن ابوطلحہؓ بھی بڑی بابرکت شخصیت بنے۔ حضرت عبداللہؓ کے سات بچے ہوئے اور ساتوں حافظ قرآن تھے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں:

"اللہ کے نبیؐ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ نے انصار و مہاجرین کو میری والدہ کے گھر میں جمع فرمایا اور اُن میں آپس میں بھائی چارہ کروایا، جسے مواخات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔" (مسلم)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ یوم احد کو جب مسلمان شکست کھا کر پیچھے ہٹے تو میں نے حضرت ام سلیم اور حضرت عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ مشکیزے اپنی کمروں پر لادے زخمیوں (مجاہدین) کو پانی پلا رہی تھیں۔ (مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

جب رسول کائنات ﷺ غزوہ خیبر کی طرف نکلے تو حضرت ام سلیمؓ بھی مجاہدین کا اجر حاصل کرنے ساتھ نکل پڑیں۔ جنگ حنین کے دن آپ کے ساتھ بڑا عمدہ واقعہ پیش آیا جو آپ کی بہادری وفضیلت اور اچھی آزمائش پر دلالت کرتا ہے۔

روایت ہے کہ حضرت ام سلیمؓ نے یومِ حنین کو خنجر خریدا اور اپنی کمر میں باندھ لیا حالانکہ وہ اس دن امید سے تھیں تو حضرت ابوطلحہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ حضرت ام سلیمؓ اپنے ساتھ خنجر لئے ہوئے تو حضرت ام سلیمؓ فرمانے لگیں:

"یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی مشرک میرے قریب لگا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔"

صحابہ کرامؓ کی خواتین کے درمیان حضرت ام سلیمؓ نے اونچا مرتبہ حاصل کیا۔ آپؓ کے فضائل میں یہی کافی ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ اپنی مہربانی اور لطف و کرم ان کے ساتھ خاص طور پر رکھتے اور ان کو اپنے اہلِ بیت کا درجہ دیتے۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں:

"آپ اپنی عورتوں کے علاوہ کسی عورت کے گھر داخل نہ ہوتے تھے سوائے حضرت ام سلیمؓ کے گھر کے۔"

ایک مرتبہ ظہر کے وقت نبی کریم ﷺ حضرت ام سلیمؓ کے گھر چمڑے کے بچھونے پر سوئے تو پسینہ بہا تو آپ بیدار ہو گئے دیکھا کہ حضرت ام سلیمؓ اس پسینہ کو سینچ رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "کیا کر رہی ہو۔"

عرض کیا: "جو خیر و برکت آپ ﷺ سے نکل رہی ہے اس کو حاصل کر رہی ہوں۔"

حضرت ام سلیمؓ اس پسینہ مبارک کو اپنی خوشبو کے ساتھ ملاوٹ کر لیتی اس طرح یہ سب سے اچھی خوشبو بن جاتی۔ آپؓ کے بارے میں منقول ہے کہ حضورؐ نے ان کو کچھ موئے مبارک (بال) عطا فرمائے تھے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ جب ہمارے مکان پر تشریف لاتے تو ہماری والدہ آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا فرش بچھا دیتیں، جس پر آپ ﷺ قیلولہ فرماتے۔ جب بیدار ہوتے، تو میری والدہ، حضور ﷺ کا پسینہ اور جھڑے ہوئے بال ایک شیشی میں جمع کر لیا کرتیں۔" (بخاری)

ایک دن رسول کائناتؐ حضرت ام سلیمؓ کے گھر تشریف لائے۔ گھر میں صرف چند کھجوریں، تھوڑا سا گھی اور کچھ آٹا تھا۔ حضرت ام سلیمؓ نے معمولی سا کھانا تیار کیا اور اپنے بیٹے حضرت انسؓ کو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو بلا لاؤ۔ جب حضورؐ تشریف لائے تو ساتھ میں کئی صحابہؓ بھی آ گئے۔ حضرت ام سلیمؓ گھبرا گئیں کہ کھانا تو بہت کم ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: برتن پر کپڑا ڈال دو اور برکت کی دعا کرو پھر سب نے باری کھانا کھایا یہاں تک کہ ستر یا اسی افراد سیر ہو کر کھا چکے مگر کھانا ویسا ہی باقی رہا۔ مشہور قول کے مطابق حضرت ام سلیمؓ نے حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ حضرت ام سلیمؓ کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ عورت اگر ایمان، شعور اور اخلاص کی قوت رکھتی ہو تو وہ نہ صرف گھر بلکہ پورے معاشرے کے لیے روشنی بن سکتی ہے۔

قرآن کی تلاوت کی فضیلت اور روحانی تاثیر

چند یادیں چند باتیں
شگفتہ اُمید گل میو
کوٹرا ڈھاکشن

23ویں تراویح مکمل ہوئی تو میں نے جلدی سے اٹھ کر اپنی بیٹی کو گلے لگا لیا۔ ساتھ ہی دوسری حافظہ کو بھی گلے لگایا جو قرآن سننے میں میری بیٹی کے ساتھ تھی۔ میری آنکھیں بھیگ گئیں، لیکن میں نے دیکھا کہ تمام خواتین آبدیدہ ہو رہی ہیں۔ سب نے مبارکباد پیش کی۔ ذہن میں آیا کہ کل تک نماز تراویح کے لئے جگہ کا انتخاب نہیں ہوا تھا۔ آج دیکھیں، تراویح الوداع کر دی گئیں۔ ماشاء اللہ، ماشاء اللہ۔

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے جو انسانیت کی ہدایت، اصلاح اور کامیابی کے لئے نازل کیا گیا۔ اس کی تلاوت دلوں کو سکون، روح کو تازگی اور زندگی کو مقصد عطا کرتی ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا ہے، اسے ایک عجیب روحانی خوشی محسوس ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان قرآن کی تلاوت، حفظ اور اس کی تعلیم کو اپنی زندگی کا قیمتی سرمایہ سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت صرف الفاظ پڑھنے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک روحانی تجربہ ہے۔ جب کوئی شخص اخلاص کے ساتھ قرآن پڑھتا ہے تو اس کے دل میں سکون اور نور پیدا ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرتے ہیں جو یقیناً بہت بڑا اعزاز اور اللہ کی خاص نعمت ہے۔ حافظِ قرآن نہ صرف خود قرآن سے وابستہ ہوتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی اس نور سے روشناس کراتا ہے اسی وجہ سے جب کہیں دستار بندی یا تکمیلِ قرآن کی تقریب ہوتی ہے تو یہ صرف ایک رسم نہیں، بلکہ قرآن سے محبت اور عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

رمضان المبارک میں قرآن سے تعلق اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ اس مہینے میں نمازِ تراویح میں پورا قرآن سننے اور سنانے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے یہ لمحے ایمان کو تازہ کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات انسان نماز میں قرآن پڑھتے ہوئے خود کو بھول جاتا ہے اور اللہ کی یاد میں اتنا محو ہو جاتا ہے کہ وقت کا احساس ہی نہیں رہتا۔ تاریخِ اسلام میں ہمیں اس کی روشن مثالیں ملتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قیام اللیل میں لمبی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ رات کی نماز میں اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے۔ جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں قرآن کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ ایک حدیث کے مطابق جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اسے دس نیکیوں کا اجر ملتا ہے۔ گویا قرآن کی تلاوت انسان کے اعمال نامے کو نیکیوں سے بھر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پڑھنے اور پڑھانے والے کو اسلام میں بہت بلند مقام حاصل ہے۔ قرآن صرف پڑھنے کے لئے نہیں بلکہ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کے لئے بھی ہے۔ جب مسلمان قرآن کو سمجھ کر اس پر عمل کرتے ہیں تو ان کی زندگیوں میں انقلاب آ جاتا ہے۔ قرآن انسان کو اخلاق، عدل، صبر، محبت اور انسانیت کا درس دیتا ہے۔

آخر میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں رمضان المبارک کے علاوہ بھی قرآنِ کریم پڑھنے، سننے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بے شک قرآن ہی وہ نور ہے جو دلوں کو زندہ اور زندگیوں کو کامیاب بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن سے سچی محبت عطا فرمائے (آمین)

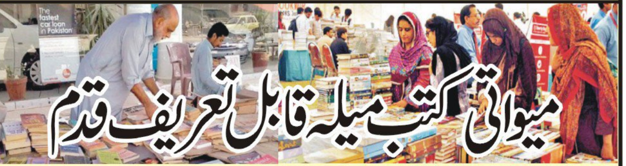

میواتی کتب میلہ قابل تعریف قدم

مسز محمد افضل میو (بہاولپور)

میں بہت زیادہ پڑھی لکھی نہیں اور نہ میں نے کبھی کوئی کالم لکھا ہے البتہ اپنے بزرگوں کے پاس بیٹھنے کی وجہ سے اپنی قوم کی تاریخ سے دلچسپی ہے اسی لئے میں صدائے میو نیوز کے نام سے فیس بک کے پیج پر بیرسٹر کے بی خاں اور قیس چودھری صاحب کے کام ضرور پڑھتی ہوں۔ اور اسی پیج کے ذریعے معلوم ہوا کہ 18 اپریل کو پہلی بار میواتی کتب میلہ سجایا جا رہا ہے۔ میں نے سنا تھا کہ میو تاریخ پر بہت سی کتابیں مارکیٹ میں آ چکی ہیں لیکن میری نظر سے ایک دو کتابیں ہی گزری ہیں۔ میں تو شائد اس کتابی میلہ میں شرکت نہ کر سکوں اور میرا کوئی اتنا بڑا بیٹا بھی نہیں کہ اُسے بھیج سکوں، شوہر بھی سعودی عرب ہوتے ہیں پھر بھی کوشش کروں گی کہ پہلی بار ہونے والے اس پروگرام سے کسی نہ کسی طرح استفادہ حاصل کر سکوں۔ میں نہیں جانتی کی یہ کس کی سوچ ہے جو بھی یہ پروگرام کر رہا ہے اُس بھائی کو بہن بن کر سلوٹ کرتی ہوں۔

پاکستان بھر میں بہت سے ایسے لوگ ہونگے جنہیں میری طرح اپنی قوم کی تاریخ سے دلچسپی تو ہوگی اور انہیں پتہ بھی نہیں ہوگا کہ پاکستان میں بھی بہت سی ایسی کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن کے ذریعے اپنی قوم کی تاریخ جاننے کا موقع مل سکتا ہے اور کن لوگوں نے اپنی قوم کی تاریخ پر لکھا ہے ان کے ناموں سے بھی واقفیت ہو جائے گی۔ سنا ہے اس موقع پر میواتی مشاعرہ بھی ہوگا۔ شرکت کی تو حسرت ہی رہے گی اس لئے صدائے میو والے بھائیوں سے کہہ سکتی ہوں کہ میواتی مشاعرہ سوشل میڈیا پر لائیو ضرور چلایا جائے تا کہ میری طرح کے مجبور لوگ بھی گھر بیٹھے ہی اس پروگرام سے فائدہ اُٹھا سکیں امید ہے میرے ادنیٰ سے مشورہ پر ضرور عمل کیا جائے گا۔ اور یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ میواتی کتب میلہ پہلی اور آخری دفعہ ہی نہ کیا جائے بلکہ ہر سال ضلع بدل بدل کر پروگرام کیا جائے تا کہ ہر علاقے کے لوگوں تک برادری کی تاریخی و ادبی کتب پہنچ سکیں۔

آخر میں اپنے تمام بہن بھائیوں سے گزارش کروں گی کہ اس طرح کے پروگرامز کی کامیابی کیلئے سب اپنا کردار ادا کیا کریں تا کہ اجتماعی سوچ کے حامل لوگ مایوسی کا شکار نہ ہو سکیں اور جتنے بھی بہن بھائی اس پروگرام میں شامل ہو سکتے ہیں وہ 18 اپریل کو کپس کالج کا ہنہ کیمپس ضرور پہنچیں یقینی طور انہیں پروگرام میں شرکت کر کے خوشی ہوگی۔

تمام تر سہولیات سے آراستہ رہائشی سکیم
7 مرلہ 4 مرلہ
5 مرلہ 3 مرلہ
نیو
آبادی سرائچ

صوئے آصل سے صرف 5 کلومیٹر جانب سرائچ
چیف ایگزیکٹو
چوہدری نوید سرفراز
0300-4870945
ہیڈ آفس
حلکے سٹاپ مین فیروز پور روڈ لاہور

EVA,PU,PCU اور سکول شوز کی تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
طارق شوز

ہول سیل پوائنٹ شوروم
عاطف ندیم
0315-8535755
طارق محمود میو
0301-4846133
بالمقابل پٹرولنگ پولیس چیک پوسٹ نزد مصطفےٰ آباد (للیانی) نہر

ایمانداری ہمارا نصب العین
کوالٹی میں نمبر ون
کرم اللہ
پٹرولیم
TOTAL
کاناکاچھا فلائی اوور نیو ڈیفنس روڈ
لاہور

چیف ایگزیکٹو
حاجی نیاز خاں باگھوڑیا
0300-8463844

پاکستان صدائے میو فورم کی طرف سے
18 اپریل کو کپس کالج کاہنہ کیمپس میں
میواتی ادبی میلہ
میں آنیوالے مہمانوں کو
خوش آمدید

منجانب
رفاقت علی میو
(سابق صدر)
پاکستان میو اتحاد
کوپراں کلاں
ضلع سیالکوٹ

ZOOM
حاجی نیاز
اینڈ عرفان
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (الحدیث)
ایک کلومیٹر صوئے آصل ہیر روڈ
ضلع لاہور
پٹرولیم

حاجی محمد نیاز بھاگوڑیا
(شیرا پوتا)
0300-8463844
محمد عرفان جٹ
0313-4987011

SHAMMAAS HONEY
100%
قدرتی، خالص اور جنگلی
مختلف اعلیٰ اقسام کا شہد دستیاب ہے

شمّاس
مکس
اچار
عجوہ کھجور
شمّاس شہد مرکز
صرف کاروباری اور ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں
زوم پٹرول پمپ مین رائیونڈ روڈ قصور

چیف ایگزیکٹو
محمد سرور خان میو
0333-4921386

18 اپریل کو لاہور میں ہونیوالے
میواتی کتب ادبی میلہ
میں شرکت کرنیوالے معززین برادری کو
خوش آمدید

خدمت بلا تفریق
S.M.F
منجانب
چوہدری
سعید اقبال میو
سینئر نائب صدر
پاکستان صدائے میو فورم ضلع لاہور
0300-4649920

ZOOM
ٹنڈو الہیار اور گردونواح میں کسی بھی قسم کی
معیاری اور پائیدار تعمیرات کیلئے
آج ہی رابطہ کریں
ٹھیکیدار

محمد رمضان میو
جنرل کونسلر
نائب صدر پاکستان میو اتحاد سندھ
0300-3087297

بیگم اصغری زین ٹرسٹ

نصف دائرہ
پروفیسر حکیم بابر میو (لاہور)
0300-4363251

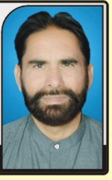

علم، تاریخ اور تحقیق کا سفر ہمیشہ خاموشی سے پروان چڑھتا ہے اور وقت آنے پر مکمل نظام اور ادارہ بن جاتا ہے، بیگم اصغری زین ٹرسٹ ہسپتال نے بھی ایک خاموش تحریک کی صورت میں آج سے پندرہ سال پہلے اپنے تحقیقی سفر کا آغاز کیا تھا۔ یہ سفر دشوار گزار راستوں سے گزرتا مالی مشکلات کی خندقیں عبور کرتا ہوا بتدریج سفر کرتا رہا اس ادارے کی استقامت اور اخلاص کی ایک سادہ لیکن بامقصد داستان ہے۔ ہر ادارہ ایک فکر لیکر میدان میں اترتا ہے اس ادارے کی منزل صحت تعلیم اور تحقیق تھی، تحقیق کے دو پہلو تھے میو کی گمشدہ تاریخ کا تحقیقاتی و تجزیاتی مطالعہ، تیسرا مقصد فروغ تعلیم اور صحت عامہ کا فلاحی پروگرام۔ مالی وسائل کی کمی ادارے کا سب سے بڑا مسئلہ تھا کیونکہ ادارے کے پاس ڈونیشن کے ذرائع نہیں ہیں۔ ادارے کو صرف سروال فارما کی معاونت حاصل تھی۔ تحقیقی سفر میں پیش آنے والی مشکلات کا احاطہ کرنا کسی بھی طرح ممکن نہیں۔

ادارے کا سب سے بڑا مشن میومہر کی ان لکھی تاریخ لکھنا تھا۔ اللہ کے فضل سے ادارہ "تاریخ میومہر گڑھ" کی کل 10 دس جلدیں لکھنے میں کامیاب ہوا۔ مذکورہ تاریخ بندہ ناچیز (ادارے کے بانی چیرمین پروفیسر حکیم بابر) کے قلم سے لکھی گئی۔ دوسرا کام ریسرچ سنٹر کی تعمیر تھی۔ ہم نے 2014 میں بیگم اصغری زین کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر میموریل شہدائے میوات (بی کے ایل آئی ریسرچ سنٹر میموریل شہدائے میوات) کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ خاموش سنگ بنیاد تھی۔ تین منزلہ عمارت 25000 ہزار مربع فٹ کل رقبہ 4 کنال عطیہ زمین چیئرمین ٹرسٹ ایک منزل تکمیل کے آخری مراحل، دوسری منزل چھت ڈال دی، تیسری منزل چھت کی منتظر، اسی عمارت کے ایک ہال میں (OPD BKLI) 27 رمضان 2026 آغاز ہو چکا۔ شعبہ میو تاریخ کا عارضی ہال مختص کر دیا گیا۔

بی کے ایل آئی ریسرچ جرنل کا آغاز ہو چکا، پہلی دو سالہ ریسرچ کانفرنس کا جلد اہتمام کیا جائے گا۔ اسی سال میو قوم کی موجودگی میں انشاء اللہ میومہر گڑھ طبیہ میڈیکل کالج کا سنگ بنیاد رکھا جائیگا جسکا نقشہ بنوایا جا رہا ہے۔ تاہم "دلی دور است" کیونکہ ابھی لائبریری، لیبارٹری، عملی تجربہ گاہ، ڈیٹا سنٹر، ریسرچ آفس، کانفرنس ہال، پبلشنگ یونٹ، آئی ٹی اور ڈکٹیٹر لیب، میوزیم ہال، اور ٹریننگ سنٹر کے تعمیراتی کام باقی ہیں۔

ادارے قوم اور ملک کے ہوتے ہیں۔ ان کے وسائل قوم کے مخیر برداشت کرتے ہیں۔ فکر ہمیشہ کسی ایک فرد کی ہوتی ہے اور جب وہ فکر اداروں کی شکل اختیار کر لیتی ہے تو وہ ادارے ملک اور قوم کی میراث بن جاتے ہیں اور پھر ان سے علم کی روشنی جنم لیتی ہے جو قوموں کے درخشندہ مستقبل کی امید ہوتی ہے۔ ان ادارروں کے محافظ اور نگہبان اہل ثروت ہوتے ہیں۔ حالات جیسے بھی ہوں ہم انشاء اللہ اپنے کام کو جلد ہی پایہ تکمیل تک پہنچا کر اپنی قوم کو خوشخبری دے کر یہ پیغام دینے کی کوشش کرینگے کہ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ایسا بھی ہوتا ھے!

کاش تمام ہسپتال چلڈرن جیسے ہو جائیں

گھر کی بات
نجمہ سلمان میو (لاہور)

گذشتہ دنوں ہمارے گھر کی رونق (پوتی) کی اچانک طبیعت خراب ہوئی تو ہم قریبی ہسپتال عارف میموریل گلویڑہ لے کر پہنچے کئی دن کی دوائی کے بعد بھی فرق نہ پڑا تو انہیں داخل کرا دیا لیکن وہاں کے ڈاکٹرز کی کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ معاملہ کیا ہے مجبوراً چلڈرن ہسپتال ریفر کر دیا گیا۔ ہم عید سے پہلے 7 دن ہسپتال میں رہے پہلے ہم کسی نہ کسی بچے کی عیادت کیلئے ہی چلڈرن گئے تھے لیکن پہلی بار وہاں وقت گزرا تو وہاں کے معاملات اور ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کی نہ صرف ذمہ دارانہ خدمات دیکھ کر خوشی ہوئی بلکہ پنجاب حکومت کی طرف سے سحر وافطار کا بہترین انتظام اور عید سے پہلے بچوں کو تحائف اور اُن کی ماؤں کو عید کے سوٹ دینا کسی ہسپتال میں پہلی بار ایسا دیکھا تھا۔

یوں تو ہماری رہنمائی میں حافظ صاحب کے تعلق والے ڈاکٹر عاقب رشید اور شجاع آباد کے ڈاکٹر فیصل سعید نے بھرپور کردار ادا کیا لیکن عید کی وجہ سے ہم نے بچی کو گھر لے جانے کی بات کی تو انہی کی زبانی معلوم ہوا کہ بچی کو جو روزانہ تین انجکشن لگائے جا رہے ہیں ان کی قیمت 21 ہزار روپے ہے اگر گھر جاتے ہیں تو یہ انجکشن خرید کر لگانے پڑیں گے لیکن چاند رات کو ہی انجکشن کا کورس پورا ہو گیا اور ہمیں گھر بھیج دیا گیا۔ عارف میموریل میں تین دن میں تیس چالیس ہزار روپے خرچ ہوئے۔ چلڈرن میں 7 دن کے علاج میں یقیناً ایک لاکھ روپے سے زیادہ کا خرچہ آیا ہو گا مگر ہمارا ایک پیسہ بھی نہ لگا جو کہ ہمارے لئے حیران کن بات تھی اگر تمام ہسپتالوں کے معاملات چلڈرن جیسے ہو جائیں یا کر دیئے جائیں تو کسی کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

روسو اور معاہدہ عمرانی

موقف
فرحان بادشاہ میو
(لاہور)
0300-5555113

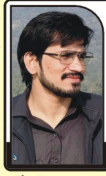

روسو کو جدید جمہوریت اور عوامی حاکمیت کے اہم ترین مفکرین میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کی کتاب The Social Contract نے یہ بنیادی اصول پیش کیا کہ اقتدار کا سرچشمہ عوام ہیں، کوئی بادشاہ یا موروثی طبقہ نہیں۔ یہی تصور بعد میں French Revolution کی فکری بنیادوں میں شامل ہوا اور انقلابی قیادت، خصوصاً Maximilien Robespierre نے اسے اخلاقی جواز کے طور پر اپنایا۔

روسو کے مطابق انسان فطری حالت میں آزاد اور نسبتاً مساوی تھا مگر نجی ملکیت کے قیام نے عدمِ مساوات اور طاقت کے ارتکاز کو جنم دیا۔ اس مسئلے کا حل وہ "معاہدہ عمرانی" میں دیکھتے ہیں جہاں تمام شہری مل کر ایک اجتماعی سیاسی برادری تشکیل دیتے ہیں۔ اس برادری کا بنیادی اصول "جرنل وِل" یا مفادِ عامہ ہے — یعنی قانون صرف اسی وقت جائز ہے جب وہ سب کی عمومی بھلائی کے لیے ہو، نہ کہ کسی خاص فرد یا طبقے کے فائدے کے لیے۔ لیکن یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے: اس "سب" میں کون شامل ہے؟ روسو کا تصورِ شہری ایک خودمختار، بااختیار اور سیاسی طور پر فعال فرد پر مبنی ہے۔ تاریخی طور پر یہ مقام ہر ایک کو حاصل نہیں تھا۔ عورتیں، غریب طبقات اور نوآبادیاتی دنیا کے لوگ اس سیاسی برادری میں عملاً شامل نہیں تھے۔ یوں مساوات کا اصول پیش کرنے کے باوجود اس کی عملی حدود موجود رہیں۔

"جرنل وِل" کا تصور اخلاقی طور پر بلند ہے، مگر اس کی تعبیر کا اختیار کس کے پاس ہو گا؟ اگر مفادِ عامہ کی تعریف وہی لوگ کریں جو طاقت کے قریب ہیں تو یہ اصول اکثریت یا مقتدر گروہ کے حق میں استعمال ہو سکتا ہے۔ روسو نمائندہ جمہوریت پر تنقید کرتے ہیں اور براہِ راست عوامی شرکت کے حامی ہیں مگر بڑے اور پیچیدہ معاشروں میں اس تصور کا نفاذ ہمیشہ آسان نہیں رہا۔ اس عملی دشواری نے بعد کے ادوار میں اس نظریے کی مختلف تعبیرات کو جنم دیا۔

روسو کی نجی زندگی بھی ان کے نظریات کے ساتھ ایک تناؤ ظاہر کرتی ہے۔ مساوات کے داعی ہونے کے باوجود وہ عورتوں کو مردوں پر منحصر سمجھتے تھے۔ ان کی ذاتی کمزوریاں جیسا کہ اپنے بچوں کو نگہداشت کے ادارے میں چھوڑ دینا — ان کے اخلاقی دعووں کے ساتھ ایک تضاد پیش کرتی ہیں تاہم یہ تضاد ان کی فکری اہمیت کو ختم نہیں کرتا بلکہ اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ بڑے نظریات بھی اپنے عہد کی حدود سے آزاد نہیں ہوتے۔

یوں روسو کی فکر کو نہ تو مکمل طور پر مثالی بنایا جا سکتا ہے اور نہ مکمل طور پر رد کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے حاکمیت کو بادشاہ سے لے کر عوام کے سپرد کیا جو جدید سیاسی شعور کی ایک بڑی پیش رفت تھی۔ لیکن اس عوام کی تعریف کو مسلسل وسیع اور شمولیتی بنانے کی ضرورت باقی رہی۔ روسو ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ آزادی اور مساوات کے اصول جامد نہیں ہوتے انہیں ہر عہد میں نئے سماجی اور سیاسی حالات کے مطابق از سرِ نو سمجھنا اور برتنا پڑتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بالوت پال

بالوت پال تومر نسل سے تعلق رکھتی ہے۔ بالوت کی وجہ تسمیہ اس کا مورث اعلیٰ ہے جس نام کرسی نامہ میں سوارانا عرف بالا آیا ہے اسی بالا سے بالوت بنا ہے۔ ہندوستان کی دوسری قوموں مثلاً راجپوت مینا میروں میں بھی بالوت گوت ملتا ہے مگر ان کا شجرہ نسب بالوت میوؤں کے مورث اڑنگ پال سے نہیں ملتا۔

کاکورانا کی تقسیم کے مطابق بالوت پاک کے 210 گاؤں ہیں اور موضع اکاتہ، سیملہ خورد، گوبند گڑھ ان کی چودھر کے گاؤں شمار ہوتے ہیں۔ بالوت پال کی آبادی اگرچہ کافی ہے مگر بیشتر آبادی بیرون میوات پائی

اقتباس: تاریخ میو چھتری

جاتی ہے کیونکہ یہ لوگ غیاث الدین بلبن کی تباہ کاروں کے دوران میوات چھوڑ کر چلے گئے تھے اور میان دو آب گنگ وجمن اور مالوہ وغیرہ میں جا کر آباد ہوئے۔ ہمارے نزدیک بالوت کی دو نسلیں ہیں ایک وہ جو کاکو رانا کی اولاد ہیں اور دوسری وہ جو بالاہنسی کہلاتے ہیں۔ غالباً یہی وہ سلسلہ نسب ہے جو برہمن راجپوت اور جاٹوں تک میں پایا جاتا ہے لیکن اب ان نسلوں میں اس قدر ملاوٹ ہو چکی ہے کہ ان کی تقسیم یا شناخت ناممکن ہے۔

دلائل الٹا اثر کیوں کرتے ہیں؟

افکار عامرانہ
ڈاکٹر عامر اسرار میو
(اسلام آباد)
0313-7373737

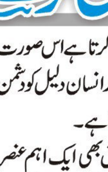

انسانی نفسیات کا ایک نہایت دلچسپ پہلو یہ ہے کہ بعض اوقات مضبوط دلائل اور ٹھوس شواہد بھی لوگوں کی رائے تبدیل نہیں کر پاتے بلکہ کئی مرتبہ اس کا الٹا اثر ہوتا ہے اور انسان اپنے پہلے سے قائم نظریے پر مزید مضبوطی سے جم جاتا ہے۔ نفسیات میں اس رجحان کو "بیک فائر ایفیکٹ" کہا جاتا ہے۔ بظاہر یہ بات حیران کن محسوس ہوتی ہے کہ جب کسی کے سامنے واضح حقائق پیش کیے جائیں تو وہ انہیں قبول کرنے کے بجائے انکار کیوں کرتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انسانی دماغ صرف حقائق کی بنیاد پر فیصلے نہیں کرتا بلکہ اپنی انا اور شناخت کے تحفظ کو بھی انتہائی اہمیت دیتا ہے۔ جب کسی کے بنیادی عقیدے یا نظریے کو چیلنج کیا جاتا ہے تو وہ اسے محض ایک دلیل نہیں بلکہ اپنی ذات پر حملہ محسوس کرنے لگتا ہے۔

اس رویے کی ایک اہم وجہ ذہنی تناؤ ہے۔ جب انسان کو اپنی سوچ کے برعکس کوئی مضبوط دلیل سننے کو ملتی ہے تو اس کے ذہن میں ایک طرح کی بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اس کیفیت سے بچنے کے لیے دماغ ایک آسان راستہ اختیار کرتا ہے دلیل کو ہی مسترد کر دیا جائے۔ اسی طرح دماغ کا دفاعی نظام بھی اس عمل میں کردار ادا کرتا ہے۔ جب انسان کو محسوس ہوتا ہے کہ اس کے نظریات پر حملہ ہو رہا ہے تو دماغ کا وہی حصہ متحرک ہو جاتا ہے جو جسمانی خطرے کے وقت "لڑو یا بھاگو" کا ردعمل پیدا کرتا ہے اس صورت میں منطقی سوچ پیچھے رہ جاتی ہے اور انسان دلیل کو دشمن کے حملے کی طرح محسوس کرنے لگتا ہے۔

اس کے علاوہ سماجی تعلق بھی ایک اہم عنصر ہے۔ اکثر ہمارے نظریات ہمیں کسی خاص گروہ، جماعت یا کمیونٹی سے جوڑتے ہیں۔ اگر ہم اپنی رائے بدل لیں تو ہمیں یہ خوف لاحق ہو جاتا ہے کہ شاید ہم اپنے سماجی حلقے سے الگ تھلگ ہو جائیں گے۔ یہی خوف انسان کو اپنے پرانے موقف سے چمٹے رہنے پر مجبور کرتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر دلائل کا الٹا اثر ہو سکتا ہے تو پھر اختلافِ رائے کی صورت میں کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟ ماہرین نفسیات کے مطابق اس کا حل سخت بحث یا تیز دلائل میں نہیں بلکہ نرم اور حکمت بھری گفتگو میں پوشیدہ ہے۔ سب سے پہلے ضروری ہے کہ گفتگو میں ہمدردی اور احترام کا عنصر شامل ہو۔ جب انسان خود کو محفوظ اور محترم محسوس کرتا ہے تو اس کے لیے نئے خیالات سننا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح براہِ راست یہ کہنا کہ "آپ غلط ہیں" اکثر بحث کو مزید بگاڑ دیتا ہے۔ اس کے بجائے بہتر طریقہ یہ ہے کہ سوال کیا جائے کہ "آپ کا یہ نظریہ عملی طور پر کیسے کام کرتا ہے؟" جب لوگ خود اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہیں تو انہیں اپنی دلیل کی کمزوریاں خود ہی نظر آنے لگتی ہیں۔

ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ نظریے کو شخصیت سے الگ رکھا جائے۔ کسی غلط فہمی کا دور ہونا انسان کی ذہانت یا شخصیت کی کمزوری نہیں بلکہ سیکھنے کے عمل کا حصہ ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ علم کی ترقی اسی عمل سے ممکن ہوئی ہے۔ اسی طرح یہ توقع بھی غیر حقیقت پسندانہ ہے کہ کوئی شخص ایک ہی لمحے میں اپنا پورا نظریہ بدل دے گا۔ بہتر یہ ہے کہ گفتگو کو چھوٹے چھوٹے نکات پر آگے بڑھایا جائے اور جہاں اتفاق ممکن ہو وہاں سے بات شروع کی جائے۔

آخر میں ایک اور حکمت یہ ہے کہ اگر گفتگو جذباتی رخ اختیار کر لے تو خاموشی اختیار کرنا بھی دانشمندی ہے۔ غصے اور جذبات کی حالت میں عقل کا دروازہ اکثر بند ہو جاتا ہے۔ درحقیقت اختلافِ رائے انسانی معاشروں کی فطری حقیقت ہے۔ لیکن اگر ہم انسانی نفسیات کو سمجھتے ہوئے مکالمے کا راستہ اختیار کریں تو شاید ہم نہ صرف دوسروں کو بہتر طور پر سمجھ سکیں بلکہ خود بھی سچائی کے زیادہ قریب پہنچ سکیں۔

نگینہ، ساکرس

نگینہ: فیروز پور جھرکہ تحصیل کا مشہور قصبہ ہے جو اکبری عہد میں تجارہ سرکار پرگنہ رہ چکا ہے اسی طرح سے نواب احمد بخش مرحوم کی ریاست فیروز پور جھرکہ پرگنہ بھی رہا ہے۔ اس گاؤں میں گوروال گوت کی بسواداری ہے۔

ساکرس: یہ قصبہ بھی فیروز پور جھرکہ تحصیل میں واقع ہے جو کسی زمانے میں بہت اہم پرگنہ یعنی تحصیل رہ چکا ہے اس گاؤں میں بیسرا اور بلاوت دو گوتوں کی بسواداری ہے۔ ساکرس کے آس پاس اسکے متعدد بنگلے بھی آباد ہیں جو ساکرس کے گاؤں کہلاتے ہیں۔ بیباک سہارنپور مورخہ 21 دسمبر 71ء کی اشاعت میں جناب

اقتباس: تاریخ میو چھتری

ظل الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ ساکرس میں 701ھ مطابق 1301ء میں قاضی عنایت اللہ صاحب مصنف رسالہ فقہ ہندی اردو منظوم تالیف 1074ھ کے اجداد سلطان علاء الدین خلجی کی طرف سے قضاء افتاء اور احتساب کے عہدے پر تھے۔

ساکرس میں تقریباً 500 سال تک اس خاندان نے یہ ذمہ داریاں ادا کیں اور اشاعت اسلام کا زبردست کام انجام دیا۔ بلاوت نسل میں یہاں ایک بہت بڑے عالم دین حضرت مولانا عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی پیدا ہوئے جن کا مزار آج بھی یہاں موجود ہے۔ مشہور شخصیت چودھری مجاہد خاں میو بھی یہیں کے تھے۔ اس گاؤں میں چودھرات بھی ہے جو بیسر گوت کے پاس ہے

بزمِ ادب
صدائے میو

یاد رکھتا ہوں!
انتخاب: حافظ سلمان طارق میو

میں لوگوں سے ملاقاتوں کے لمحے یاد رکھتا ہوں
میں باتیں بھول بھی جاؤں تو لہجے یاد رکھتا ہوں
سرِ محفل نگاہیں مجھ پہ جن لوگوں کی پڑتی ہیں
نگاہوں کے معنی سے وہ چہرے یاد رکھتا ہوں
ذرا سا ہٹ کے چلتا ہوں زمانے کی روایت سے
کہ جن پہ بوجھ میں ڈالوں وہ کاندھے یاد رکھتا ہوں
میں یوں تو بھول جاتا ہوں خراشیں تلخ باتوں کی
مگر جو زخم گہرے دیں وہ رویے یاد رکھتا ہوں

الفت میں ملاوٹ کرنا
انتخاب: سعید اقبال میو (آرائیاں)

یاد آؤں تو بس اتنی سی عنایت کرنا
اپنے بدلے ہوئے لہجے کی وضاحت کرنا
تم تو چاہت کا شاہکار ہوا کرتے تھے
کس سے سیکھا ہے الفت میں ملاوٹ کرنا
ہم سزاؤں کے حق دار بنے ہیں کب سے
تم ہی کہہ دو کہ جرم ہے کیا محبت کرنا؟
تیری فرقت میں یہ آنکھیں ابھی تک نم ہیں
کبھی آنا میری آنکھوں کی زیارت کرنا

موئے بھول جا!
احمد فہیم میو (لاہور)

میری بات سُن موئے جان دے موئے بھول جا
تنک اپنا آپ پہ دھیان دے موئے بُھول جا
نہ فرق پڑے تیرا جھوٹ سُو میری ذات پہ
نئی بات کر نیو بیان دے موئے بھول جا
میرا راجہ موپہ کرم ہے رب کو بڈو کرم
سبھی بے گھرن کو مکان دے موئے بُھول جا
جے اُٹھا تو کرلیا قید سورج اے مُٹھی میں
تو گُو مولا ایسی اُٹھان دے موئے بھول جا
جو بُتن کی پُوجا میں ہے مگن میرو پیر ہے
واکا کان میں بی اذان دے موئے بھول جا
میرا دیس کا یہ سبھی جوان ہاں تیر سا
میرا راجہ ان گُو کمان دے موئے بھول جا
میری قوم اے نہ نراس کر میرا صاحبا
یا گُو منزل کو نشان دے موئے بُھول جا
جو بھٹک گیو واکو سات دے بھلو جانؔ کے
وا گُو راستہ کی پچھان دے موئے بھول جا
میری مان دُنیا اے تیاگ مت میرے واسطے
میری جان موگو زبان دے موئے بُھول جا
میری بات احمدؔ فہیم سُو کوئی جا کہے
ارے خود کو مان سمان دے موئے بُھول جا

جھوٹ بولنا پڑتا ہے!
رشید احمد میواتی (مرحوم)

آنکھوں میں غم کے دیپ جلانے کے واسطے
کچھ سوز لازمی ہے فسانے کے واسطے
یاروں نے کیا بتاؤں کہ کتنے جتن کئے
مجھ کو تری نظر سے گرانے کے واسطے
ہر روز جھوٹ بولنا پڑتا ہے دوستو
مجھ کو بس ایک جھوٹ چھپانے کے واسطے
ہنس کر قبول کی ہے زمانے کی دشمنی
میں نے تمہارا ساتھ نبھانے کے واسطے
پانی سمجھ کے خون جگر کا بہا دیا
اپنے چمن میں پھول کھلانے کے واسطے
کچھ اس طرح بسا ہے مرے دل میں وہ رشیدؔ
صدیاں بھی کم ہیں اس کو بھلانے کے واسطے

غزل
ریاض رومانی میو (مرحوم)

اب کوئی حرفِ تسلی نہ دعا ملتی ہے
لوٹ کر آتی ہوئی اپنی صدا ملتی ہے
دیکھیں جس کی طرف آنکھ چرا لیتا ہے
کوچہ یار میں کچھ ایسی ہوا ملتی ہے
پڑکے بیمار بھی کیا کیجئے صاحب کے یہاں
پوچھنے والا کوئی ہے نہ دوا ملتی ہے
اُس کے رستے میں کھڑے ہیں تو سبب ہے اسکا
وہ گزرتا ہے تو آنچل کی ہوا ملتی ہے
کچھ نئے رنگ ابھرتے ہیں شفق پر اس دم
شبِ تاریک سے جب روشنی آ ملتی ہے
تیرے خط پھاڑنا آسان کہاں ہوتا ہے
جُرم ہاتھوں کا مگر دل کو سزا ملتی ہے

غزل
شاہینہ خاتون شبنم (انڈیا)

تیری دنیا سے نہیں اپنی کہانی کہتے
حال دل تجھ سے اگر اپنی زبانی کہتے
تذکرہ اپنا جو ہم عہد، جوانی کہتے
اس کی تصویر کو تصویر پرانی کہتے
عمر رفتہ کو اگر تھوڑا سکوں مل جاتا
زندگی تجھ کو بھی موجوں کی روانی کہتے
ہم کو لوٹا دے کوئی عہد گذشتہ کی کتاب
ہم جسے پڑھ کے کبھی مصرعۂ ثانی کہتے
تم بھی چنگیز ہلاکو سا نہ رکھتے جو مزاج
پھر غریبوں کے لہو کو نہ پانی کہتے
وقتِ صبح جو ہمیں روز جگاتا ہے فقیر
اس کی آواز کو ہم سنت کی بانی کہتے
کاش شبنم ہمیں اعجاز یہ حاصل ہوتا
شعر ہم بھی گل و بلبل کی زبانی کہتے

صیاد بہت ہیں!
ڈاکٹر ہارون میو (مرحوم)

انسان کا فقدان ہے افراد بہت ہیں
باغباں کے روپ میں صیاد بہت ہیں
تقلید میں اغیار کی مصروف ہے عالم
خوشحال کم ہی لوگ ہیں برباد بہت ہیں
عشق میں ہر ایک اُترتا نہیں پورا
گو تیشہ اُٹھائے ہوئے فرہاد بہت ہیں
کیڑے نکالنے کی روایت تو عام ہے
نا واقفِ اصلاح نقاد بہت ہیں
جاری ہے رقص موت کا ہاروںؔ ہر طرف
بے چار گی کے چار سُو جلاد بہت ہیں

سلامت رکھنی ہے!
ڈاکٹر طاہر شبیر میو (لاہور)

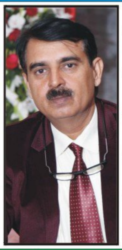

سر پہ اگر دستار سلامت رکھنی ہے
لفظوں کی تلوار سلامت رکھنی ہے
اپنا آپ بچانا ہے ہر دشمن سے
سوچوں میں دیوار سلامت رکھنی ہے
سب سے آگے ہونگے ہم ہی منزل تک
قدموں کی رفتار سلامت رکھنی ہے
زندہ رکھنا ہے ہم نے سُوتال کو بھی
پائل کی جھنکار سلامت رکھنی ہے
ممکن ہے کل لوگ ہماری بات سُنیں
ہونٹوں پہ گفتار سلامت رکھنی ہے
مرتے دم تک ہم نے اپنی آزادی
مل کر مرے یار سلامت رکھنی ہے

غزل
بشیر احمد سحر میو (مرحوم) پتوکی

اُجڑی بستیاں بس جاتی ہیں بچھڑے بھی مل جاتے ہیں
شام ڈھلے تو یہ پنچھی بھی لوٹ گھروں کو آتے ہیں
پیارے پیا کو بچھڑے کتنے وقت ہی بیت گئے
نین بچھا کر راہوں میں ہم رستے روز سجاتے ہیں
پیار پیا کا کھا کھا جائے آگ بھری من آنگن میں
کھول جھروکے راہ تکوں یہ رو رو نین بُلاتے ہیں
کیسے روکوں جوبن دھارا پیار کی رُت بھی گزری جائے
پردیسی سے لگن لگا کر کیسے لوگ نبھاتے ہیں
بھول گیا وہ بچھڑ کے ہم سے سحرؔ نے یہ کیا ظلم کیا
رُوٹھے ہوئے بھی آ کر اک دن رُوٹھے یار مناتے ہیں

غزل
کلیم خاں کلیم میو (لاہور)

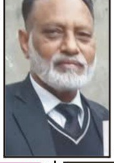

خواب ایسا ہو کہ وہ مجھ کو منانے آئے
حشر تک کوئی نہ پھر مجھ کو جگانے آئے
ایک وحشت سی سرِ شام اتر آئی ہے
اِن اندھیروں میں کوئی دیپ جلانے آئے
ہم نے گلشن میں دیا ہے گل و لالہ کو لہو
کوئی دو پھول تو مرقد پہ چڑھانے آئے
ایک سناٹا ہے مقتل میں مگر میرے بعد
کون اب میری طرح عہد نبھانے آئے
خاک میں خاک ہوئے جن کی محبت میں کلیمؔ
میرے مرقد کی وہی خاک اُڑانے آئے

غزل
اسداللہ ارشد میو (لاہور)

محبت اک سُنہری چاندی ہے
ہر اک دل میں اسی کی روشنی ہے
ہمیں بچھڑے زمانہ ہو گیا پر
زمانے میں ابھی چرچا یہی ہے
بھری دنیا میں اُس جیسا نہ دیکھا
وہ خوابوں کے نگر کی اِک پری ہے
میں اُس کی یاد کو کیسے بھلادوں
کہ اُس کی یاد میری زندگی ہے
تجھے کھو کر کچھ ایسا لگ رہا ہے
یہ پَل شاید قیامت کی گھڑی ہے
سبھی کہتے ہیں ارشدؔ کو دیوانہ
محبت اِس کی رگ رگ میں بسی ہے

کہاں تھا اس وقت؟
انتخاب: سرور شاہین میو (رائیونڈ)

درد کی دل پہ حکومت تھی ، کہاں تھا اس وقت
جب مجھے تیری ضرورت تھی کہاں تھا اس وقت
موت کے وقت چلا آیا مجھے دیکھنے کو
زندہ رہنے کی مصیبت تھی ، کہاں تھا اس وقت
دل کے دریاؤں میں اب ریت ہے صحراؤں کی
جب مجھے تم سے محبت تھی ، کہاں تھا اس وقت

ایران بحرین میں امریکی اڈے پر حملے کیوں؟

بحرین میں امریکی بحریہ کا پانچواں بیڑا محض ایک فوجی چھاؤنی نہیں بلکہ یہ مشرق وسطیٰ کا وار روم ہے جہاں سے پورے خطے کی تقدیر کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔ یہ اڈہ پاکستان سمیت تقریباً 21 ممالک کی سمندری حدود اور فضائی نگرانی کرتا ہے۔

ایران کے ڈاکٹر فواد ایزدی کے مطابق یہ اڈہ مشرق وسطیٰ میں امریکی استعمار کا مرکز ہے یہاں سے ہونے والے فیصلے عرب ملکوں کی خودمختاری کو کچلتے ہیں امریکہ میں فلسطینی نژاد عبد الباری کے مطابق یہ اڈہ اسرائیل کا فرنٹ لائن ڈیفنس ہے۔ اسکی موجودگی کا مقصد اسرائیل کا تحفظ ہے۔ پانچواں بیڑا اسرائیل اور عرب ممالک کے درمیان فوجی تعاون کا پل ہے جس کی وجہ سے ابراہیمی معاہدوں جیسے سیاسی فیصلے ممکن ہوئے اس اڈے کے بغیر امریکہ مشرق وسطیٰ میں محض ایک تماشائی رہ جائے گا اور پھر یہاں کے فیصلے چین اور روس کریں گے۔

ایران نے جنگ کے پہلے دن ڈرونز سے انٹرسیپٹ میزائل کا ذخیرہ کم کروایا، دوسرے دن ڈیٹا سنٹر کو نقصان پہنچایا اور سب سے اہم کامیابی ریڈار سسٹم پر کامیاب حملہ کر کے امریکہ کو اندھا کر دیا، تیسرے دن تیل کے ڈپو کو اڑایا گیا اور 1 امریکی ڈسٹرائر جہاز کو نشانہ بنایا پھر چوتھے دن ایئر فیلڈ اور بندرگاہ فوجیوں کے رہائشی عمارت پر کامیاب حملہ کیا گیا۔ جب ایران کے قریب اتنا بڑا بحری اڈہ موجود ہے تو پھر امریکہ جوابی کارروائی یہاں سے کیوں نہیں کر رہا؟۔ ایران کے پاس دنیا کا سب سے بڑا انیول مائن کا ذخیرہ ہے اگر امریکہ ایران کے ساحلوں یا بحری اثاثوں پر بڑا حملہ کرتا ہے تو ایران آبنائے ہرمز میں ہزاروں سمارٹ بارودی سرنگیں بچھا دے گا۔ جس سے عربوں ڈالر کے امریکی جہاز ڈوبیں گے۔ اگر امریکہ جنگ جیت بھی جائے تو اسے مائنز کو کلیئر کرنے میں کم سے کم 6 مہینے لگیں گے یعنی آبنائے ہرمز جنگ میں بھی بند ہوگا اور اسکے بعد بھی مکمل بند ہوگا جو عالمی معیشت یعنی امریکہ کی موت ہے۔ ایک بھی ڈرون اگر یہاں موجود اربوں ڈالر کے طیارہ بردار جہاز کو ہٹ کر دے تو یہ امریکہ کے لیے بہت بڑی سیاسی اور فوجی شکست ہوگی۔ ابرہام لنکن دور تھا اسکی تباہی دنیا سے چھپا سکتا ہے یہ نہیں چھپا سکتا یہ پوری دنیا دیکھی گی۔ اور سب سے بڑا خوف ہے ایرانی ہائپرسونک میزائل جو دو سے تین منٹ میں یہاں پہنچتے ہیں انہیں روکنا امریکہ کیلئے ناممکن ہوگا جب ایک ساتھ حملہ ہوگا۔ ایک تو اربوں ڈالر کا نقصان، دوسرا فوجی اڈہ ختم تیسرا اگر یہاں سے حملہ ہوا یعنی بحرین کی سرزمین استعمال کی گئی تو بحرین کیلئے کتنے خرم شہر 4 کلسٹرز بموں والے میزائل کافی ہونگے جو صرف ایک میزائل 7 مربع کلومیٹر رقبے کیلئے کافی ہے؟ اس سوال کا جواب آپ پر چھوڑ دیتے ہیں۔

ایران نے یہ ثابت کر دیا کہ امریکہ کا ناقابلِ تسخیر پانچواں بیڑا خود محفوظ نہیں تو اب امریکہ عرب ملکوں کو تحفظ کیسے دے سکتا۔ یہاں کا ریڈار سسٹم جاسوسی کے ڈرونز ایران کے ہر ایک قدم پر نظر رکھتے ہیں۔ ایران سے جو بھی میزائل اور ڈرونز اسرائیل کی طرف جاتا ہے یہ اڈہ انہیں فوراً اطلاع کرتا ہے، انٹیلیجنس فراہم کرتا ہے اسی لیے ایران نے اسکے ریڈار سسٹم پر کامیاب حملہ کیا ہے۔ ایران بحرین کو یہ باور کرا رہا ہے کہ یہ بحری اڈہ آپ کی حفاظت کیلئے نہیں اسرائیل کے تحفظ کیلئے ہے۔ جب پانچواں بیڑا اپنے دفاع میں مصروف ہوا تو اسرائیل کو ملنے والی انٹیلیجنس اور میزائل ڈیفنس سپورٹ کمزور پڑ گئی جس کا فائدہ اٹھا کر ایران نے اسرائیل کے اندر نیوا تیم اڈہ، موساد کے مرکز کو کامیابی سے ہٹ کیا۔ ایران کا مقصد امریکہ کو جنگ میں ہرا کر مکمل تباہ کرنا نہیں بلکہ اسے دیوالیہ کرنا ہے۔ وہ سستے ہتھیاروں سے امریکہ کے مہنگے ترین دفاعی نظام کو معاشی طور پر نچوڑ رہا ہے۔

میواتی دوہا

گھڑی ہون کھولیو جہاں گاہک ہوئے
ں گاہک مت کھولیو ناحق میلی ہوئے
....
ئے موت توئے پُھونک دوں جے کچھ پار بسائے
یسا پیارا مِنت کو کہا تُو اَچھن بچھن لے جائے
....
سُو بیٹی بھلی کے گُل وَنتی ہوئے
بیٹو تارے ایک گُل بیٹی تارے دوئے

قطعہ
انور محمد انور میو (رامپورہ) سیالکوٹ

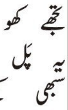

مجھے یہ علم ہوا داستاں پڑھتے ہوئے
کہ وقت لگتا نہیں وقت کے بگڑتے ہوئے
مجھے بھی آگہی کا شوق آگ تک لایا
مرے بھی ہاتھ جلے روشنی پکڑتے ہوئے

قارئین کی محفل

ایڈیٹر کی ڈاک میں قارئین کھل کر اپنی رائے اظہار کر سکتے ہیں لیکن ان کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری ہے

ہم آپ کے جواب کے منتظر ہی رہے

گلفام خاں میو

محترم حافظ سلمان صاحب! آپ کے خلاف باتیں تو بہت سے لوگ کرتے ہیں لیکن ہمیں کسی کی باتوں میں کوئی حقیقت نہیں دیکھی لیکن گذشتہ دنوں ایک بزرگ کی ویڈیوں دیکھی جس میں وہ آپ کا نام لئے بغیر نہ سمجھ آنے والے الزامات لگا رہے تھے حالانکہ ہم پہلے ان کی شکل تک سے واقف نہیں تھے انہیں صرف صدائے میوفورم کے پروگرامز میں ہی دیکھتے رہے۔ہم تو انتظار کرر ہے تھے کہ آپ بھی ان کے جواب میں کوئی ویڈیو کلپ بنا کر سوشل میڈیا پر ڈالیں گے مگر ہمارا انتظار بس انتظار ہی رہا۔

آپکا بھائی، گلفام خاں میو (لدھیکے) ضلع شیخوپورہ

گلفام بھائی! میری ذات کی وجہ سے بہت سے لوگوں کی اصلیت سامنے آرہی ہے اور مجھے بھی بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے۔اگر میں لوگوں کی باتوں کا جواب دینے لگوں تو آپ جیسے لوگ بھی کانوں کو ہاتھ لگالیں کہ ہماری قوم میں کیسے کیسے لوگ ہیں۔

47 بچیوں کی شادی بڑا کارنامہ ہے

شبنم انیس میو

محترم حافظ سلمان بھائی! میں شگفتہ وسیم اور عمرانہ خاں کی بڑی بہن ہوں اور پہلی بار آپ کو اس لئے میسج کر رہی ہوں کہ آپ لوگوں نے اس سال میرا خیال ہے پہلی بار 47 بچیوں کی شادی کی ہے جو بہت بڑا کارنامہ اور جب میں نے مارچ کے صدائے میو میں ڈونرز حضرات کی لسٹ کے ساتھ اخراجات کی تفصیل دیکھی تو خوش کن حیرانگی ہوئی کہ اس طرح کے کاموں میں بہت سے لوگ ذاتی فائدہ بھی حاصل کرتے ہیں لیکن صدائے میو کی ٹیم ایک ایک پیسے کا حساب سب کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔

آپکی بہن، شبنم انیس میو (جاہمن) لاہور

شبنم بہن! آپ جیسی بہن بھائیوں کی باتوں سے ہمیں حوصلہ ملتا ہے باقی ہم کسی کی ذات کیلئے نہیں صرف اللہ کی رضا کیلئے بچیوں کی شادیاں کرتے ہیں۔ڈونیشن اور اخراجات کی تفصیل اس لئے سب کے سامنے رکھی جاتی ہے تا کہ ڈونرز کو یقین ہو جائے کہ انکا دیا صحیح طور پر خرچ کیا جاتا ہے۔

28 مارچ کو میواتی کتب میلہ ہونا تھا؟

سعید احمد میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! فروری کے میگزین میں پڑھا تھا کہ 28 مارچ کو میواتی کتب میلہ کے نام سے پروگرام ہوگا لیکن ابھی تک اس پروگرام کی کہیں سے اطلاع نہیں ملی اور نہ سوشل میڈیا پر صدائے میو کے پیج پر کوئی خبر یا تصویریں دیکھیں۔کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ پروگرام ہوا ہی نہیں اگر ہوا ہے تو اس کی تشہیر کیوں نہیں کی گئی۔ہمیں تو پروگرام کا سن کر بہت خوشی ہوئی تھی اس لئے شریک ہو کر دیکھنے کی خواہش تھی کہ میوقوم کی ایسی کونسی کتب ہیں جو ابھی تک ہماری نظروں سے نہیں گزریں۔

آپکا بھائی، سعید احمد میو (مصطفےٰ آباد) قصور

سعید بھائی! عید کی چھٹیوں کی وجہ سے پروگرام کی تاریخ بدل دی گئی تھی اخبار تو شائع ہو چکا تھا اس لئے سوشل میڈیا پر تاریخ کی تبدیلی کی پوسٹ چلا دی گئی تھی انشاء اللہ اب یہ پروگرام 18 اپریل کو کپس کالج کاہنہ کیمپس میں ہوگا۔دوست احباب کے ساتھ شرکت ضرور کریں۔

صدیق بھائی کا مشورہ قابل توجہ ہے

عبدالحمید میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! میں صدائے میو کا ممبر تو نہیں لیکن سوشل میڈیا پر پورے اخبار کو پڑھنے کی کوشش ضرور کرتا ہوں۔فروری کے اخبار میں آپکا مضمون پڑھا تھا جس میں کراچی کے صدیق بھائی کے مشورے کا ذکر تھا کہ برادری میں آپس کے رشتے کمزور ہو رہے ہیں اس طرف توجہ کیوں نہیں دی جاتی۔انکا مشورہ قابل توجہ تھا اور آپ نے جس طرح ان کے مشورے کی روشنی میں بات کی وہ بھی قابل تحسین تھی۔برادری کی تنظیموں کو اس معاملے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے تا کہ بھائی چارہ کی فضا بن سکے۔

آپکا بھائی، عبدالحمید میو (راجہ رام) شجاع آباد

عبدالحمید بھائی! ہماری برادری کے بہت سارے معاملات ہیں جن کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ ہماری تنظیموں کے لوگ صرف اچھی اچھی باتیں ہی کرتی ہیں اپنا کردار اچھا نہیں بناتیں۔

میں صدائے میو کے قارئین کا مشکور ہوں، بیرسٹر کے بی خاں

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! مجھے آپ کے میگزین صدائے میو کے ذریعے آپ کے قارئین میرے ''میوفریڈم'' کے مضامین پڑھ کر انکی خواہشات کا پتہ چلتا رہتا تھا کہ یہ کتاب جلد از جلد شائع کر دی جائے تا کہ انہیں تمام مضامین پڑھنے کا موقع ملے۔عرض حال اس طرح ہے کہ یہ کتاب زیادہ تر انگریز فوجیوں کی انٹیلیجنس رپورٹس اور میوٹنی بکس کے پیش نظر لکھی گئی ہے اس لئے اسکا مواد ایک جگہ پر نہ ہونے کی وجہ سے کافی ریسرچ کی متمنی تھی تو دیر لگتی رہی الحمدللہ اب یہ کافی حد تک مکمل کر لی ہے جو میوات کے مشہور پبلشر فنکشن ہاؤس کو دیدی ہے جو آدھی سے زیادہ کمپوز ہو چکی ہے۔امید یہ کتاب دو ماہ میں شائع ہو کر مارکیٹ میں آجائے گی۔میں اپنے ان تمام قارئین کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے وقتاً فوقتاً ایڈیٹر کی ڈاک کے ذریعے میرا حوصلہ بڑھایا۔میں امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب ہر پڑھنے والے خاص طور پر میوقوم کے مورال کو بلند کرے گی کی آزادی کے لئے کیسی کیسی قربانیاں دی گئی ہیں۔

منجانب، بیرسٹر کے بی خاں میو (لندن)

بیرسٹر صاحب! آج بھی بہت سارے لوگ تاریخ سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں اسی لئے آپ کے مضامین بھی بڑے شوق سے پڑھے جاتے تھے۔''میوفریڈم'' چونکہ قسط وار تھا اور کبھی کبھی واقعات کا تسلسل قائم رکھنا مشکل ہوتا جس کی وجہ سے قارئین پریشان ہوتے تھے کہ تحریک آزادی ہند کی تاریخ کتابی شکل میں بہتر طریقے سے پڑھی اور سمجھی جاسکتی ہے بس اسی لئے سب کی خواہش ہے کہ یہ کتاب جلد از جلد شائع ہونی چاہئے اور آپنے کتاب کی اشاعت کے معاملات سے آگاہ کر کے خوشخبری سنا دی ہے۔

بھائی سرور شاہین میو کی باتیں سو فیصد درست ہیں، شگفتہ وسیم

محترم حافظ سلمان بھائی! مارچ کے صدائے میو میں صدائے میوفورم کے مرکزی سیکرٹری جنرل بھائی سرور شاہین میو کا انٹرویو پڑھا انہوں نے اپنے انٹرویو میں جتنی بھی باتیں کی ہیں وہ سو فیصد درست ہیں۔خاص طور پر انکا یہ کہنا کہ پاکستان صدائے میوفورم بہت بڑی تنظیم نہیں لیکن اس کے کام سب سے بڑے ہیں اس بات سے اس لئے بھی اتفاق ہے کہ ہم نے صدائے میوفورم کی ٹیم کے علاوہ کسی تنظیم کے ایسے کام نہیں دیکھے جن کی مثال دی جاسکے۔ہر کام تسلسل کے ساتھ پوری ذمہ داری سے کرنا اور اجتماعی شادی جیسے حساس پروگرام کی ڈونیشن کی شفافیت دیکھ کر خوشی ہوتی ہے اور یہ واحد پروگرام ہے جس میں ذاتی طور پر شرکت کر کے سب کچھ دیکھ چکی ہوں۔

آپکی بہن، شگفتہ وسیم میو (پرانا کاہنہ) لاہور

شگفتہ بہن! سرور شاہین بھائی انتہائی ذمہ دار انسان ہیں اور اجتماعی شادی اور تنظیم کے فنڈ کے معاملات ان جیسے ساتھیوں کی وجہ سے ہی شفاف ہیں۔ہم سمجھتے ہیں سرور شاہین بھائی جیسے لوگ ہی قوم کا سرمایہ ہیں۔ہمیں خوشی ہے کہ اُن جیسے لوگ ہماری ٹیم کا حصہ ہیں

میواتی کتب وادبی میلہ خوش آئند بات ہے، ماسٹر محمد اسماعیل میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! ایک جاننے والے کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگ 18 اپریل کو لاہور میں میواتی کتب وادبی میلہ منعقد کر رہے ہیں جو کہ بہت خوش آئند بات ہے۔یہ سلسلہ بہت پہلے شروع کر دینا چاہئے تھا۔اکثر لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ پاکستان میں میوقوم کی تاریخ اور ثقافت و کلچر پر بہت ساری کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں سے کئی تو ہم نے بھی خرید رکھیں ہیں۔میواتی کتب میلہ سے نہ صرف اپنی قوم کی تاریخ وادب سے دلچسپی رکھنے والوں کی معلومات میں اضافہ ہوگا بلکہ اُن لوگوں کی نظر میں بھی میواتی کتب آجائیں گی جنہیں پتہ ہی نہیں کہ یہ کتابیں کہاں سے مل سکتی ہیں۔یہ کام ہر سال کیا جائے تو اس کے دوررس نتائج سامنے آسکتے ہیں۔

منجانب، ماسٹر محمد اسماعیل میو (حاجی پارک) کوٹ رادھا کشن

ماسٹر صاحب! حوصلہ افزائی کا بہت شکریہ۔پاکستان صدائے میو کی ٹیم نے تین سال پہلے ہی میواتی کتب کی نمائش کا اعلان کیا تھا لیکن کسی پروگرام کی وجہ سے یہ سلسلہ شروع نہ کیا جاسکا۔ہم آپ کی بات سے اتفاق کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ میو تنظیمات کونسل یا کوئی اور تنظیم اس پروگرام کو جاری رکھے یا نہ رکھے لیکن صدائے میو کی طرف سے یہ پروگرام ہر سال کیا جائے گا اگر اس پروگرام میں ہی ہر سال میواتی کلچر ڈے منانے کا فیصلہ کر لیا گیا تو انشاء اللہ کتب کی نمائش کو بھی میواتی کلچر ڈے سے منسلک کر دیا جائیگا۔

ہم سوشل میڈیا پر صرف صدائے میو کے پیج کو پسند کرتے ہیں، استحصام میو

محترم حافظ سلمان بھائی! رام رائیاں میں شادی کی تقریب میں آپ سے ملکر انتہائی خوشی ہوئی۔ہم نے آپکا نام بہت سنا تھا لیکن کبھی ملاقات نہ ہوسکی۔آپ ہی کی وجہ سے ہم سوشل میڈیا پر صرف صدائے میو نیوز کے پیج کو لائق کرتے ہیں کیونکہ اس کی پوسٹوں میں جو معلومات ملتی ہیں وہ کسی اور آئی ڈی یا واٹس ایپ گروپس میں دیکھنے کو نہیں ملتیں ہر جگہ خود نمائی نظر آتی ہے۔ہمیں صدائے میوفورم کے پلیٹ فارم سے ہونے والی اجتماعی شادیوں کے پروگرام بہت اچھے لگتے ہیں۔آج کے دور میں ایک بچی کی شادی کرنا مشکل ہو اور صدائے میو کی ٹیم ہر سال بڑی تعداد میں شادیاں کرتی ہیں جو پوری قوم کیلئے باعث فخر بات ہے۔

آپکا بھائی، انجینئر استحصام میو (ڈی ایچ اے) بہاولپور

استحصام بھائی! آپ کی محبت کا بہت شکریہ۔الحمدللہ ہم ہمیشہ اجتماعی مفاد کی بات کرتے ہیں اور کام بھی ایسے ہی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن سے دوسروں کو فائدہ پہنچ سکے۔جہاں تک سوشل میڈیا کی بات ہے یہ خود نمائی کا ذریعہ بن چکا ہے جو لوگ عملی کام نہیں کرتے وہ سوشل میڈیا پر سب سے زیادہ نظر آتے ہیں جس کی وجہ سے سنجیدہ لوگ بہت پریشان ہیں۔

رائیٹرز کا واٹس ایپ گروپ ہونا چاہئے

آمنہ اسلام میو

محترم حافظ بھائی! صدائے میو میں بہت سی باتیں ایسی ضرور ہوتی ہیں جو سٹوڈنٹ کے کام آتی ہیں۔ماشاء اللہ صدائے میو کے سب ہی لکھاری بہت اچھا لکھتے ہیں لیکن موقع کی مناسبت سے کم ہی لکھا جاتا ہے۔میں آپکا اخبار بڑے شوق سے پڑھتی ہوں اسلئے مشورہ دینا اپنی ذمہ داری سمجھتی ہوں کہ رائیٹرز کا الگ سے واٹس ایپ گروپ ہونا چاہئے جس میں ہر ماہ مشورہ کیا جائے کہ اس ماہ فلاں مسئلے یا فلاں حوالے سے لکھنا چاہئے اس طرح ہو جائے تو میگزین میں مزید نکھار آسکتا ہے۔

آپکی بہن، آمنہ اسلام میو (اسلامیہ کالج سول لائن) لاہور

آمنہ بہن! صدائے میو کی اہمیت کو سمجھنے کا بہت شکریہ۔آپکا مشورہ بہت اچھا ہے ہم نے اس بارے میں کبھی غور ہی نہیں کیا۔انشاء اللہ شمارہ پریس میں دینے کے بعد سب سے پہلے آپ کے مشورہ پر عمل کیا جائیگا۔

ریاض نور میو کی تحریر پڑھ کر خوشی ہوئی

محمد الیاس میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! کافی عرصہ بعد ایک دوست کے پاس صدائے میو دیکھا تو مانگ کر لے آیا۔ماشاء اللہ آپ کا اخبار پہلے سے کہیں بہتر ہو گیا ہے اور تحریریں بھی پڑھنے کے قابل ہیں۔عرصہ دراز بعد بھائی ریاض نور کی تحریر پڑھی تو خوشی ہوئی۔ان کے اندر پاک وہند کی برادری کا جو درد ہے اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔اُن سے درخواست ہے کہ وہ بڑی میوات کے میوؤں کو یہ پیغام ضرور دیا کریں کہ مادری زبان میں دوسری زبانوں کی ملاوٹ نہ کیا کریں تو مہربانی ہوگی۔

منجانب، محمد الیاس میو (متہ گاؤں) ضلع قصور

الیاس بھائی! صدائے میو کو دوسروں سے لے کر پڑھنے کی بجائے اسے اپنے گھر پر بھی لگوالیں تو نوازش ہوگی۔باقی آپنے ریاض بھائی کو جو مشورہ دیا ہے بہت اچھا ہے اور انہوں نے کئی بار اس حوالے سے بات بھی کی ہے۔بڑی میوات والے زبان کے علاوہ ہر معاملے میں ہم سے بہتر ہیں

کاشف اور فرحان کو ویلکم کرتے ہیں

ابرار احمد خاں

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! صدائے میو میں قیس چودھری، سردار عظیم اللہ خاں، بیرسٹر کے بی خاں، اعجاز احمد خاں، خالد حسین رضا، متین قیصر ندیم، ڈاکٹر فیصل سعید، بہن صوبیہ جاوید اور بہن شگفتہ امید بہت اچھے لکھاری ہیں شگفتہ بہن نے کافی عرصہ بعد دوبارہ لکھنا شروع کیا ہے جو کہ اچھی بات ہے۔گذشتہ ایک دو ماہ سے لاہور سے فرحان بادشاہ اور حیدر آباد کے کاشف میو کی تحریریں بھی پڑھنے کو ملی ہیں انشاء اللہ وہ اچھے لکھاری ثابت ہونگے ہم انہیں صدائے میو میں ویلکم کرتے ہیں امید ہے وہ مستقل لکھتے رہیں گے۔

آپکا بھائی، ابرار احمد خاں میو (بلوچ کالونی) کراچی

ابرار بھائی! لگتا ہے آپ صدائے میو کو شوق سے پڑھتے ہیں اسی لئے تمام لکھاریوں کے نام لکھے ہیں۔شگفتہ بہن انشاء اللہ آئندہ لکھتی رہیں گی اور یقیناً کاشف میو اور فرحان بادشاہ بھی آپ کی امید پر پورا اترینگے۔

مارچ میں صفحہ نمبر غلط لگے ہوئے تھے

ابراھیم سردار میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! میں بہت عرصہ سے صدائے میو کا قاری ہوں مجھے ہمیشہ سے صدائے میو کا لے آوٹ بہت پسند ہے۔ہر خبر، تصویر اور مضامین نپے تلے انداز اور بیلنس میں لگے ہوتے ہیں کہیں بھی کوئی جھول نظر نہیں آتا لیکن مارچ کے شمارے میں پہلی بار دیکھا کہ چار صفحات کے نمبر غلط لگے ہوئے تھے بلکہ میٹر کی ترتیب بھی غلط ہی لگ رہی تھی۔میگزین کو فائنل کرتے ہوئے ان چیزوں کو ضرور چیک کر لیا کریں کیونکہ قارئین میں بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس طرح کی چیزوں کو محسوس کرتے ہیں۔

آپکا بھائی، ابرہیم سردار میو (ستھرا سندھواں) ڈسکہ

ابراہیم بھائی! صدائے میو کا لے آوٹ پسند کرنے کا بہت شکریہ۔باقی آپنے جو صفحہ نمبر غلط لگنے کی نشاندھی کی ہے یہ ہماری غلطی نہیں پریس والے نے غلط چھاپ دیا تھا ہم نے دوباہ چھاپنے کا کہا تو کاغذ ہمیں دینے کا کہا جس پر 11 ہزار کا خرچہ تھا اس لئے ہم نے کہا کہ جانے دیں۔

پوری دنیا میں جنگ کسی کی بھی ہو
کوئی جنگ جیتے یا پھر ہارے
پاکستان کے بغیر کچھ بھی نہیں
ستان زندہ باد پاک فوج پائندہ باد

HAM GROUP OF COMPANIES
ہر نام، قابل اعتماد
HAM Properties
HAM Beverages
FAIZAN AKHTAR TRADERS
Greenford FARMS Where Nature And Comfort Intertwine
MD
اعجاز احمد خاں
0345-8587262
Email: Info@hambeverages.com.pk
0300-6581076
CEO
چوہدری اختر علی خاں
Head Office: Opposite to Central Park Housing Society, 30KM Feroz Pur Road Lahore

ST
الحمد للہ! معیار، کوالٹی اور ریٹ میں سب سے بہتر
ST آٹوز
S.T Auto Master
ہر قسم کے چین، کور، سلنسر اور شاک سمیت سلور اور لوہے
کی تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہے
ایڈریس
G-1 مدینہ آٹو سنٹر بالمقابل شاہ تاج ہوٹل
نکلسن روڈ متصل میکلوڈ روڈ لاہور
صلاح الدین اختر میو
0308-4247941
تنویر سلطان میو
0308-4024325

MK DEVELOPERS PROPERTY
صرف 15% ایڈوانس پر 60 ماہ کی آسان اقساط میں پلاٹ حاصل کریں
پتوکی سے چند منٹ کے فاصلے پر
پروجیکٹ
ایم کے ڈویلپرز
تمام تر سہولیات سے آراستہ
ہلہ روڈ پتوکی
پیراڈائز پارک
تفصیلات کیلئے رابطہ نمبرز
0303-9800777
0309-9830058
0302-9800077
0300-4762013
چیف ایگزیکٹو
مدثر اقبال

گلہ روبی فین بالمقابل
ماڈل فیملی ہسپتال
گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ
اللہ کے فضل سے ہر سال معیار اور کوالٹی پہلے سے بہتر
R.T.M No. 94238
(رجسٹرڈ)
رہبر
واٹر پمپس اینڈ موٹرز
0300-6401996
صدر: میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ
الحاج غلام نبی خاں میو